﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءِ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اِسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد19 | جمعۃ المبارک03/اگست2012ء
13/رمضان 1433 ہجری قمری ❁ 03/ظہور 1391 ہجری شمسی | شمارہ 31

رمضان میں انفاق فی سبیل اللّٰہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی اور آپؐ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جود وسخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر5)

2010 ءاور2011ءکے دوران جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات کا روح پرور تذکرہ۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔

1984ءکے آرڈیننس کے بعد سے 27 سالوں میں جبکہ احمدیوں سے ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک روا رکھا گیا۔اللہ تعالیٰ نے 109 ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

اس سال دو نئے ممالک چلّی (Chilie) اور بارباڈوس (Barbados) میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔

اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ نئی قائم ہونے والی جماعتوں کی تعداد 839 ہے۔
اس کے علاوہ مختلف ملکوں،شہروں میں 1118 نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔نئی جماعتوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات

دوران سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور 419 مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے۔جس میں سے 121 نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور 298 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مساجد کی تعمیر کا تذکرہ اور مساجد کی تعمیر کے تعلق میں ایمان افروز واقعات کا بیان

(جماعت احمدیہ برطانیہ کے 45ویں جلسہ سالانہ کے موقع پر 23/جولائی 2011ء بروز ہفتہ بعد دوپہر کے اجلاس میں سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ
غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آج کے دن اس وقت اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر دورانِ سال فضلوں اور احسانوں کی جو بارش ہوئی ہے اُس کا تذکرہ ہوتا ہے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اُس کا مختصر تذکرہ ہوتا ہے۔ اس مختصر خلاصے کو جو تیار کیا گیا ہے اگر مَیں اس سارے کو آپ کے سامنے پیش کروں تو تب بھی شاید چھ سات گھنٹے لگ جائیں۔لیکن اس خلاصے کا میں مزید خلاصہ نکالنے کی کوشش کروں گا تاکہ جلد ختم ہو کیونکہ اتنا عرصہ بیٹھنا مشکل ہے۔

نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا پودا لگ چکا ہے۔1984ءکے آرڈیننس کے بعد سے 27 سالوں میں جبکہ مخالفین نے اپنا پورا زور لگایا۔مختلف جگہوں پر خاص طور پر پاکستان میں اور انڈونیشیا میں احمدیت کی مخالفت کی انتہا کر دی۔ ظالمانہ اور بہیمانہ سلوک احمدیوں سے روا رکھا گیا لیکن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ مَیں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے پیار کرنے والوں کے ساتھ ہوں، اللہ تعالیٰ اس کو ہر آن اور ہر لحہ پورا کرتا چلا جا رہا ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس عرصہ 27 سال میں 109 ممالک جماعت احمدیہ کو عطا فرمائے ہیں۔

دو نئے ممالک چلّی اور بارباڈوس اس سال جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

چلّی (Republic of Chile) لاطینی امریکہ کا ایک خوشحال ملک ہے۔کچھ مہینے پہلے وہاں ایک کان کا منہ بند ہونے سے، کان گرنے سے اس ملک کی بڑی مشہوری ہوگئی تھی۔تیس بتیس آدمی کئی دن تک اندر ٹریپ (Trap) رہے۔ بہر حال چلّی نئے شامل ہونے والوں میں سے ہے۔اس کے ہمسایہ ملک میں ارجنٹائن، پیرو، اور بولیویا ہیں۔ یہاں سپینش زبان بولی جاتی ہے۔چلّی میں ایک عرصے سے جماعت کے نفوذ کے لئے کوشش ہو رہی تھی۔ 1998ء میں سپین سے ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب جو مولوی کرم الٰہی صاحب ظفر کے بیٹے ہیں چلّی گئے تھے تو مختلف لوگوں سے رابطے کئے، لٹریچر تقسیم کیا۔پھر اس سال 2011ء میں گوئٹے مالا سے ہمارے مبلغ عبدالستار خان صاحب وہاں گئے۔داؤد صاحب جو سیکرٹری تبلیغ ہیں وہ بھی اُن کے ساتھ تھے۔ان دونوں نے چلّی کا دورہ کیا اور جو پرانے زیرِ تبلیغ افراد تھے اُن سے رابطہ کیا۔چلّی کی دو یونیورسٹیز میں قرآنِ کریم ، اسلامی اصول کی فلاسفی، مسیح ہندوستان میں اور دیگر کتب سپینش ترجمہ کے ساتھ دیں اور دیگر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ چند سال قبل چلّی کی ایک خاتون مسز نورا نے اسلام قبول کیا تھا۔اُنہیں حجاب لینے کی وجہ سے اسلام قبول کرنے کے بعد ملازمت سے نکال دیا گیا۔ وہاں مختلف اماموں کے پاس وہ گئیں۔مسلمانوں نے کہا ہم تو مدد نہیں کر سکتے۔ خیر اُنہوں نے کیس کیا اور ہائی کورٹ نے اُن کے حق میں فیصلہ دیا اور جس جگہ ملازم تھیں اُن کو کہا کہ اِن کو معاوضہ ادا کیا جائے۔(کورٹ نے) اُس کمپنی سے اِن کو دس ہزار ڈالر جرمانہ ادا کروایا۔جب ہمارے مبلغ کا اِن خاتون سے رابطہ ہوا تو دو روز تک ان خاتون سے تبلیغی گفتگو ہوتی رہی۔اُنہوں نے لٹریچر دیا جو اُنہوں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اُنہیں قبولِ احمدیت کی توفیق بخشی۔ اس طرح یہ پہلی چلّین احمدی خاتون ہیں اور چلّی میں احمدی ہوئی ہیں۔

اس کے بعد فروری 2011ء میں کینیڈا سے ایک واقفِ عارضی خالد مجید صاحب نے دورہ کیا۔اور پھر انہی خاتون کے ذریعے سے مزید رابطے ہوئے۔جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اور خاتون کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی جنہوں نے اپنے بچوں کے ساتھ احمدیت قبول کی۔ پھر اسی طرح ایک اور خاتون نے احمدیت قبول کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب چلّی میں سات مقامی افراد احمدیت قبول کر چکے ہیں۔

بارباڈوس (Barbados)۔یہ ملک بھی ویسٹ انڈیز

کے ممالک میں سے ایک ہے۔ چھوٹا سا ملک ہے۔ دو لاکھ ترپن ہزار کی تھوڑی سی آبادی ہے۔ یہاں جماعت کا نفوذ ٹرینی ڈاڈ (Trinidad) کے ذریعہ 2009ء میں ہوا تھا۔ تبلیغی رابطے قائم ہوئے تھے اور 2011ء میں ٹرینی ڈاڈ کے مشنری انچارج ابراہیم بن یعقوب صاحب نے اس ملک کا دورہ کیا اور شہر میں ایک جگہ کھڑے ہو کر لیف لٹس (Leaflets) وغیرہ تقسیم کئے۔ لٹریچر لینے والوں کو احمدیت کا پیغام پہنچاتے رہے۔ اس طرح وہاں بڑی کثرت سے فری لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ لوگ ان کے پاس آتے اور ان سے سوال جواب کرتے تھے۔ بعض لوگوں نے واپس آ کر اپنے عزیزوں اور دوستوں کو دینے کے لئے پھر مزید لٹریچر مانگا۔ کہتے ہیں کہ پہلا سارا دن تو لٹریچر تقسیم کرنے میں گزرا۔ دوسرا دن پہلے سے بھی کامیاب رہا۔ اس دن پہلے سے زیادہ لوگ معلومات لینے کے لئے آتے رہے۔ ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ ایک دوست تیسری مرتبہ آئے اور کہا کہ میری اسلام کی طرف پہلے ہی توجہ تھی۔ مَیں دو مرتبہ غانا بھی گیا ہوں اور وہاں جماعت احمدیہ کو اسلام کے لئے ایک روشنی کے طور پر دیکھا تھا۔ ابراہیم بن یعقوب صاحب بھی غانین اور یجن کے ہیں اور آج کل ٹرینی ڈاڈ میں مبلغ ہیں۔ اس کے بعد اُن کے ساتھ ہوٹل میں تبلیغی نشستیں بھی ہوئیں۔ چنانچہ چوتھے دن جو جمعہ کا دن تھا انہوں نے ہمارے سنٹر میں آ کے نمازِ جمعہ ادا کی اور بیعت فارم پُر کر کے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق پائی۔ یہ اس نئے ملک کی پہلی بیعت تھی۔ اس شخص نے پھر اپنی بہن کو بھی احمدیت کے بارہ میں معلومات دیں اور وہ بھی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئیں۔ ان کی بہن کا نام لورین بروڈشا (Loren Brodshaw) ہے۔ اس طرح دو بیعتوں کے ساتھ یہاں بھی جماعت کا پودا لگا اور مزید دو ملکوں میں احمدیت کے رابطے قائم ہوئے ہیں۔

دورانِ سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچاس ممالک میں وفود بھجوا کر احمدیت میں نئے شامل ہونے والوں سے رابطے کئے گئے اور پرانے لوگوں سے رابطے زندہ کئے گئے۔ تعلیمی اور تربیتی پروگرام بنائے گئے۔ احبابِ جماعت کو منظّم کیا گیا۔ بعض مقامات پر جماعتی نظام قائم کیا گیا اور اس میں بہت سارے ممالک شامل ہیں۔ اس وقت اُن کا نام لینے کا وقت نہیں ہے۔ ان ممالک میں بہت ساری بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ مساجد بھی بن رہی ہیں۔ مشن ہاؤس بھی بن رہے ہیں۔ بہرحال اس وقت چھوڑتا ہوں۔

نئی جماعتوں کا قیام

ملک وار جماعتوں کا قیام۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال دنیا بھر میں پاکستان کے علاوہ جو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان کی تعداد آٹھ سو انتالیس ہے۔ آٹھ سو انتالیس جماعتوں کے علاوہ مختلف ملکوں میں، مختلف شہروں میں گیارہ سو اٹھارہ نئے مقامات پر پہلی بار احمدیت کا پودا لگا ہے۔

نئے مقامات پر جماعت کے نفوذ اور نئی جماعتوں کے قیام میں سیرالیون سرِ فہرست ہے جہاں اس سال 147 جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ دوسرے نمبر پر مالی ہے جہاں 57 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ تیسرے نمبر پر نائیجیریا ہے جہاں 54 مقامات پر نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ برکینا فاسو میں 48، کانگو میں 37، نائیجر میں 36، بینن میں 33 نئی جماعتیں بنی ہیں۔ اسی طرح سینیگال میں 23، ٹوگو میں 21، گھانا میں 19، آئیوری کوسٹ اور انڈیا میں 18، 18، تنزانیہ میں 16، ملائیشیا میں 12، مڈغاسکر اور فجی میں 11، 11 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ یو۔کے میں بھی امسال 10 اور انڈونیشیا میں 9 نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔ اسی طرح ایسے مزید 26 ممالک ہیں جن میں کسی میں ایک یا دو نئی جماعتیں قائم ہوئی ہیں۔

جماعتوں کے قیام کے ایمان افروز واقعات

جماعتوں کے قیام کے بعض واقعات ہیں۔ انڈونیشیا میں احمدی بھائیوں پر کئے جانے والے ظلم کی ویڈیو دیکھنا اور انٹرنیٹ سے ڈاؤن لوڈ کرنا بڑا تکلیف دہ امر تھا۔ مَیں خطبہ میں بھی ذکر کر چکا ہوں۔ یہ ایک واقعہ ہے۔ اصغر علی صاحب لکھتے ہیں کہ اُن کے پاس کچھ علماء کا وفد ملنے کے لئے آ رہا تھا۔ انہوں نے ویڈیو ڈاؤن لوڈ کی تا کہ وہ اُن علماء کو دکھا سکیں کہ آج کے دور میں حقیقی اسلام کہاں ہے؟ حضرت بلالؓ اور حضرت یاسرؓ کے نمونے کہاں ہیں؟ قربانیاں کون دے رہے ہیں؟ چنانچہ جب علماء کا یہ وفد ان سے ملنے آیا تو انہوں نے دے بے سو (Debesou) گاؤں کے اہلحدیث امام کو یہ ویڈیو دکھائی تو یہ ویڈیو دیکھتے ہی جیسے کرنٹ لگا ہو۔ وہ لکھتے ہیں وہ سر پر ہاتھ رکھ کر کھڑے ہو گئے اور رو رو کر اونچی آواز میں اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی، اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ رَبِّی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر نہ صرف خود بلکہ ان کے گاؤں نے بھی بیعت کر لی۔ اس کے علاوہ اب تک ان کے ذریعہ سے مزید چار گاؤں بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں۔

اس وفد میں مازوجی (Mazogi) گاؤں کے امام بھی ویڈیو دیکھ رہے تھے۔ یہ علاقے کا بہت بڑا گاؤں ہے۔ یہ امام صاحب ان کریہہ ظلموں کو دیکھ کر اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعرے سن کر بڑے زور سے عربی میں کہنے لگے کہ کیا یہ ظالم لوگ یہود و نصاریٰ نہیں؟ اسی وقت انہوں نے مشن میں بیعت کی اور اعلان کیا کہ ان تین شہداء کے بدلے میں تین گاؤں احمدی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے تبلیغ شروع کر دی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی تبلیغ سے تین گاؤں، مازوجی (Mazogi)، مازوجی پِل (Mazogipill) اور ڈومبو (Domboo) بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو چکے ہیں اور اس امام کے ذریعے تین نئی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔ مَیں نے پہلے بتایا تھا کہ انہوں نے کہا ہے کہ مَیں تین گاؤں کی بیعتیں کرواؤں گا تو اللہ کے فضل سے وہ تین گاؤں کی بیعتیں کروا چکے ہیں۔

نائیجیریا میں ایک شخص رؤیا کی بنا پر احمدی ہوا اور انہوں نے مجھے دیکھا اور مَیں نے اُن کو کہا کہ نور یہاں ہے۔ یہاں آؤ۔ اُس کے بعد وہ بیعت میں شامل ہو گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے اپنے گاؤں میں تبلیغ کی اور تقریباً سارے گاؤں نے بیعت کر لی ہے۔

اصغر علی بھٹی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ گڈاں مسلاّ چی (Gidan Masalatchi) گاؤں میں پہنچے۔ گاؤں کے چیف سے ملاقات کی اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ چیف نے کہا امام صاحب تو کہیں گئے ہوئے ہیں تاہم آپ کو تبلیغ کرنے کی اجازت ہے۔ تبلیغی نشست کے بعد چیف صاحب نے گاؤں کے لوگوں سے کہا کہ وہ امام صاحب سے مشورہ کر کے ہی کوئی جواب دے سکیں گے۔ اس لئے آپ ایک ہفتے کے بعد آئیں۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک ہفتے کے بعد جب مَیں گیا تو امام صاحب موجود تھے اور ہمیں دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ وہ ہم سے ایسے ملے جیسے برسوں کے بچھڑے ہوئے ملتے ہیں۔ مَیں نے حیرانگی سے پوچھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے ایک لمبا عرصہ آبی جان آئیوری کوسٹ میں گزارا ہے۔ وہاں مَیں نے بیعت کی تھی اور مستقل جماعت کا ممبر رہا تھا۔ جب مَیں یہاں مالی میں واپس آیا ہوں تو مالی میں کوئی جماعت نہیں تھی اور مَیں کسی کو جانتا نہیں تھا۔ اس لئے مَیں چپ رہا مگر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا رہا کہ یہاں جماعت کا پتہ چل جائے۔ یہ میری دعاؤں کی قبولیت ہے کہ آپ خود ہمارے گاؤں جماعت کا پیغام لے کر پہنچ گئے ہیں۔ جس دن سے آپ تبلیغ کر کے واپس گئے ہیں۔ اس دن سے مَیں گاؤں والوں کو جماعتی نظام کے بارہ میں بتا رہا ہوں کہ جلسے کیسے ہوتے ہیں؟ تربیتی پروگرام کیسے ہوتے ہیں؟ مالی قربانی کیا ہے؟ وغیرہ۔ اب ہم سب آپ کی واپسی کا انتظام کر رہے تھے۔ بیعت فارم لائیں اور بیعت کروائیں۔ چنانچہ وہ پورا گاؤں احمدی ہو گیا۔ (اس موقع پر احباب نے نعرے بلند کئے۔ اس پر حضور نے فرمایا: اب نعرے ذرا وقفے سے لگانے پڑیں گے کیونکہ کافی لمبی رپورٹ ہے)۔

ہمارے مبلغ لکھتے ہیں ریجن کے ایک گاؤں گیڈاں باوا (Gidanmbawa) میں تبلیغ کے لئے پہنچا۔ نمازِ مغرب کے بعد تبلیغی پروگرام ہوا۔ پروگرام کے اختتام پر مبلغ صاحب نے حاضرین کو کہا کہ اگر کوئی سوال کرنا چاہتا ہے تو کر سکتا ہے؟ اس پر حاضرین میں سے ایک بزرگ کھڑے ہوئے اور ہاؤسا زبان میں خطاب کرنا شروع کر دیا اور بار بار احمدیہ احمدیہ کا نام سمجھ آتا رہا۔ ان کے خطاب کے بعد ہمارے معلم صاحب نے ترجمہ کر کے بتایا کہ یہ بزرگ احمدیت کے حق میں بول رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ انہوں نے ایک لمبا عرصہ گیمبیا میں گزارا ہے اور وہیں اُنہوں نے بیعت کی تھی اور وہ احمدی ہیں۔ بعد میں واپس نائیجر اپنے علاقے میں آئے اور یہاں بھی کوئی احمدیت کو نہیں جانتا تھا۔ اب احمدی مبلغ کو دیکھ کر انہوں نے جوش کے ساتھ جماعت کے حق میں بولنا شروع کر دیا اور سب سے کہا کہ ہمیں فوراً بیعت کر لینی چاہئے۔ کیونکہ احمدیت ہی اس زمانے میں حقیقی اسلام ہے۔ اس پر گاؤں کے امام صاحب اور چیف نے جماعت کا شکریہ ادا کیا اور شمولیت کا اعلان کیا۔

نائیجر کے برنی کونی ریجن کے ایک گاؤں کی رپورٹ ہے کہ تبلیغ کی غرض سے مبلغِ سلسلہ وہاں گئے۔ دیکھا کہ مؤذن اذان دے رہا ہے اور امام صاحب اور دوسرے گاؤں کے لوگ مسجد کے باہر کھڑے ہیں۔ سلام دعا کے بعد امام صاحب نے جو پہلا فقرہ کہا وہ یہ تھا کہ مَیں صبح سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس پر مبلغ صاحب اور اُن کے ساتھی بہت حیران ہوئے کہ اِن کو کیسے پتہ چلا کہ ہم لوگ کون ہیں؟ اور کب ان کے گاؤں میں آنے والے ہیں؟ نماز کا وقت ہو گیا تھا نماز ادا کی گئی اور نماز کے بعد مبلغ صاحب نے جماعت کا تعارف کروایا اور جماعتی نصائح پر مشتمل ویڈیو دکھائی۔ اس پروگرام کے بعد لوگ سوال کرنے لگے۔ اُن کو دعوت دی گئی۔ بہت سے لوگوں نے سوالات پوچھے مگر امام صاحب سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ ہمارے مبلغ نے کہا کہ امام صاحب! آپ نے کوئی سوال نہیں پوچھا؟ اس پر امام صاحب کھڑے ہو گئے اور سورۃ فاتحہ اور درود پڑھنے کے بعد بڑے جوشیلے انداز میں فرمانے لگے کہ مجھے تو اللہ تعالیٰ نے کل رات بتا دیا تھا کہ امام مہدی آ چکے ہیں اور مَیں تو کل رات اُن کی بیعت کر چکا ہوں اور اُس نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ تم ہمارے گاؤں آنے والے ہو۔ اس لئے مَیں تو صبح سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنا خواب سنایا کہ احمدی مبلغ اُن کے گاؤں پہنچے ہیں اور عین اُس جگہ جہاں ہمارے مبلغ کھڑے ہو کر تبلیغ کر رہے تھے، وہاں کھڑے ہیں اور لوگوں کو اکٹھا کر کے بتا رہے ہیں کہ امام مہدی آ چکے ہیں، اُن کی جماعت میں شامل ہو جاؤ۔ پھر ہمارے مبلغ سب سے پوچھ رہے ہیں کہ کیا تم امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کو تیار ہو؟ پورا گاؤں زور زور سے جواب دے رہا ہے کہ ہم تیار ہیں۔ اسی حالت میں امام صاحب کی آنکھ کھل گئی۔ چنانچہ خواب سنانے کے بعد انہوں نے جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کیا۔ پھر گاؤں والوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں کا کیا ارادہ ہے؟ اس پر سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ ہم سب بھی امام مہدی کی جماعت میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

سیرالیون کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ بو (Bo) ریجن میں ایک گاؤں گامبیا (Gambia) ہے جہاں ہمارا کچھ عرصے سے رابطہ اور تبلیغ جاری تھی۔ اس دوران جلسہ سالانہ آ گیا اور ہم نے اِن کو جلسے کی دعوت دی۔ وہاں کے سیکشن امام ساٹھ افراد کے ساتھ جلسے میں شامل ہوئے۔ جلسے کے بعد انہوں نے ہمیں اپنے گاؤں میں آنے کی دعوت دی جہاں پانچ اور امام اور سرکردہ افراد بھی شامل تھے۔ بات چیت کے بعد انہوں نے بتایا کہ کافی دیر سے حق کی تلاش میں تھے لیکن غیر احمدی علماء نے ہمیں اندھیرے میں رکھا۔ اب ہم نے خود جلسے میں جا کر جماعت کے بھائی چارے، حسنِ اخلاق، اسلامی تعلیمات پر عمل اور اتحاد کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ ایسی جماعت کبھی جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح جلسے پر ہم نے اُن غیر احمدی علماء کو بھی دیکھا جو ہمیں کہتے تھے کہ احمدیت جھوٹی ہے۔ یہ غیر احمدی علماء ہم سے چھپ رہے تھے اور شرمندہ ہو رہے تھے کیونکہ وہاں وہ جماعت کی تعریفیں کر رہے تھے۔ وہی غیر احمدی مولوی جو گاؤں میں جا کر ہمارے خلاف بول رہے تھے، جلسے پر کیونکہ بہت سارے سرکردہ لوگ بھی وہاں آتے ہیں تو اُن کو دکھانے کے لئے یہ مولوی وہاں آئے ہوئے تھے اور پھر اُن کے سامنے جماعت کی تعریف کر رہے تھے۔ جب گاؤں والوں نے ان کو دیکھا تو اُن کے سامنے چھپنے لگ گئے۔ تو وہ سیکشن امام کہتے ہیں کہ بعد میں مَیں سینٹرل مسجد گیا اور اماموں سے کہا کہ آپ لوگوں نے ہمیں دھوکے میں رکھا ہوا تھا۔ آج سے ہم احمدی ہیں اور اپنی مسجد اور ساتھی اماموں اور 102 افراد کے ساتھ بیعت کر کے جماعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ اللہ کے فضل سے یہاں ایک باقاعدہ جماعت قائم ہو چکی ہے۔

آصف محمود صاحب مبلغ بینن لکھتے ہیں کہ جون 2010ء میں جب کوکو (Koko) نامی گاؤں میں مسجد کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا جا رہا تھا تو قریبی گاؤں کے افراد کا وفد خاکسار کے پاس آیا اور پیشکش کی کہ اس تقریب کے لئے جو کھانا پکایا جا رہا ہے اس میں ہم بھی حصہ ڈالنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے تقریباً تین سو افراد کے کھانے کے لئے گوشت مہیا کیا اور یہ درخواست کی کہ آپ ہمارے پاس بھی تبلیغ کے لئے آئیں۔ چنانچہ دسمبر 2010ء میں خاکسار نے اس گاؤں سے رابطہ کیا اور تبلیغ کا وقت لیا۔ تبلیغ کے نتیجے میں سارے کا سارا گاؤں احمدیت کی آغوش میں آ گیا اور یہاں 306 افراد پر مشتمل جماعت قائم ہو گئی۔

اسی طرح نائیجر کے امیر صاحب بیان کرتے ہیں کہ مارادی ریجن کے ایک گاؤں زبورے (Zaboure) کے چیف صاحب ہمارے جلسہ سالانہ میں شریک ہو رہے تھے لیکن ابھی بیعت نہیں کی تھی۔ ایک دن اُن کے گاؤں میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب تبلیغ کی غرض سے آئے۔ سب گاؤں والے اُن مولوی صاحب کی تبلیغ سننے کے لئے اکٹھے ہوئے۔ جب ان مولوی صاحب نے جماعت کے خلاف بولنا شروع کیا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ ان کی نماز اور ہے، قرآن اور ہے، یہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تو تھوڑی دیر بعد گاؤں کے چیف صاحب اُٹھے اور اُنہوں نے مولوی صاحب کو تقریر کرنے سے روک دیا اور گاؤں والوں کو بتایا کہ یہ مولوی صاحب جھوٹ بول رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے متعلق جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سب غلط ہے۔ کیونکہ وہ بذاتِ خود جماعت کے جلسہ سالانہ اور دیگر پروگراموں میں شریک ہوئے جہاں انہوں نے سوائے اللہ اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کے کچھ نہیں سنا۔ آج جماعتِ احمدیہ ہی ہے جو حقیقی اسلام کی تعلیم دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ چیف صاحب کہنے لگے کہ آج مَیں جماعت میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں اور آپ

باقی صفحہ نمبر 9 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم-عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر207

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ (4)

گذشتہ تین اقساط میں ہم نے مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ کے قبولِ احمدیت تک کے سفر کا کچھ حال پیش کیا تھا۔ ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں بیعت کے بعد کے بعض حالات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

محبتوں سے مالا مال

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:

2010ء کے جلسہ سالانہ میں مجھے اپنے قبول احمدیت کا واقعہ سنانے کے لئے کہا گیا۔مَیں جانتی تھی کہ یہ میرے لئے بہت ہی مشکل مرحلہ ہوگا۔تاہم مَیں نے بڑی سوچ بچار کے بعد ہچکچاہٹ کے ساتھ حامی بھر لی۔لیکن یہ میری زندگی کے خوشیوں سے بھرپور اور محبتوں سے مالا مال مواقع میں سے ایک اہم ترین موقعہ تھا۔مَیں نے جب اپنا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کیا تو اس کے بعد اس قدر احمدی خواتین مجھے ملیں اور اس قدر بڑی تعداد میں میری ان بہنوں نے مجھے گلے لگا لگا کر اور بوسے لے لے کر اپنی محبت کا اظہار کیا کہ میرے پاس آنسوؤں کے علاوہ ان کی محبت کا کوئی جواب نہ تھا۔اس وقت کی کیفیات کا لفظوں میں بیان محال ہے۔

اس موقعہ پر ہونے والے ایک واقعہ کا ذکر مَیں یہاں بطور خاص کرنا چاہوں گی کہ جب میری جذبات سے معمور اس تقریر کا اختتام ہوا تو ایک چھوٹا بچہ اپنی والدہ کا ہاتھ تھامے اسے عورتوں کے ہجوم میں سے کھینچتا ہوا مجھے تلاش کر رہا تھا۔جب وہ اتنی تگ ودَو کے بعد مجھ تک پہنچا تو میرا دل بھی اس ننھے فرشتے کے لئے محبت اور پیار سے بھر گیا۔مَیں نے اسے اپنے بازوؤں میں لے کر خوب پیار کیا۔ایسے میں ایک بوڑھی پاکستانی خاتون میرے پاس آئی اور جذبات سے مغلوب ہوکر اردو زبان میں کچھ کہنے لگی۔ایک اور احمدی خاتون اس کے الفاظ کا انگریزی میں ترجمہ کئے جارہی تھی لیکن وہ ایک ایسا منظر تھا جہاں شاید سماعتیں ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہیں اور انسان آنکھوں سے دیکھتا اور سنتا ہے۔میرا احمدی خاتون کے انگریزی ترجمہ کی طرف بالکل دھیان نہ تھا۔مَیں بوڑھی احمدی خاتون کے الفاظ، اس کی آواز اور چہرے کے تاثرات سے سب کچھ سمجھ رہی تھی اور اس کے جذبات کو محسوس کرنے کے لئے شاید مجھے کسی ترجمہ کی ضرورت نہ تھی، کیونکہ یہ خالص اور بے لوث محبت کا اظہار تھا جو الفاظ کے بغیر بھی سمجھا جا سکتا تھا۔

تبصرہ

[یہ درست ہے کہ یہ محبت و وحدت خدا تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور یہ ہم میں مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے اور آپ کے بعد خلافت کے ہاتھ پر جمع ہونے کی وجہ سے آئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ خواہ ہمارے اخلاق جیسے بھی ہوں اور ہماری عبادتوں اور روحانیت کے معیار جیسے بھی ہوں یہ محبت اور وحدت ہم میں قائم رہے گی۔بلکہ ہمیں اسکی ترویج اور ترقی اور اسکی حفاظت کی فکر کرتے رہنا چاہئے اور ایسی تدابیر واعمال اختیار کرنے چاہئیں جن سے ہم اسکے اہل رہیں اور ان روحانی کیفیات کو دوام ملتا رہے۔اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں بہت سی نصائح فرمائی ہیں جن پر عمل پیرا رہنے سے ہم ایک مثالی جماعت کا نمونہ پیش کرنے میں کامیاب رہیں گے۔آپ فرماتے ہیں:

''کوئی جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جب تک کمزوروں کو طاقت والے سہارا نہیں دیتے اور اس کی یہی صورت ہے کہ اُن کی پردہ پوشی کی جاوے۔صحابہ کو یہی تعلیم ہوئی کہ نئے مسلموں کی کمزوریاں دیکھ کر نہ چڑو، کیونکہ تم بھی ایسے ہی کمزور تھے۔اسی طرح یہ ضروری ہے کہ بڑا چھوٹے کی خدمت کرے اور محبت ملائمت کے ساتھ برتاؤ کرے۔دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہوسکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور اُن کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ایسا ہرگز نہیں چاہیے۔بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجاوے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں......کیوں نہیں کیا جاتا کہ اخلاقی قوتوں کو وسیع کیا جاوے۔اور یہ تب ہوتا ہے کہ جب ہمدردی، محبت اور عفو اور کرم کو عام کیا جاوے۔اور تمام عادتوں پر رحم، ہمدردی اور پردہ پوشی کو مقدم کر لیا جاوے......جماعت تب بنتی ہے کہ بعض بعض کی ہمدردی کرے، پردہ پوشی کی جاوے، جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہوکر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں......خدا تعالیٰ نے صحابہ کو بھی یہی طریق ونعمتِ اخوت یاد دلائی ہے۔اگر وہ سونے کے پہاڑ بھی خرچ کرتے تو وہ اخوت ان کو نہ ملتی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ان کو ملی۔اسی طرح پر خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اسی قسم کی اخوت وہ یہاں قائم کریگا۔خدا تعالیٰ پر مجھے بہت بڑی اُمّیدیں ہیں......اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔پچھلے سلسلے منقطع ہو گئے ہیں۔خدا تعالیٰ نے یہ نئی قوم بنائی ہے جس میں امیر، غریب، بچے، جوان، بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو فقیر اور ذلیل نہ سمجھیں، کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں گو باپ جدا جدا ہوں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔'']

(از ملفوظات جلد3 صفحہ 347 تا349۔ایڈیشن2003ء)

اس تبصرہ کے بعد ہم دوبارہ مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ کی طرف لوٹتے ہیں جو اپنے بعض رؤیائے صالحہ کا تذکرہ کر رہی ہیں۔

اطمینان بخش رؤیائے صالحہ

مکرمہ لیلیٰ الخلیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے بیعت کے بعد مجھے اطمینان بخش رؤیائے صالحہ سے بھی نوازا۔

مَیں نے 2011ء میں ایک رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ''علی'' نامی میرے ایک کزن کے گھر میں تشریف رکھتے ہیں۔ایسے میں میرے خاوند کا بڑا بھائی آتا ہے جو نہایت ہی غصیلے مزاج والا سخت مخالف ہے چنانچہ وہ آتے ہی مجھے رستے سے دھکا دیتے ہوئے ایک طرف کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایسے بڑھتا ہے جیسے وہ آپؑ پر حملہ کرنا چاہتا ہے، لیکن اسے دیکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسے میں وہ آپ کے اتنا قریب پہنچ چکا ہوتا ہے کہ حضور علیہ السلام کا ایک کندھا اس کے کندھے سے ٹکرا جاتا ہے۔ایسا ہوتے ہی میرے خاوند کا بھائی فوراً پُرسکون ہو جاتا ہے اور اس میں یکدم ایسی تبدیلی آجاتی ہے کہ وہ اپنا سر جھکا کے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔

اس میں شاید یہ پیغام تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے سامنے بڑی سے بڑی مخالفت کی بھی کوئی حیثیت نہیں۔

نظرِ شفقت

ایک اور رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک کمرہ میں میرے والد، بھائی، والدہ اور میرے دیور کے ساتھ تشریف فرما ہیں اور ٹی وی پر کوئی اینیمل شو (animal show) لگا ہوا ہے۔مَیں یہ دیکھ کر بہت شرمندگی محسوس کرتی ہوں اور ٹی وی بند کرنے کیلئے آگے بڑھتی ہوں تو حضور علیہ السلام اپنا سر مبارک ہلا کر مجھے فرماتے ہیں کہ کوئی بات نہیں اسے چلتا رہنے دیں۔تھوڑی دیر کے بعد حضور انور دوسرے کمرے کی طرف جانے لگتے ہیں تو مَیں سوچتی ہوں کہ مَیں نے حضور علیہ السلام کو سلام ہی نہیں کیا۔پھر سوچتی ہوں کہ نہ جانے مجھے حضور علیہ السلام کو کیسے سلام کرنا چاہئے۔بالآخر سوچنے کے بعد مَیں حضور علیہ السلام کے سر مبارک سے بوسہ لیتی ہوں۔آپ نے سفید رنگ کی اسلامی ٹوپی پہنی ہوئی ہے۔جب مَیں بوسہ لیتی ہوں تو حضور علیہ السلام میری طرف دیکھتے ہیں۔اس وقت آپؑ کے رخسار مبارک سرخ اور آنکھیں روشن تر تھیں۔مَیں اس وقت سوچتی ہوں کہ کہیں یہ بات خلاف ادب ہی نہ ہو کہ مَیں نے حضور علیہ السلام کے سر مبارک سے بوسہ لیا ہے۔لیکن حضور علیہ السلام میری طرف ایسی نظرِ شفقت سے دیکھتے ہیں کہ میرا یہ خیال جاتا رہتا ہے۔

تبلیغ اور مخالفین کی باتیں

مَیں قبول احمدیت کے بعد سے اب تک حسب توفیق ہر جگہ تبلیغ کی کوشش کرتی ہوں خصوصاً اس لئے بھی کہ مَیں ایسے علاقے میں رہتی ہوں جہاں بکثرت عرب آباد ہیں بلکہ اس علاقے میں امریکن عربوں کی سب سے بڑی تعداد آباد ہے جبکہ مَیں اس علاقے میں اکیلی احمدی ہوں۔ جب مَیں ان سے احمدیت کے بارہ میں بات کرتی ہوں تو بعض کہتے ہیں کہ ہم نے اس جماعت کے بارہ میں پہلے کبھی نہیں سنا۔بعض نے کہا کہ یہ جماعت کافر ہے۔بعض کہنے لگے کہ یہ فراڈ ہے، اور اب بعض یہ کہنے لگے ہیں کہ اگر تم ہماری طرح ایک خدا کی عبادت کرتے ہو تو پھر ہمارا اور آپ کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔مَیں نے ایک شیعہ امام سے فون پر جماعت کے بارہ میں بات کی تو انہوں نے مجھے سختی سے کہا کہ خاموش ہو جاؤ اور ایسے امور کے بارہ میں بات نہ کرو، تم مسجد میں آؤ اور آکر پہلے علم حاصل کرو پھر ایسے امور کے بارہ میں بات کرنا۔

خلیفۂ وقت سے ملاقات

امسال 2012ء کے جلسہ سالانہ امریکہ میں حضور انور کی شرکت جماعت احمدیہ امریکہ کے لئے بے شمار برکات کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔مَیں نے اس موقعہ پر ملاقات کے لئے درخواست کی تو خدا کے فضل سے 19/جون کو مجھے حضور انور کے ساتھ اپنی زندگی کی پہلی ملاقات کے لئے وقت مل گیا۔مَیں نے ملاقات کے بارہ میں بہت کچھ سنا ہوا تھا اس وجہ سے جہاں اس سعادت پر خوشی کی انتہا نہ تھی وہاں کسی قدر ڈر بھی لگ رہا تھا کہ نہ جانے مَیں حضور کے سامنے بول بھی سکوں گی یا نہیں۔بہر حال جب میری باری آئی اور مجھے انتظار گاہ میں بلایا گیا تو میرے دل کی دھڑکن بہت تیز ہو گئی۔میرے ذہن میں کئی قسم کے خیالات آرہے تھے۔مَیں نے جو کچھ حضور انور کی خدمت میں عرض کرنا تھا اس کو اپنے ذہن میں کئی بار دہرایا۔پھر جب میری باری آئی اور مَیں حضور انور کے آفس میں داخل ہوئی تو سلام عرض کر کے حضور انور کے سامنے ایک سیٹ پر بیٹھ گئی۔اس وقت میری عجیب حالت تھی۔مَیں اپنے سامنے ایک عظیم انسان اور ایک بہت بڑی شخصیت کو دیکھ رہی تھی۔یہ سب کچھ سوچ کر مجھے ایسے محسوس ہوا کہ جیسے میرے لئے بولنا محال ہو گیا ہے۔مَیں نے حضور انور کی طرف دیکھا۔باوجود اس کے کہ آپ کے چہرہ مبارک پر تھکن کے آثار تھے، لیکن آپ مطمئن اور پوری توجہ سے میری بات سن رہے تھے۔آپ نے میری بیعت کے بارہ میں پوچھا۔مَیں نے بتایا کہ مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مصرعہ: إنّي مِنَ اللّٰه العزيز الأكبر سنا اور بیعت کا فیصلہ کر لیا۔مَیں نے حضور انور سے اپنی فیملی کے قبول احمدیت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ایک دو اور باتوں کے بعد پھر جب ملاقات ختم ہوئی تو اشکوں سے بوجھل آنکھوں سے مجھے کچھ دکھائی نہ دیتا تھا اور مَیں باہر جانے والے دروازے کی بجائے کسی اور سمت ہی چلی گئی۔پھر مجھے بتایا گیا کہ باہر جانے کا رستہ کس طرف ہے۔

ملاقات کے بعد مجھے حرم حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت آپا جان کی مجلس میں حاضری کا بھی موقعہ ملا۔گو آپ اردو میں بعض سوالوں کے جواب دے رہی تھیں لیکن مجھے ایسے لگا جیسے مجھے سب کچھ سمجھ آرہا ہے۔مَیں حتی الوسع تبلیغ اور جماعتی کاموں میں اور اجتماعات میں شامل ہونے کی کوشش کرتی ہوں اور ایم ٹی اے 3 کی ٹیم اور تمام احمدی بہن بھائیوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جو بفضلہٖ تعالیٰ دن رات خدمتِ دین کے لئے کمربستہ ہیں۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس(30)پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس(45)پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ(65)پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ ربوہ)

قسط نمبر16

متی باب 8

اس باب میں یسوع کے چار (شفا دینے کے) معجزات کا ذکر ہے اور مسیحی منّاد بڑے زور کے ساتھ یسوع کے معجزات کو نہ صرف ان کی صداقت بلکہ الوہیت کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔ چونکہ یہ مضمون بار بار متی کی انجیل میں آتا ہے اس لئے ہم نے متی کے چار باب آیات 23 تا 25 پر تبصرہ کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ اگر یسوع کے معجزات ان کی الوہیت کی دلیل کا ثبوت ہیں تو پھر الیسع، حزقیل، ایلیاء، حضرت موسیٰ و ہارون، پطرس، پولوس، یوشع، سب کو خدا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ ان سب نے وہ معجزات دکھائے بلکہ بعض کے معجزات یسوع کے معجزات سے بڑھ کر تھے اور بھیڑ دروازے کے قریب حوض کو جو بیت حسداء کہلاتا تھا الوہیت کا مقام دینا پڑے گا جس میں پانی کے ہلنے پر داخل ہونے والا ہر مریض خواہ کیسا ہی بیمار ہو شفا پا جاتا تھا اور تو اور یسوع کے مخالف یہود کے بیٹوں کو بھی خدا ماننا پڑے گا جو بد روحوں کے نکالنے کے معجزات دکھا لیتے تھے جیسا کہ متی باب 12 آیت 28 میں لکھا ہے۔

✿......**متی باب 8 آیت 1 تا 4** میں یسوع نے ایک کوڑھی کو شفا دے کر زوردار الفاظ میں اس کو حکم دیا:۔

✿...... یسوع نے اس سے کہا خبردار کسی سے نہ کہنا بلکہ جا کر اپنے تئیں کاہن کو دکھا اور جو نذر موسیٰ نے مقرر کی ہے اسے گذار تاکہ ان کے لئے گواہی ہو‘۔

دیکھئے کس زور سے یسوع شفا پانے والے کو حکم دیتے ہیں کہ جا کر کاہن کو دکھاؤ اور موسوی شریعت میں جو نذر مقرر ہے وہ ادا کرو۔ عیسائی چرچ آج نہ موسوی شریعت پر عمل کرتے ہیں نہ عمل کرنے کی تعلیم دیتے ہیں حالانکہ یسوع خود ساری عمر حضرت موسیٰ کی شریعت کو واجب العمل سمجھتے رہے ۔(وہ صرف ان باتوں کو واجب العمل نہیں سمجھتے تھے جو یہود نے اپنی طرف سے شریعت پر اضافہ کی تھیں)

✿......حضرت مسیح نے اس شفا پانے والے شخص کو یہ حکم دیتے ہوئے کہا ’’تاکہ ان کے لئے گواہی ہو‘‘۔ ان کی مراد یہ تھی کہ اس الزام کی تردید ہو جو یسوع پر لگایا جاتا ہے کہ وہ موسوی شریعت کو واجب العمل نہیں سمجھتے۔

✿......اس بیان میں ذکر ہے کہ ’ایک کوڑھی نے پاس آ کر اسے سجدہ کیا‘ اور لوقا میں یہ الفاظ ہیں ’وہ یسوع کو دیکھ کر منہ کے بل گرا‘۔ ان الفاظ سے یہ غلط فہمی نہ پیدا ہو کہ وہ شخص یسوع کو خدا سمجھ کر یہ حرکت کر رہا تھا۔ پادری ڈم میلو صاحب تسلیم کرتے ہیں کہ وہ تعظیم کا اظہار تھا جو بادشاہوں کے سامنے کیا جاتا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ۔

The act of reverence that was paid to kings.

✿......اسی طرح Peaks Commentary on the Bible کے ایڈیٹر متی اور لوقا کے اس فقرہ کے متعلق کہتے ہیں:۔

As one does before gods and kings.

جو مسیحی اب بھی یسوع کے معجزات کو الوہیت کا ثبوت سمجھتے ہیں ان کے لئے انٹرپریٹرز بائبل کے یہ بیانات قابل توجہ ہیں:۔

The Emperor Vespasian was said to have healed a blind man by the use of saliva [well-attested healing stories have been told of Jewish rabbis and Hebristic teachers and of Christians saints and healers down to the present day.]

✿......**باب 8 کی آیات 5 تا 13** میں ایک صوبہ دار کے خادم یا عزیز کو اس کی غیر موجودگی میں ہی یسوع کے شفا دینے کا ذکر ہے اس بارہ میں انٹرپریٹرز بائبل کی یہ بات دلچسپ ہے، لکھا ہے:۔

13. The servant was healed at that very moment. A striking parallel to this is found in a rabbinical story of the first century A.D. according to which the son of Rabban Gamaliel was healed at a distance at the moment when another rabbi prayed for him.

صوبہ دار کے عزیز یا خادم کو شفا دینے کا واقعہ جو اس باب کی آیت 5 تا 13 میں بیان ہے یہ بیان متی میں بھی ہے اور لوقا میں بھی ہے۔ مسیحی عقیدہ کے مطابق یہ دونوں کتابیں The word of god ہیں۔ مگر پادری ڈم میلو صاحب جیسے پُر جوش مسیحی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان دونوں بیانات میں کچھ جزوی اختلافات بھی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:۔

The account in St. Matthew and St. Luke are partly drawn from independent sources, which though agreeing in essentials differ considerably in detail.

✿......**اس باب کی آیت 14** میں ذکر ہے کہ یسوع نے پطرس کے گھر میں آ کر اس کی ساس کو تپ میں پڑی دیکھا اور اس نے اس کا ہاتھ چھوا اور تپ اس پر سے اتر گئی۔ اس حوالے سے ظاہر ہے کہ پطرس جو مسیحی دنیا کے نزدیک پہلا پوپ تھا شادی شدہ تھا۔ یہ تو پطرس کے پوپ بننے سے پہلے کا ذکر ہے مگر مسیح کے واقعہ صلیب کے بعد جب مسیح بقول مسیحیوں کے آسمان پر چلا گیا اور پطرس پوپ مقرر ہوا اس وقت بھی شادی کرتا تھا۔ چنانچہ پولوس اپنے خط میں لکھتا ہے: ۔

’اور کیا ہم کو اختیار نہیں کہ کسی مسیحی بہن کو بیاہ کے لئے پھریں‘۔ (1 کرنتھیوں باب 9 آیت5)

گویا پطرس پوپ بننے سے پہلے بھی شادی شدہ تھا اور پوپ بننے کے بعد بھی شادی شدہ تھا۔

✿......اب معلوم نہیں کس اختیار سے رومن کیتھولک چرچ نے پادریوں پر شادی نہ کرنے کی پابندی لگائی ہوئی ہے اور جس پابندی کی وجہ سے رومن کیتھولک پادریوں کی جنسی اخلاقیات کے بارہ میں کچھ سکینڈل بھی منظر عام پر آتے رہتے ہیں۔ امریکہ کی معروف یونیورسٹی رومن کیتھولک یونیورسٹی کے ایک پروفیسر پادری نے باتیں کرتے ہوئے کہا کہ عیسائیت کے ابتدائی دور میں جب کوئی بشپ سفر کرتے تو ان کی بیویاں اور ان کی لونڈیاں بھی سفر میں ہمراہ ہوتی تھیں۔

✿......**باب 8 کی آیت 16** میں ذکر ہے کہ یسوع نے زبان سے کہہ کر بہت سے لوگوں کی بدروحوں کو نکال دیا اور سب بیماروں کو اچھا کر دیا تاکہ جو یسعیاہ نبی کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ اس نے آپ ہماری کمزوریاں لے لیں اور بیماریاں اٹھا لیں۔

✿......متی کے انجیل نویس کے متعلق پہلے دو باب کی تشریح کرتے ہوئے ہم ثابت کر چکے ہیں کہ وہ پرانے عہدنامے کے حوالے یسوع کی صداقت ثابت کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ مگر ان کا وہ استنباط پوری طرح معیاری نہیں ہوتا۔ بہرحال وہ یسعیاہ کی یہ پیشگوئی یسوع پر چسپاں کرتے ہیں تو حضرت مسیح کے صلیبی موت سے بچنے کا بھی اقرار کرنا ہوگا۔ کیونکہ یسعیاہ باب 53 آیت3، 4 کی پیشگوئی جسے حضرت مسیح ناصری پر چسپاں کر رہے ہیں اس پیشگوئی کے مصداق کے متعلق آگے چل کر لکھا ہے:۔

’لیکن خداوند کو پسند نہ آیا کہ اسے کچلے۔ اس نے اسے غمگین کیا‘۔

جب اس کی جان قربانی کے لئے گزرانی جائے گی تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔

اس کی عمر دراز ہوگی اور خداوند کی مرضی اس کے ہاتھ کے وسیلہ سے پوری ہوگی۔

اپنی جان ہی کا دکھ اٹھا کر وہ اسے دیکھے گا اور سیر ہوگا‘۔ (یسعیاہ باب 33 آیت10، 11)

اب دیکھئے مسیحیوں کے خیال میں حضرت مسیح صلیب کے واقعہ کے تیسرے دن یا چالیسویں دن یہ مسیحیوں کی کتاب کا ہی اختلاف ہے) آسمان پر چلے گئے۔ مگر یسعیاہ کہتے ہیں کہ وہ اپنی جان پر دکھ اٹھائے گا مگر اس کی عمر دراز ہوگی اور وہ اپنی نسل کو دیکھے گا۔

دیکھئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بیان ہے کہ حضرت مسیح کی عمر قریب ایک سو بیس برس ہوئی۔ اور وہ اپنی نسل کو بھی دیکھے گا گویا قرآن کا یہ بیان بھی ٹھیک نکلا کہ خدا کے رسول ماضی میں بھی شادی کرتے رہے ہیں اور خدا نے ان کو اولاد بھی دی۔ ناگ حمادی سے نکلنے والی فلپ کی انجیل میں بھی حضرت مسیح کے شادی شدہ ہونے کی طرف اشارہ موجود ہے۔

✿......ایک اور بات بھی مدنظر رہے کہ یسعیاہ کی جو پیشگوئی متی کے انجیل نویس حضرت مسیح پر چسپاں کر رہے ہیں وہ ایک دکھ اٹھانے والے خادم (Suffering Servant) کے بارہ میں ہے۔ کیا خود خدا یا خدا کا بیٹا جو باپ خدا کا ہم مرتبہ، ہم پلّہ، علم و اقتدار میں خدا کے برابر ہے اس کو خادم کے لفظ سے ذکر کیا جا سکتا ہے؟

(باقی آئندہ)

میدان حشر کے تصور میں

نہ روک راہ میں مولیٰ شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری ’’جنت کا باب‘‘ جانے دے
مجھے تو دامن رحمت میں ڈھانپ لے یوں ہی
حساب مجھ سے نہ لے ’’بے حساب‘‘ جانے دے
سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے ’’لاجواب‘‘ جانے دے
مرے گنہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے
تجھے قسم ترے ’’ستار‘‘ نام کی پیارے
بروئے حشر سوال و جواب جانے دے
بلا قریب کہ یہ ’’خاک‘‘ پاک ہو جائے
نہ کر یہاں مری مٹی خراب جانے دے
رفیق جاں مرے یار وفا شعار مرے
یہ آج پردہ دری کیسی؟ پردہ دار مرے

(درّعدن)

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

• Switching Visas
• Over Stayers
• Legacy Cases
• Work Permits
• Visa Extensions
• Judicial Reviews
• Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666 02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

خطبہ جمعہ

ایک احمدی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بڑا انعام اور احسان ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے نیکیوں کے بجالانے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ پس ہر احمدی کو شکر گزاری کے اس مضمون کو سمجھنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو حاصل کرنے والا بنے۔

جماعت احمدیہ امریکہ اور کینیڈا کے جلسہ ہائے سالانہ کے کامیاب انعقاد پر اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے جذبات کا اظہار اور حقیقی شکر گزاری کے طریقوں کی طرف رہنمائی۔

ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ صرف مالی قربانی کو ہی اپنی شکر گزاری کی انتہا نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بننے کی بھی بے انتہا کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی شکر گزار اور عبدِ رحمان بننے کے لئے عبادت گزار ہونا بھی ضروری ہے۔

مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اس اخلاص و وفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔

آپ کے اخلاص و وفا کا اظہار تب حقیقی ہو گا جب اس اظہار کو خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ڈھال لیں۔

جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات میں جو کمیاں اور کمزوریاں رہ گئی ہیں ان کو لال کتاب میں درج کر کے آئندہ سال کے پروگرام بناتے ہوئے انہیں مدنظر رکھنے کی تاکیدی نصیحت۔

جماعت کے افراد کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں لیکن عہدیداروں کو بھی اپنی طرف نظر رکھنی ہوگی کہ وہ کس نیت سے کام کر رہے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک نیتی ہے جو کاموں میں برکت ڈالے گی۔

جلسہ کے دوران پیدا ہونے والی پاک تبدیلیوں کو دوام دینے اور انہیں زندگیوں کا مستقل حصّہ بنانے کی نصیحت۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 13/ جولائی 2012ء بمطابق 13/ وفا 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الاسلام۔ ٹورانٹو (کینیڈا)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ-اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا كَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ -

مَیں عموماً جلسوں کے بعد جلسوں کے بارے میں کچھ کہا کرتا ہوں یا اللہ تعالیٰ کے شکر اور احسان کا مضمون بیان کیا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ اور کینیڈا کے جلسے ایک ہفتہ کے وقفے سے گزشتہ دو ہفتوں میں منعقد ہوئے اور اختتام کو پہنچے۔ مجھے جہاں ان جلسوں میں شمولیت کی وجہ سے متعلقہ جماعت کو براہِ راست مخاطب ہونے کی توفیق ملتی ہے وہاں احباب جماعت سے ملنے کی وجہ سے بہت سی باتوں کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ اُن کے مسائل کا علم ہو جاتا ہے۔ جماعت کی اخلاقی اور دینی حالت کے بارے میں پتہ چل جاتا ہے جس سے جماعت کی رہنمائی کرنے میں آسانی پیدا ہوتی ہے، بلکہ رہنمائی مل جاتی ہے۔ پس اس لحاظ سے میرا امریکہ اور کینیڈا کا دورہ میرے لئے مفید رہا اور میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس دورہ سے جماعت کے احباب و خواتین کو بھی فائدہ ہوا ہو۔

اس کے علاوہ دورہ سے غیر از جماعت یا غیر مسلم اور بعض معروف ملکی شخصیات سے مل کر بھی جماعتی تعارف کی توفیق ملتی ہے اور اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے دونوں جگہ یہ موقع ملا اور دونوں جگہ اس لحاظ سے اچھا کام ہو رہا ہے اور دونوں جماعتوں نے اپنے بیرونی رابطوں کو وسعت دی ہے۔

بہر حال پہلے تو مَیں آپ کے سامنے آج اس حوالے سے اس مضمون کو رکھنا چاہتا ہوں جو جلسے کے بعد مَیں عموماً بیان کرتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے شروع میں کہا وہ شکر گزاری کا مضمون ہے اور اس کے لئے مجھے بھی اور آپ سب کو بھی خدا تعالیٰ کا انتہائی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اُس نے ہمیں توفیق عطا فرمائی کہ سالانہ جلسے منعقد کریں، اُن میں شامل ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں برکت بھی ڈالی اور ہر طرح خیر و برکت کے ساتھ یہ اپنے اختتام کو پہنچے۔ الحمد للہ۔

لیکن جیسا کہ مَیں امریکہ کے جلسہ میں بھی اور کینیڈا کے جلسہ میں بھی بیان کرتا رہا ہوں کہ جلسوں کا اصل مقصد اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہے۔ یہ خیر و برکت جو جلسے کے ذریعہ سے ملتی ہے حقیقت میں اُس وقت ہے جب ہمارے اندر پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ اور پھر یہ عارضی تبدیلیاں نہ ہوں بلکہ مستقل کوشش اور ہمت کے ساتھ ان تبدیلیوں کو زندگی کا حصہ بنایا جائے۔ بار بار مَیں یہ چیز دہراتا رہتا ہوں۔ اور یہ چیزیں پھر خدا تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کے مضمون کو بھی کھولتی ہیں اور جب یہ شکر گزاری کا مضمون واضح ہوتا ہے تو پھر ایک مومن اللہ تعالیٰ کے مزید فضلوں کا وارث بنتا چلا جاتا ہے اور اس طرح ایک فضل کے بعد دوسرا فضل انسان پر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے وہ اپنے شکر گزار بندوں سے یہ وعدہ فرماتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (ابراھیم:8) کہ اگر تم شکر گزار بنے تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دوں گا۔

پس اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں اور احسانات کو اُن لوگوں کے لئے مزید بڑھا دیتا ہے جو اُس کے شکر گزار ہیں۔ اور ایک احمدی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا بڑا انعام اور احسان ہے کہ اُسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے جس نے نیکیوں کے بجالانے اور پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کی ہے۔ پس ہر احمدی کو شکر گزاری کے اس مضمون کو سمجھنا چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کا حاصل کرنے والا بنے۔ نہ کہ اُن لوگوں میں شامل ہو جو اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے والے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنتے ہیں۔

ان ملکوں میں آ کر دنیاوی لحاظ سے بھی خدا تعالیٰ نے آپ پر بے انتہا فضل فرمایا ہے اور بعض پر یہ فضل بہت زیادہ ہوا ہے۔ اکثریت کے حالات بھی اُن کے پہلے حالات سے بہتر ہوئے ہیں اور جیسا کہ مَیں نے جلسے میں بھی اپنی تقریر میں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جو بہت سوں کے لئے یہاں لانے کے سامان کئے ہیں اور اُس کے نتیجے میں آپ کے دنیاوی حالات بہتر ہوئے ہیں۔ یہ بھی احمدیت کی برکت ہے۔ وہ لوگ یقیناً ناشکرے اور خدا تعالیٰ کی نظر میں گرے ہوئے ہیں جو یہاں آئے، احمدیت کی بنیاد پر یہاں پاؤں ٹکائے، اسائلم لیا اور جب حالات بہتر ہوئے تو جماعت پر اعتراض شروع کر دیا، جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ بہر حال جماعت کو تو ایسے لوگوں کی رَتی بھر بھی پرواہ نہیں ہے۔ یہ جو محاورہ ہے کہ ”خس کم جہاں پاک“ یہ ایسے ہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کو علیحدہ کر کے جماعت پر بھی یہ ایک احسان کیا ہے۔

لیکن ہر احمدی کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ اُس کی شکر گزاری بھی تبھی ہو گی جب وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ کی اس بات کو سامنے رکھے کہ اُس کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ ایک احمدی اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچانے اور اس کو سامنے رکھتے ہوئے پھر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے۔ اپنے آپ کو اُس اسوہ کے مطابق چلانے کی کوشش کرے جو ہمارے سامنے ہمارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے دن بھر کے فضلوں کو یاد کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے اور فرماتے کہ تمام حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھ پر فضل و احسان کیا، مجھے عطا فرمایا اور مجھے بہت دیا۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 495 مسند عبداللہ بن عمر حدیث 5983 دار الکتب العلمیہ بیروت 1998ء)

بہر حال اللہ تعالیٰ ہی کی حمد و ثنا ہے۔ اور پھر آپؐ کا عبادتوں کا یہ حال تھا کہ عبادت کرتے کرتے (روایات میں آتا ہے کہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں سُوج جاتے تھے۔ اور یہ عرض کرنے پر کہ یا رسول اللہ! آپؐ اتنی مشقت کیوں اُٹھاتے ہیں؟ فرماتے: کیا مَیں خدا تعالیٰ کا عبدِ شکور نہ بنوں؟

(صحیح البخاری کتاب التفسیر۔سورۃ الفتح باب قولہ لیغفرک اللہ ما تقدم من ذنبک و ما تاخر...... 4837)

پس اس عبدِ شکور کے ماننے والوں کا اور اُس کی امت کا بھی فرض ہے کہ اپنی استعدادوں کے مطابق اس اُسوہ کی پیروی کرنے کی کوشش کرے تا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ کے پیار سے حصہ پانے والے بنیں۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ آپ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ آپ اعلان فرما دیں کہ ”فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران:32)“ کہ تم میری پیروی کرو، میرا اسوہ حسنہ اپنانے کی کوشش کرو تو اللہ تعالیٰ کے پیارے ہو گے، اُس کا پیار حاصل کرنے والے بنو گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا پیار پھر اور نعمتوں اور فضلوں سے حصہ پانے والا بناتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف نعمتوں کے ملنے پر ہی شکر گزاری نہیں فرماتے تھے بلکہ کسی مشکل سے بچنے پر بھی اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہوتے تھے۔ حتی کہ روزمرّہ کے کاموں میں، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی آپ کی سیرت میں شکر گزاری کی انتہا نظر آتی، اور اس کے علاوہ بھی شکر گزاری ہر وقت اللہ تعالیٰ کی تھی۔ پس یہ وہ حقیقی شکر گزاری ہے جس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہئے اور یہ ایسی شکر گزاری ہے جس پر اللہ تعالیٰ مزید فضل فرماتا ہے۔ اپنے انعامات اور احسانات کئی گنا بڑھا دیتا ہے۔ پس یہ شکر گزاری انسان کے اپنے فائدہ کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہماری شکر گزاری کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ ہماری

شکرگزاری کا حاجتمند نہیں۔ اللہ تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَمَنْ یَّشْکُرْ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ حَمِیْدٌ (لقمان:13) اور جو بھی شکر کرتا ہے، اُس کے شکر کا فائدہ اُسی کی جان کو پہنچتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے وہ یاد رکھے کہ اللہ تعالیٰ سب قسم کے شکروں سے بے نیاز ہے۔ پس ایک احمدی اس قسم کا شکرگزار ہونا چاہئے۔

پھر شکرگزاری کے بھی کئی طریقے ہیں۔ اُن طریقوں کو ہمیشہ روزانہ اپنی زندگی میں تلاش کرتا رہے۔ ایک احمدی جو ہے، حقیقی مومن جو ہے وہ شکرگزاری کے ان طریقوں کو تلاش کرتا ہے تو پھر دل میں بھی شکرگزاری کرتا ہے۔ پھر شکرگزاری زبان سے شکریہ ادا کر کے بھی کی جاتی ہے۔ جب انسان اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے یا کسی دوسرے کی شکرگزاری بھی کرتا ہے تو زبان سے شکرگزاری ہے۔ اور پھر اپنے عمل اور حرکت وسکون سے بھی شکرگزاری کی جاتی ہے۔ گویا جب انسان شکرگزاری کرنا چاہے تو اُس کے تمام اعضاء بھی اس شکرگزاری کا اظہار کرتے ہیں یا انسان کے تمام جسم پر اُس شکرگزاری کا اظہار ہونا چاہئے۔ اور اللہ تعالیٰ جب بندوں کا شکر کرتا ہے، یہاں شکرگزاری کا جو لفظ اللہ تعالیٰ کے لئے استعمال ہوا ہے، تو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری، انسان پر انعامات اور احسانات ہیں۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری جب انسان کرتا ہے تو ان باتوں کا اُسے خیال رکھنا چاہئے کہ انتہائی عاجزی دکھاتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکا جائے۔ دوسرے اللہ تعالیٰ سے پیار کا اظہار کرنا اور اُس کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے کوشش کرنا، یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو علم میں لانا۔ ہر فضل جو انسان پر ہوتا ہے اُس کو یہ سمجھنا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ علم ہونا چاہئے کہ ہر نعمت جو مجھے ملی ہے وہ اللہ کے فضلوں کی وجہ سے ملی ہے۔ یہ احساس پیدا ہونا چاہئے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہے۔ پھر اُس کے انعامات اور احسانات کا منہ سے اقرار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا، اپنی زبان کو اللہ تعالیٰ کی حمد سے، اُس کے ذکر سے تر رکھنا۔ پھر یہ بھی کہ اُس کی مہیا کردہ نعمتوں کو اس رنگ میں استعمال کرنا جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حاصل کرنے والی ہوں، جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے۔ ان باتوں کے کرنے کے نتیجے میں پھر ایک شکرگزاری حقیقی رنگ میں شکرگزاری بنتی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس کے نتیجے میں پھر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا یہ ہے کہ وہ اپنے ایسے شکرگزار بندوں کو مزید انعامات اور احسانات سے نوازتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم اس طرح شکرگزار ہو گے تو لَاَزِیْدَنَّکُمْ مَیں تمہیں اَور دوں گا، اس کو حاصل کرنے والے بنو گے۔

پس جب لوگ مجھے لکھتے ہیں اور ملاقاتوں میں بتاتے ہیں کہ جلسہ گاہ میں بڑا فائدہ ہوا، بڑا لطف آیا تو یہ لطف اور فائدہ تبھی فائدہ مند ہے جب اس کے نتیجے میں ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا اور اُس کی عبادت کرنے والا بنتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں اور انعاموں کی ایک فہرست بنائے اور اپنے سامنے رکھے۔ جن نیکیوں کے کرنے کی توفیق ملتی ہے، پکّا ارادہ کرے کہ اب ان پر مَیں نے قائم رہنا ہے۔ برائیوں کی فہرست بنا کر پھر ان سے بچنے کی کوشش کرے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور قوتوں کے ساتھ یہ کوشش ہونی چاہئے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے ان احسانوں اور انعاموں کو یاد کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد سے اپنی زبان کو تر کرتا چلا جائے اور ہمیشہ اس بات پر قائم رہے کہ مَیں نے اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کا غلط استعمال نہیں کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اگر اس ملک میں آ کر بہتر حالات کر دیئے ہیں، مالی کشائش دے دی ہے تو اس مالی کشائش کو بجائے غلط کاموں میں استعمال کرنے کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے استعمال کرنا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں تو ایسے لوگ بہت ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے بے انتہا مالی کشائش سے نوازا ہے۔ اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو انتہائی فراخ دلی سے جماعتی منصوبوں پر خرچ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔ اُنہیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد رکھ کر اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بندہ بننے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ صرف مالی قربانی کو ہی اپنی شکرگزاری کی انتہا نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بننے کی بھی بے انتہا کوشش کرنی چاہئے۔ حقیقی شکرگزار اور عبدِ رحمان بننے کے لئے عبادت گزار ہونا بھی ضروری ہے۔

کینیڈا میں اس حد تک مالی کشائش رکھنے والے لوگ کم ہیں یا یوں کہنا چاہئے کہ مالی کشائش میں اُس حد تک نہیں پہنچے ہوئے جتنے امریکہ میں ہیں یا کم از کم میرے علم میں نہیں، لیکن یہاں مجموعی طور پر مالی قربانیوں کا معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بلند ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی بعض اور عملی کمزوریاں اور عبادتوں میں کمزوریاں بھی کافی ہیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا حقیقی شکرگزار بننا ہے تو ان کمزوریوں کو دور کرنا بھی ضروری ہے۔

پس چاہے امریکہ کے رہنے والے احمدی ہیں یا کینیڈا کے رہنے والے احمدی ہیں یا دنیا میں کہیں بھی رہنے والے احمدی ہیں، اُن کی حقیقی شکرگزاری تبھی ہو گی جب مکمل طور پر اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ مرد ہوں یا عورتیں، جب تک قرآنِ کریم کی حکومت کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے عہدِ بیعت کی شرائط پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار نہیں بن سکتے۔ اللہ تعالیٰ شکرگزاری کے یہ معیار حاصل کرنے کی ہر احمدی کو توفیق عطا فرمائے۔

پس اپنے جائزے لیں، اپنے ماحول پر نظر ڈالیں، اپنے گھر پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ یہ شکرگزاری کس حد تک آپ کے ماحول میں، آپ کے گھر میں، آپ کے اندر قائم ہے؟ اگر خاوند بیوی کا حق ادا نہیں کر رہا تو بیشک وہ دوسری نیکیاں کر بھی رہا ہے، وہ حقیقی شکرگزار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُسے بیوی دی، بچے دیئے ہیں، اُن کا حق ادا کرنا اُس کی ذمہ داری ہے۔ ایسی ذمہ داری ہے جو خدا تعالیٰ نے اُس پر ڈالی ہے۔ یہ کوئی دنیاوی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈالی گئی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح اگر بیویاں اپنے خاوند کے حقوق ادا نہیں کر رہیں تو وہ بھی خدا تعالیٰ کی نعمتوں کی شکرگزاری کی نفی کر رہی ہیں یا نعمتوں کی نفی کر رہی ہیں اور یہ نفی اُنہیں پھر شکرگزاروں کی فہرست سے نکال رہی ہے۔ پس جیسا کہ مَیں نے کہا، ہر فرد اور ہر گھر کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ پس جس دن ہم نے ہر سطح پر اپنے قول وفعل کو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا لیا اُس دن حقیقی شکرگزاری کی حقیقی صورت پیدا ہو جائے گی۔ اور پھر ہر انسان پر، دینی طور پر بھی اور دنیاوی طور پر بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کا لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ صرف دنیاوی کشائش کو کافی نہ سمجھیں، ایک احمدی کا فرض ہے کہ اُس کو روحانیت میں بھی ترقی کرنی چاہئے۔

مَیں شکرگزاری کے اُس مضمون کا جس کا مجھ سے تعلق ہے، اُس کا بھی اظہار کرتا ہوں، کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔ سب سے پہلے تو مَیں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اُس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایسی جماعت عطا فرمائی ہے جس کا خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق ہے۔ اخلاص و وفا کے جس تعلق کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے براہِ راست فیض پانے والے لوگوں نے شروع کیا تھا اور جس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تھا کہ افرادِ جماعت کے اخلاص و وفا کو دیکھ کر ہمیں حیرت ہوتی ہے۔ (ملفوظات جلد4 صفحہ 39۔ ایڈیشن 2003ء۔ مطبوعہ ربوہ)

یہ الفاظ میرے ہیں۔ کم وبیش انہی الفاظ میں آپ نے فرمایا تھا۔ پس یہ حیرت انگیز اخلاص و وفا کا سلسلہ جو تقریباً سوا سو سال پر پھیلا ہوا ہے، آج بھی اپنی خوبصورتی دکھا رہا ہے۔ پس اس اخلاص و وفا کو کبھی مرنے نہ دیں۔ اپنی نسلوں میں بھی جاری رکھنے کی کوشش کریں۔ یہ اخلاص و وفا جہاں مجھے خدا تعالیٰ کا شکرگزار بناتے ہوئے اُس کی حمد کی طرف توجہ دلاتا ہے، اور آئندہ آنے والے خلفاء کو بھی انشاء اللہ تعالیٰ دلاتا رہے گا، وہاں افرادِ جماعت کو بھی شکرگزاری کی طرف متوجہ کرنے والا ہونا چاہئے تا کہ خلافت سے تعلق کا مضبوط اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والا رشتہ نسلاً بعد نسلٍ قائم ہوتا چلا جائے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اُس نے جماعت کے اخلاص و وفا کو قائم رکھا ہوا ہے اور دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں یہ تعلق ہر احمدی میں نظر آتا ہے۔ اس کے نظارے اس دورہ میں مَیں نے امریکہ میں بھی دیکھے اور یہاں بھی۔ بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی، مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی، نوجوانوں میں بھی، بوڑھوں میں بھی دیکھ رہا ہوں۔

امریکہ کو دنیا سمجھتی ہے کہ وہاں صرف مادی سوچ رکھنے والے لوگ رہتے ہیں اور دین سے اتنا تعلق نہیں ہے۔ لیکن جس اخلاص و وفا کے ساتھ میرے دو ہفتے کے قیام کے دوران وہاں کے احمدیوں نے، جہاں بھی مَیں ہوتا تھا، وہاں پہنچ کر اخلاص و وفا کا اظہار کیا ہے۔ نوجوان ڈیوٹی دینے والوں نے دو ہفتے مستقل میرے ساتھ رہ کر اور سفر میں بھی ساتھ رہ کر اپنے کاروباروں اور نوکریوں کو بھی بعضوں نے داؤ پر لگا دیا یا بالکل پرواہ نہیں کی۔ ایسے بھی تھے جنہوں نے مجھے بتایا کہ ہماری نوکری نئی شروع ہوئی تھی اور جلسے کے لئے اور آپ سے ملاقات کے لئے رخصت نہیں مل رہی تھی تو ہم چھوڑ کر آ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام کے لئے بھی آسانیاں پیدا فرمائے اور ان کے اموال و نفوس اور اخلاص میں بے انتہا برکت عطا فرمائے۔

پس یہ اخلاص و وفا اللہ تعالیٰ کی حمد کی طرف لے جاتا ہے اور ساتھ ہی میں ان لوگوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے جلسے کے دوران امریکہ میں بھی، کینیڈا میں بھی، مختلف شعبہ جات میں بڑے اخلاص و وفا کے ساتھ اپنی ڈیوٹیاں دی ہیں اور تمام جلسے میں شامل ہونے والوں کو بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ اور ان کے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا سلوک فرمائے کہ بجائے کسی قسم کی بے چینی پیدا ہونے کے اُن کو ایسا سکون ملے، اُن پر ایسا فضل نازل ہو کہ اُنہیں پہلے سے بڑھ کر خدمتِ دین کی توفیق ملے اور اس کی طرف توجہ پیدا ہو۔

امریکہ کے مختلف شہروں میں مَیں گیا ہوں اور بڑے یقین سے مَیں کہہ سکتا ہوں کہ ان تمام جگہوں پر پرانے مقامی امریکنوں نے بھی اور نئے آنے والوں نے جو باہر سے آ کر آباد ہوئے ہیں، اُنہوں نے بھی اخلاص و وفا دکھایا۔ لیکن ان تمام لوگوں کو مَیں پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں جو میں نے شروع میں کی تھی کہ آپ کی شکرگزاری اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا تب صحیح ہو گا، آپ کے اخلاص و وفا کا اظہار تب حقیقی ہو گا جب اس اظہار کو خدا تعالیٰ کے ذکر اور اُس کی عبادت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے میں ڈھال لیں۔

پس مَیں نے جو اپنی شکرگزاری کا مضمون شروع کیا تھا اُس کی انتہا یہی ہے کہ خلیفۂ وقت اور افرادِ جماعت اللہ تعالیٰ کے حقیقی عابد بن کر اُس کی شکرگزاری کا حق ادا کریں۔

امریکہ میں اس مرتبہ مجھے خاص طور پر نوجوانوں میں جماعت کو مختلف طبقات میں متعارف کروانے اور اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانے کی طرف بھی توجہ نظر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھے تعلقات بنائے ہیں، لیکن ہمیشہ یاد رکھیں کہ یہ تعلقات اس مقصد کے لئے نہ بنائے جائیں کہ ہم نے کوئی دنیاوی مفاد اُن تعلقات سے حاصل کرنا ہے، بلکہ اس لئے ہوں کہ ہم نے تمام دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم سے روشناس کروانا ہے اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لے کر آنا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

وہاں میرے سے پریس میں بھی گفتگو ہوئی۔ سی این این (CNN) کے نمائندہ نے سوال کیا تھا کہ امریکہ میں اسلام کے پھیلنے کے کیا امکانات ہیں؟ اس پر مَیں نے یہی کہا تھا کہ حقیقی اسلام جماعت احمدیہ پیش کرتی ہے اور اُس کے نہ صرف امریکہ میں بلکہ تمام دنیا میں پھیلنے کے امکانات ہیں کیونکہ یہ شدت پسندی سے نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرنے سے پھیلنا ہے۔ اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بتانے سے پھیلنا ہے۔ پس ہمارے نوجوانوں کو بھی، مردوں کو بھی اور عورتوں کو بھی جو خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھتے ہیں اور اس کا اظہار کرتے ہیں، یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے مقاصد دنیاوی نہیں بلکہ ہر تعلق جو دنیاوی ہے اور ہر بات جو ہم کرتے ہیں اُس کا راستہ اسلام کی فتح کی طرف لے جانے کی سوچ رکھنے والا ہونا چاہئے۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب ہم اصل وفا اپنے پیدا کرنے والے واحد و یگانہ خدا سے کریں گے۔ اور مَیں عموماً ہر جگہ چاہے وہ دنیاوی لیڈر ہوں یا کوئی بھی ہو اُن کو یہی بات کہتا ہوں کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی ہے۔

بہرحال مجموعی طور پر امریکہ کا دورہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا رہا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج بعد میں بھی پیدا فرماتا رہے۔ بعض جگہ نئی مساجد اور نئے سینٹر جو خریدے گئے ہیں، اُن کا بھی افتتاح ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ کی جماعت کو بھی مسجدوں کی تعمیر کی طرف کافی توجہ پیدا ہوئی ہے۔ اُن کو اسے جاری رکھنا چاہئے۔

دوسری بات یہ کہ ترقی کرنے والی قومیں صرف یہی نہیں دیکھتیں کہ ہم نے یہ یہ کرلیا ہے بلکہ جو کمیاں رہ جائیں اُن پر بھی نظر رکھتے ہیں اور جو نقائص ہیں اُن پر نظر رکھنا ضروری ہے، تبھی صحیح راستوں کا تعین ہوتا ہے، تبھی صحیح رہنمائی ملتی ہے۔ اور چاہے امریکہ ہے یا کینیڈا ہے، جلسے کے دنوں میں خاص طور پر ایک لال کتاب ہونی چاہئے۔ جہاں جن کے پاس نہیں ہے وہ رکھیں۔ جس میں ہر جگہ جو جو کمیاں اور کمزوریاں رہ جائیں ان کمیوں کا ذکر ہو۔ مثلاً مَیں عرصہ سے دنیا کو ہوشیار کر رہا ہوں کہ بعض سیاسی، جنگی اور معاشی حالات ایسے ہو سکتے ہیں کہ جس میں پریشانی سے بچنے کے لئے گھروں میں بھی اور جماعتی سطح پر بھی بعض انتظامات ہونے چاہئیں۔ امریکہ میں تو اکثر قدرتی آفات اور طوفان اور ہریکین (Haricane) بھی آتے رہتے ہیں۔ وہاں تو جہاں جہاں بھی مسجدیں بن رہی ہیں، سینٹرز ہیں، وہاں کم از کم ایسے انتظام ہونے چاہئیں جہاں پانی اور بجلی کا انتظام باقاعدہ رہے کیونکہ اس کے بغیر آجکل گزارا نہیں ہو رہا۔ اب گزشتہ دنوں جب مَیں وہاں تھا ہم جلسہ پر ہیرس برگ گئے ہوئے تھے، پیچھے سے طوفان آیا اور بیت الرحمٰن کی مشن ہاؤس کی اُس علاقے کی تمام بجلی بند ہوگئی، پانی بند ہو گیا اور بجلی، پانی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ حالانکہ جماعتی سطح پر جنریٹرز ایسی جگہوں پر ہونے چاہئیں کہ فوری طور پر جماعتی عمارات کو روشن کر سکیں اور پانی وغیرہ کی کمی پوری کر سکیں۔ شاید یہ الٰہی تقدیر بھی ہو۔ بعضوں کا خیال ہے کہ ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے کیونکہ پہلے وارننگ آجایا کرتی ہے اور یہ سب کچھ بغیر وارننگ کے ہوا۔ کہیں کسی جگہ کوئی شرارت کا امکان ہوسکتا تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح ٹال دیا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کیا تھا۔ لیکن ہمیں بہرحال کچھ حد تک، دنیا میں ہر جگہ اپنے انتظامات مکمل رکھنے چاہئیں۔

اب کینیڈا کی طرف آتا ہوں شاید وہ سوچ رہے ہوں کہ خطبہ کینیڈا میں دیا جا رہا ہے اور باتیں امریکہ کی ہو رہی ہیں۔ ساری تعریفیں یا نقائص امریکہ کے بیان ہو گئے، آپ کے بھی بیان کر دیتا ہوں۔ ایک تو مشترک باتیں ہیں جیسا کہ میں نے کہا۔ تمام جماعت کو ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنیں اور اس سے تعلق جوڑیں۔ نہ صرف کینیڈا یا امریکہ کا بلکہ دنیا کے ہر احمدی کا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق جوڑے۔ اس کے لئے بار بار مَیں کہتا رہتا ہوں۔ دوسرے جیسا کہ مَیں نے کہا، اخلاص و وفا کے یہ نظارے کینیڈا میں بھی نظر آتے ہیں اور آرہے ہیں، ابھی تو میں یہیں ہوں۔ جس دن مَیں یہاں پہنچا تھا، اُس دن پاکستان سے آئی ہوئی ہماری ایک عزیزہ جو امریکہ سے بھی ہو کر آئی تھی، اُن کو امریکہ سے کسی کا فون آیا کہ کیسا استقبال ہوا؟ امریکہ کا اچھا تھا یا یہاں۔ تو انہوں نے اُس کو یہ جواب دیا تھا کہ کینیڈا والوں نے تو امریکہ کو بہت پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ بہرحال یہ تو چھوڑنا ہی تھا۔ آپ کی تعداد زیادہ ہے۔ آپ کا یہاں peace village میں ماحول ایسا ہے۔ یہاں اکثریت احمدی گھرانوں کی ہے۔ مسجد ساتھ ہے۔ لیکن اس کا فائدہ اُٹھانے کے لئے صرف ظاہری استقبال کافی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کے مضمون کو سامنے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ مہیا کی ہے جس میں آپ اکٹھے رہتے ہیں۔ مسجد بھی ساتھ ہے جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اس مسجد کو آباد کریں۔ تبھی اس کی خوبصورتی اور اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کا اظہار ہوگا۔ بوڑھے تو یہاں آہی جاتے ہیں اور اکثر بوڑھے ریٹائر ہیں۔ انہیں کوئی کام نہیں تو وہ شاید پانچ وقت نمازوں پر آجاتے ہوں۔ لیکن اصل مقصد تب پورا ہوگا جب بچے اور نوجوان عبادت کے حقیقی مقصد کو سمجھتے ہوئے یہاں آئیں گے۔ مسجد کو آباد کریں گے۔ جماعتی روایات کو قائم کریں گے۔ لڑکیاں اور عورتیں بھی اس ماحول میں رہتے ہوئے اپنے تقدس کی اور اپنی حیا کی اور اپنی اقدار کی حفاظت کریں گی۔ نوجوان لڑکے بھی اپنی قدروں کو پہچاننے والے ہوں گے۔ اس ماحول میں ڈوب جانے والے نہیں ہوں گے۔ اور جب یہ مقصد حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ ورنہ صرف نعرے لگا دینے سے یا سڑکوں پر استقبال کرنے سے ایک حد تک تو اخلاص و وفا کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن اصل مقصد حاصل نہیں ہوتا۔ یہاں کے مقامی لوگ، میئر بھی مجھے ملے اور دوسرے سیاستدان بھی ملے، ہماری جماعت سے عموماً بہت متاثر ہیں اور کئی مجھے کہتے ہیں کہ تمہیں اپنی جماعت پر فخر ہونا چاہئے کہ کیسے کیسے لوگ تمہاری جماعت میں شامل ہیں۔ بڑے قانون کے پابند ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ سب کچھ ملا ہوا ہے۔ یہ لوگ تو دنیاوی نظر سے دیکھتے ہیں اور اُنہیں اچھا معیار نظر آتا ہے لیکن ہم نے اُس نظر سے دیکھنا ہے جو قرآنِ کریم ہمیں دکھاتا ہے، جو اس زمانے میں قرآنِ کریم کی تعلیم کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں کھول کر بتایا ہے۔ ہماری اعلیٰ اخلاقی قدروں اور دین پر قائم ہونے کے معیار دنیا داروں کے بنائے ہوئے معیار نہیں ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے اور اُس کا شکرگزار ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ ہمیں قرآنی تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنا ہوگا اور اس کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ پس آپ زمین کی طرف اور زمینی لوگوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ آسمان کی طرف اور زمین و آسمان کے مالک کی طرف دیکھیں اور جب یہ ہوگا تب ہی ہم حقیقی شکرگزار بن سکیں گے۔ تب ہی آپ کے استقبال اور نعرے اور ہر عمل خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے میرے دورے کے مثبت نتائج بھی یہاں نکلے ہیں۔ امریکہ میں بھی اور یہاں بھی اور نکل رہے ہیں۔ بعض بچیوں نے امریکہ میں مجھے لکھا جو وہیں پیدا ہوئیں اور پلی بڑھی ہیں اور یہاں کی بچیوں نے بھی لکھا اور خطوط اب بھی آرہے ہیں کہ آپ کی باتیں سن کر ہمیں عورت کے تقدس کا، لڑکی کے تقدس کا، اُس کی حیا کا احساس ہوا ہے۔ اب ہمیں اپنی اہمیت پتہ لگی ہے۔ پردہ کی اہمیت پتہ لگی ہے۔ ایک احمدی لڑکی کے مقام کا پتہ لگا ہے۔ اسی طرح نوجوانوں نے یہ بھی لکھا کہ نماز کی اہمیت کا پتہ چلا ہے۔ بعض لڑکیوں نے لکھا کہ ہم سمجھتی تھیں کہ اس ماحول میں رہتے ہوئے برقع اور حجاب کی ہمت ہم میں کبھی پیدا نہیں ہوسکتی۔ لیکن آپ کی باتیں سننے کے بعد جب ہم آپ کے سامنے حجاب اور برقعہ اور کوٹ پہن کر آئی ہیں تو اب یہ عہد کرتی ہیں کہ کبھی اپنے برقعہ نہیں اتاریں گی۔ پس یہ سوچ ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سوچ کو عملی رنگ میں ہمیشہ قائم رکھے اور وہ اپنے تقدس کی حفاظت کرنے والی ہوں جیسا کہ انہوں نے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے تقدس کی حفاظت کریں گی۔

اسی طرح بعض نے ملاقات میں نمازوں کی طرف توجہ کا وعدہ کیا کہ آئندہ ہمارے سے کوئی شکایت نہیں پہنچے گی۔ خطوط میں بھی لکھ کے دیا۔ یہ بات مجھے خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر کی طرف لے جاتی ہے کہ وہی ہے جو دلوں پر قبضہ رکھتا ہے۔ وہی ہے جو دلوں کو پھیرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہی ہے جو زبان میں اثر قائم کرتا ہے۔ اُس نے کس طرح ان بچیوں اور افراد کو خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف مائل کیا ہے اور ایک عزم کے ساتھ وہ معاشرے میں اپنے مقام کی پہچان کروانے کے لئے اب کھڑی ہوگئی ہیں۔ حالانکہ یہی چند دن پہلے جھجکنے والی اور شرمانے والی تھیں۔ بعض سکولوں میں پریشان ہو جاتی تھیں۔ پس جن میں یہ تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں، اُنہیں بھی اب اللہ تعالیٰ کے ساتھ شکرگزاری کا اظہار اس عہد کے ساتھ کرنا چاہئے کہ وہ اب اپنی اس پاک تبدیلی کو قائم رکھیں گی اور اس کے لئے خدا تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اُس کے آگے جھکیں گی تا کہ یہ خصوصیت جو اُن میں پیدا ہوئی ہے وہ ہمیشہ قائم رہے۔ اسی طرح جن مردوں اور نوجوانوں میں کوئی تبدیلی پیدا ہوئی ہے، وہ بھی اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگی گزاریں کہ یہ پاک تبدیلی ہمیشہ اپنے اندر قائم رکھنی ہے۔

پہلے بھی مَیں نے مختصراً خاوندوں کو بیویوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی ہے اور بیویوں کو خاوندوں کے حقوق کی طرف۔ اس کے لئے یہ بھی یاد رکھیں کہ آپس میں اعتماد کی فضا گھروں میں پیدا ہونی چاہئے۔ کیونکہ آجکل گھروں میں جو بدمزگیاں پیدا ہو رہی ہیں، رشتے ٹوٹ رہے ہیں وہ اعتماد کی فضاء میں کمی ہے اور سچائی سے کام نہ لینا ہے۔ پس سچائی سے کام لیتے ہوئے میاں بیوی کو آپس میں ایک دوسرے کو اعتماد میں لینا چاہئے۔ نوجوانوں میں آج کل جو نئے رشتے ہو رہے ہیں، اگر ماں باپ کے کہنے پر وہ شادی کرتے ہیں تو پھر وفا سے نبھائیں اور اگر کہیں اور دلچسپی ہے تو نہ لڑکا، لڑکی کی زندگی برباد کرے اور نہ لڑکی، لڑکے کی زندگی برباد کرے۔ شادی سے پہلے کھل کر اپنے والدین کو بتا دیں کہ ہم یہاں شادی نہیں کرنا چاہتے، کہیں اور کرنا چاہتے ہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اسلام میں شادی کی بنیاد پاکیزگی پر ہے، دنیاوی باتوں پر نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو لڑکی سے شادی کرنے کے لئے جو چار خصوصیات بتائی ہیں اُس میں سب سے زیادہ اہمیت آپ نے یہی دی کہ اُس کا دین دیکھو۔ خوبصورتی نہ دیکھو، دولت نہ دیکھو، خاندان نہ دیکھو، دین دیکھو۔ (صحیح البخاری کتاب النکاح باب الاکفاء فی الدین حدیث...... 5090)

پس جب لڑکے دین دیکھتے ہیں یا چاہتے ہیں کہ دیندار لڑکی ہو تو لڑکوں کو خود بھی دیندار ہونے کی ضرورت ہے۔ اس کا ذکر مَیں مختلف خطباتِ نکاح میں بھی کرتا رہتا ہوں۔ اگر لڑکے دیندار ہوں گے، لڑکیاں دیندار ہوں گی تو تبھی ہم اُس حقیقی خوشی اور شکرگزاری کو حاصل کرنے والے بنیں گے جو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہماری بنیاد پاکیزگی پر ہے۔ دنیاوی چیزوں پر، دنیاوی باتوں پر نہیں۔ یہاں کے آزاد ماحول کا اثر لے کر اپنی زندگیوں کو بے چین نہ کریں۔ یہ نہ سمجھیں کہ یہ لوگ بڑے خوش ہیں۔ یہ عارضی طور پر چند سالوں کے لئے تو خوش رہتے ہیں۔ اس کے بعد ان میں بھی بے چینیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ پس آخری نتیجہ بے چینی کی صورت میں نکلتا ہے۔ اس لئے شروع ہی سے اپنی سوچوں کو پاک اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلانے والا بنائیں۔ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا کہ دنیاوی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے خاندانوں میں، گھروں میں بہتری آئی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو بھی یاد رکھیں۔ دنیا میں اور اس کی چکاچوند میں نہ پڑ جائیں بلکہ ہمیشہ یاد رکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فضل آپ پر فرمایا ہے۔ اپنی بنیاد کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنی اصل کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اپنے ماضی پر ہمیشہ نظر رکھیں اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فضل فرمائے ہیں وہ کیا کیا ہیں۔ اور یہ فضل پھر آپ کو اللہ تعالیٰ کا شکرگزار بنانے والے ہونے چاہئیں۔ ایک حقیقی مومن وہی ہے جو ان باتوں کو یاد رکھ کر پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا شکرگزار بنتا ہے۔ اسی طرح اب اگر شکرگزاری کے مضمون پر عمل شروع کیا ہے تو یہ بھی یاد رکھیں کہ بھائیوں بھائیوں، دوستوں، قرابت داروں میں جو رنجشیں ہیں اُن کو بھی دور کریں کہ یہ رنجشیں دور کرنا اور صلح کی طرف قدم بڑھانا یہ چیز بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والی ہے، انسان کو عبدِ شکور بنانے والی ہے۔ پس یہ باتیں ہمیشہ ہر ایک کو یاد رکھنی چاہئیں۔

اس ماحول میں یہاں جب مَیں گھر سے باہر نکلتا ہوں تو بڑی تعداد میں بچے سڑکوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور سلام سلام کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی ہوتی ہیں۔ نعرہ تکبیر بلند ہو رہے ہوتے ہیں تو یہ ماحول جو سلام اور سلامتی پھیلانے کا ہے یہ تو جنت کے ماحول کی طرف اشارہ ہے۔ پس اس کو صرف ظاہری سلام تک نہ رکھیں بلکہ اس کو حقیقی اور گہری سلامتی کا ذریعہ بنائیں تا کہ یہ دنیا بھی جنت بنے اور آئندہ کی جنتوں کے بھی سامان پیدا ہوں۔ بچے نعرہ تکبیر بلند کرتے ہیں، اخلاص و وفا کے مختلف اظہار ہو رہے ہوتے ہیں اور بچوں میں عموماً یہ جوش زیادہ نظر آ رہا ہوتا ہے۔ پس اس جوش وخروش کو قائم رکھنے کے لئے بڑے کوشش کریں اور کوشش یہی ہے کہ اُنہیں خود بھی اور بچوں کو بھی اس حقیقی روح کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بچوں کو بھی بتائیں کہ اس کی حقیقی روح کیا ہے؟ سلام کی اور نعروں کی رُوح اور حقیقت اُس وقت واضح ہوگی جب بڑوں کے عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے کے لئے اور اپنے بھائیوں بہنوں کا حق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا کرنے والے ہوں گے۔ پس اس ذمہ داری کو سب کو سمجھنا چاہئے۔

انتظامیہ کو بھی انتظامی لحاظ سے مَیں توجہ دلانی چاہتا ہوں جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا یہ صرف امریکہ کے

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

لئے نہیں ہے بلکہ آپ کے لئے ، کینیڈا کے لئے بھی ہے کہ اپنی کمیوں اور کمزوریوں پر غور کر کے ایک فہرست بنائیں اور اُسے لال کتاب میں درج کریں اور اگلے سال کا پروگرام بناتے ہوئے ان باتوں کو مدنظر رکھیں۔ اس مرتبہ مثلاً بہت سے خطوط مجھے اور بھی مختلف شکایتوں کے آرہے ہیں کہ فلاں جگہ یہ کمی تھی، عورتوں میں کھانے میں یہ کمی تھی، طریقے میں کمی تھی، اٹیکیٹس (Etiquates) میں کمی اور کمزوریاں تھیں، لیکن ایک چیز جس نے جلسہ کے پروگراموں کو بھی بعض جگہ بہت خراب کیا وہ یہ ہے کہ اس مرتبہ آواز کا تقریباً تینوں دن کہیں نہ کہیں مسئلہ رہا ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اتنے عرصہ سے آپ لوگ اُس جگہ پر جو جلسے منعقد کر رہے ہیں تو پھر یہ مسئلہ کیوں پیدا ہوا ہے؟ صرف آرام سے، بھولے منہ سے یہ کہہ دینا کہ غلطی ہوگئی اور یہ نہیں تھا اور وہ نہیں تھا، یہ کافی نہیں ہے۔ اس کی وجوہات تلاش کریں تا کہ آئندہ یہ غلطیاں نہ ہوں۔ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ انتظامیہ کے بعض عہدیداروں کا آپس میں تعاون نہیں ہے اور کوآرڈی نیشن (Coordination) نہیں ہے جس کی وجہ سے یہ سب صورتحال پیدا ہوئی ہے۔ اگر یہی صورتحال رہے یا تعاون نہ ہو تو پھر کاموں میں کبھی برکت نہیں پڑتی۔ جماعت کے افراد کے اخلاص میں کوئی شبہ نہیں لیکن عہدیداروں کو بھی اپنی طرف نظر رکھنی ہوگی اور دیکھیں کہ کس نیت سے وہ کام کر رہے ہیں؟ پس امیر صاحب بھی اس بارے میں نظر رکھیں۔ گہرائی میں جا کر نظر رکھنی چاہئے اور بلاوجہ ہر ایک پر غیر ضروری اعتماد بھی نہیں کرنا چاہئے۔

مَیں نے اُس دن عورتوں کے جلسہ میں ذکر کیا کہ بہتر ہے کہ یہاں جلسہ نہ کیا جائے۔ اگلا فقرہ مَیں نے نہیں کہا تھا کہ مَیں سوچ یہ رہا تھا کہ اگر یہاں انتظامیہ نہیں سنبھال سکتی تو جس سال مَیں نے آنا ہو تو نارتھ امریکہ، کینیڈا اور امریکہ کا جو جلسہ ہے تو وہ امریکہ میں کر لیا جائے۔ آپ لوگوں کے خرچ بھی بچ جائیں گے۔ مسائل بھی کم ہو جائیں گے۔ دونوں ملکوں کو اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ پیدا ہو جائے گی۔ بہرحال جب میں کینیڈا کے افرادِ جماعت کے اخلاص کو دیکھتا ہوں تو پھر مجھے خیال آتا ہے کہ عہدیداروں کو ایک اَور موقع دے دینا چاہئے کہ اپنی اصلاح کرلیں۔ وہ عہدیدار جن کے ذہنوں میں صرف دنیا سمائی ہوئی ہے وہ خاص طور پر اپنی اصلاح کریں۔ اگر چاہتے ہیں کہ اُن کو خدمت کا موقع ملتا رہے تو اپنے خود جائزے لیں۔ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں۔ مردوں میں بھی اور عورتوں میں بھی، دونوں جگہ یہ صورتحال ہے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ نیک نیتی ہے جو کاموں میں برکت ڈالے گی۔

خودغرضیاں اور خود پسندیاں اگلی نسلوں کو بھی خراب کریں گی اور آپ کو بھی ناشکرگزار بنائیں گی اور اس کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ کے انعاموں اور احسانوں کا وارث ہونے کے بجائے خدانہ کرے، خدانہ کرے آپ کبھی اُس کی سزا کے باعث بن جائیں۔ لیکن نئی نسل سے مَیں کہتا ہوں کہ وہ بڑوں کی اچھائیاں تو دیکھیں، اُن کی برائیاں نہ دیکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ جو وہ کر رہے ہیں وہ ہر چیز اچھی کر رہے ہیں۔ پس نوجوانوں کو خاص طور پر ہمیشہ اچھائیوں کو دیکھنا چاہئے اور اُسی طرف نظر رکھنی چاہئے۔

تعلقات اور رابطوں میں کینیڈا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے بہتری نظر آئی یا وہی تعلقات جو پہلے سے بنے ہوئے تھے اور چلے آرہے ہیں بلکہ بڑھے ہیں اُن کو انہوں نے قائم رکھا ہے اور اس دفعہ زیادہ سلجھے ہوئے لوگوں سے یہاں میری ملاقات بھی کروائی گئی۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس کے بھی مثبت نتائج نکلیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا یہاں بھی اور امریکہ میں بھی نوجوانوں کی محنت کی وجہ سے یہ رابطے ہوئے اور امریکہ میں تو خاص طور پر نوجوانوں نے کافی کام کیا ہے۔ ان تعلقات کو اور اپنے ہر عمل کو ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ اس طرح استعمال کرے اور انجام دے کہ جس کے نتیجے میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھلیں اور یہی ہمارا مقصد ہے جس کے حصول کے لئے ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور تبھی شکرگزاری کے جذبات کا اظہار بھی خدا تعالیٰ کے حضور عملی رنگ میں ہوگا۔ اخلاص و محبت کا ایک عارضی اظہار ہے جو آپ لوگ کر رہے ہیں جیسا کہ گھروں کے چراغاں ہیں، سڑکوں کی رونقیں ہیں، ڈیوٹیوں کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنا ہے لیکن مستقل اظہار یہ ہے کہ خلیفۂ وقت کی ہر بات پر لبیک کہتے ہوئے اس پر عمل کریں۔ یہ سوال نہ اُٹھائیں کہ ان مغربی ممالک میں یہ مشکل ہے اور وہ مشکل ہے۔ اگر پکا ارادہ ہے تو کوئی مشکل سامنے نہیں آتی اور ترقی کرنے والی قومیں، انقلاب لانے والی قومیں مشکلات کو نہیں دیکھا کرتیں بلکہ اپنے منصوبوں کو اپنے پروگراموں کو دیکھا کرتی ہیں۔ صرف سوچ بدلنے کی بات ہے۔ اور یہی چیز ہے جو ہمیں دنیا میں انقلاب لانے کا باعث بنائے گی۔ اللہ کرے کہ آپ سب اس سوچ کے ساتھ اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی توفیق عطا فرمائے کہ افرادِ جماعت کا جو مجھ پر حق ہے میں اس کو ادا کرتا چلا جاؤں۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

بقیہ: رپورٹ دورۂ امریکہ از صفحہ نمبر 15

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 60 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزہ Subha اعوان، ہاشم اعوان، عائشہ اقبال، ھبہ احمد، Ishana Khandakar، ماریہ ملک، نمل احمد، امامہ عظیم، رخسانہ خان، لبینہ حنیف، نور احمد، باسمہ عظیم، اویس مرزا، سیف جعفری، حانہ خان، سبین سیفی، بقعۃ النور چوہدری، ماہد قریشی، صوفیہ زاہد و اہلہ، زمرہ واہلہ، ہدیٰ باجوہ، بارعہ باجوہ، عنایہ چوہدری، مہروش وقاص، Aiza وسیم، کشمالہ عارف، آمنہ نور، آمنہ ارائیں، محبّ امین، Munassar عالم، ذین شہزاد، بینش قمر، مشعل احمد، ایان پال، سعید خان، یحییٰ پیر احمد، سحر خان، نعیم الافتخار، ماہا ملک، یسریٰ احمد، سید شاہ زیب الدین، باسمہ محمود، علیشاہ روبینہ احمد، حسنٰی مرزا، نظیف باجوہ، عصمہ اقبال، امۃ القیوم، صوفیہ Whyte، نور جنجوعہ، کومل خان، عثمان احمد، حمیرہ سالک، مائزہ Michelle ثاقب، عائشہ احمد، ماہر سنوری، Oshaz باجوہ، ماہدہ شہزاد، بقعۃ النور، ابراہیم راحیل احمد۔

آمین کی اس تقریب میں شامل ہونے والے بچے اور بچیاں Bronx، Brooklyn، سنٹرل جرسی، سنٹرل ورجینیا، Harrisburg، Hartford، Laurel، Lehigh Valley، نارتھ جرسی، نارتھ ورجینیا، فلاڈلفیا، Potomac، Queens، رچمنڈ ورجینیا، Silver Spring، Southern Virginia، واشنگٹن ڈی سی، Willing Boro اور York کی جماعتوں سے آئی تھیں۔

آمین کی یہ تقریب اڑھائی بجے ختم ہوئی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فیملی ملاقاتیں

پانچ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے پہلے مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی اور بعض امور پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 51 فیملیز کے 250 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ملاقات کرنے والی ان فیملیز کا تعلق درج ذیل جماعتوں سے تھا۔ Research Triangle Park، Hartford اور Queens II (Ex Bronx)۔ آج بھی افریقن امریکن فیملیز کی ایک بڑی تعداد نے اپنے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی اور دعائیں حاصل کیں۔ حضور انور نے بڑی عمر کے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

بڑی عمر کے واقفینِ نَو کی کلاس

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے جہاں بڑی عمر کے واقفین نَو بچوں، خدام کی حضور انور کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم سید اویس احمد نے کی۔ اس کا اردو ترجمہ عزیزم معظم ثاقب اور انگریزی ترجمہ عزیزم ابشار خند کر نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم دانیال زکریا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔ حدیث کا اردو ترجمہ عزیزم حسین احمد نے پیش کیا۔

بعدازاں حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام

ہر گام پہ فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

میں سے چند اشعار عزیزم عقیل اکبر نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم احتشام چوہدری نے پیش کیا۔

بعدازاں عزیزم سرمد بھٹی نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

”میرے نزدیک یہ قاعدہ ہونا چاہئے تھا کہ ان بچوں کو تعطیل کے دن مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی حکیم نورالدین صاحب زبانی تقریروں کے ذریعہ ان کو قرآن شریف اور علم حدیث اور مناظرہ کا ڈھنگ سکھاتے۔ زبانی تعلیم سے طالب علموں کو خود بھی بولنے اور کلام کرنے کا طریق آجاتا ہے۔ عیسائی جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں ان کے جواب ان کو بتائے جائیں اور اس کے بالمقابل عیسائیوں کے مذہب کی حقیقت کھول کر ان کو بتائی جائے تاکہ وہ اس سے خوب واقف ہو جاویں۔ ایسا ہی دہریوں اور آریوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات سے ان کو آگاہ کیا جاوے“۔ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 330,329۔ مطبوعہ لندن)

بعدازاں ارمغان احمد نے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 15/اکتوبر 2010ء کے درج ذیل بعض اہم نکات پیش کئے۔

حضور انور نے سورۃ المرسلات کی آیات ایک تا 12 کی تلاوت فرمائی اور ترجمہ پیش کیا اور فرمایا کہ ان آیات میں جہاں اسلام کے دنیا میں پھیلنے کی خبر ہے وہاں یہ آیات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی ترقی کی نشاندہی کر رہی ہیں۔

ان آیات میں بیان کردہ کچھ پیشگوئیاں بھی ہیں جو ہم اس زمانہ میں دیکھ چکے ہیں، دیکھ رہے ہیں اور باقی خدا کے فضل سے پوری ہونے والی ہیں وہ بھی دیکھیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا بعض باتیں میرے اس دنیا سے جانے کے بعد مقدر ہیں جو جماعت کی تائید میں ہوں گی اور قدرت ثانیہ یعنی خلافت کے دور میں ان باتوں کا پورا ہونا تم دیکھو گے۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ اس دور میں خدا تعالیٰ نے وسائل اور ذرائع کو اس زمانے کے مطابق ہمیں مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس زمانے کے تیز وسائل اور ذرائع ہمیں متوجہ کرتے ہیں کہ ان کا صحیح استعمال کریں اور انہیں کام میں لائیں اور زمانے کے امام کے دنیا میں آنے کے مقصد کو پورا کرنے میں اس کے معین و مددگار بن جائیں۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق اس زمانہ میں نشر و اشاعت کے جدید طریقے بھی مہیا فرما دیئے ہیں۔ اسلام کا پیغام انٹرنیٹ اور TV کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جو تیزی میڈیا میں آج ہے چند دہائیاں پہلے اس کا تصور بھی نہیں تھا۔ پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں اور دعوت الی اللہ کے کام میں سہولت مہیا کر دی ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب جو روحانی خزائن کا بے بہا سمندر ہیں دنیا میں پھیلا دی گئی ہیں اور یہ پیشگوئی تھی کہ کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔ یہ جدید ایجادات اس زمانے میں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے لئے مہیا فرمائی ہیں۔ ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے اور ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں اور ان کو کام میں لائیں۔

اس کے بعد عزیزم حاشر بخاری، عمر احمد، دانیال قریشی اور دبیر خاں نے ایک Presentation دی جس میں مختلف تصاویر کے ساتھ امریکہ میں جماعت احمدیہ کی تاریخ بیان کی گئی۔ یہ تصاویر ساتھ ساتھ سکرین پر دکھائی جا رہی تھیں۔

بعدازاں عزیزم صفوان اکبر نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے قصیدہ

یا عین فیض اللّٰہ والعرفان
یسعیٰ الیک الخلق کالظمآن

کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے اور ساتھ ان اشعار کا اردو ترجمہ ایک نظم کی صورت میں پیش کیا اور انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام بچوں کو ازراہ شفقت قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں تمام بچوں نے اپنے آقا کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف بھی پایا۔

یہ کلاس پونے نو بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

بقیہ: خطاب حضور انور از صفحہ نمبر 2

سب کو بھی جماعت میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں۔ چیف صاحب کے اس اعلان پر مولوی صاحب تو وہاں سے چلے گئے اس کے بعد چیف صاحب نے ہمارے ریجنل مبلغ عامر علی شاہ صاحب کو اپنے گاؤں تبلیغ کی دعوت دی۔ تبلیغ کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سارا گاؤں بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہو گیا۔

نئی مساجد کی تعمیر اور جماعت کو عطا ہونے والی مساجد

دورانِ سال جماعت کو اللہ تعالیٰ کے حضور جو مساجد پیش کرنے کی توفیق ملی ہے اُن کی مجموعی تعداد 419 ہے۔ جس میں سے 121 نئی مساجد تعمیر ہوئی ہیں اور 298 مساجد بنی بنائی عطا ہوئی ہیں۔

دورانِ سال مساجد کی تعمیر کا قدرے تفصیلی جائزہ بھی ہے لیکن بیان کرنا ذرا مشکل ہے۔ امریکہ میں بھی تین مساجد یا سینٹر بنے۔ کینیڈا میں بھی کچھ جگہیں خریدی گئیں۔ کچھ سینٹر بنے۔ جرمنی میں چھ مساجد بنیں جن کا میں نے افتتاح کیا تھا۔ آئیوری کوسٹ میں دو مساجد۔ اس طرح بہت سارے ممالک کی مساجد ہیں۔

مختلف ممالک میں جماعت کی پہلی مسجد کی تعمیر

جمیکا (Jamaica) میں امسال اللہ کے فضل سے جماعت کی پہلی مسجد 'مسجد مہدی' کی تعمیر مکمل ہوئی ہے۔ یہ مسجد اولڈ ہاربر شہر میں تعمیر ہوئی ہے اور 8/جولائی کو ہمارے گھانا کے مبلغ انچارج اور امیر عبدالوہاب آدم صاحب نے (اُن کو مَیں نے نمائندہ بنا کر بھیجا تھا) اس کا افتتاح کیا ہے۔ اور 10/جولائی کو ایک افتتاحی تقریب بھی منعقد ہوئی جس میں مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے تین صد مہمان شامل ہوئے۔ اس کی کچھ تفصیلات کل ٹی وی پر وقفے کے دوران جو پروگرام آ رہا تھا، اُس میں وہاب صاحب اور لال خان صاحب بیان بھی کر رہے تھے، جو اس وقت بیان نہیں ہو سکتیں۔ بہر حال یہ کہتے ہیں کہ شہر کے میئر اور مختلف مذہبی رہنما شامل تھے۔ پولیس چیف نے خود سیکیورٹی کے انتظام کی نگرانی کی۔ اس موقع پر ایک بیعت بھی ہوئی۔ ایک دوست جو خود احمدی نہیں ہیں انہوں نے اپنے بچے کو وقف کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مسجد کے اس قطعہ زمین کی خرید اور مسجد کی تعمیر پر ایک ملین ڈالر سے زائد لاگت آئی ہے۔

ناروے میں مسجد بیت النصر کی فنشنگ وغیرہ مکمل ہوئی ہے۔ آئر لینڈ میں اور پرتگال میں بھی بنیاد رکھی گئی۔ اس طرح بہت ساری جگہوں پر چاڈ (Chad) وغیرہ میں زمین کی تلاش ہو رہی ہے۔

مساجد کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

مساجد کے تعلق میں بعض واقعات ہیں۔

نائیجیریا میں منیٰ ایک نئی جماعت ہے۔ جہاں رافنجاتو (Rafinjato) گاؤں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو قبول کرنے کی سعادت پائی وہاں مقامی لوگوں کی کوششوں سے جماعت کی مسجد زیرِ تعمیر ہے۔ وہاں کے امام صاحب نے اعلان کیا اور کھلے الفاظ میں لوگوں کو کہا کہ یہ مسجد جو زیرِ تعمیر ہے، احمدیہ مسلم جماعت کی مسجد ہے۔ اس لئے سب پر مَیں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ جس نے اس مسجد کی تعمیر میں مدد کرنی ہے کرے۔ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو بے شک جماعت کے لئے کچھ بھی نہ دے کیونکہ ہم احمدی ہو چکے ہیں اور یہ مسجد بھی جو زیرِ تعمیر ہے خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی مسجد ہے۔ اس لئے کل کو کوئی کسی قسم کا شکوہ نہ کرے اور نائیجیریا میں اس طرح کہنا یہ بڑی بات ہے کیونکہ وہاں عموماً امام بہت مشکل سے شامل ہوتے ہیں۔

پھر امیر صاحب نائیجر بیان کرتے ہیں کہ کونی ریجن میں صدرانِ جماعت اور ائمہ کی ریجنل میٹنگ 27/مئی کو رکھی گئی جس میں گڈاں کیبیا (G idan Kibiya) گاؤں سے آئے ہوئے احمدی امام اور زیرِ تبلیغ معلم نے بتایا کہ وہابی مولویوں کا وفد اُن کے گاؤں پہنچا اور اُن سے کہا کہ ہم یہاں کئی بار تبلیغ کے لئے آئے اور ہم نے کہا تھا کہ وہابی ہو جاؤ۔ ہم تمہیں بہت بڑی مسجد بنا کر دیں گے مگر تم نے انکار کر دیا۔ اب احمدی آئے ہیں اور تم اُن کی جماعت میں شامل ہو گئے ہو حالانکہ اُنہوں نے تمہیں کوئی مسجد بھی بنا کر نہیں دی۔ اب تمہارے پاس دوبارہ آئے ہیں کہ احمدیت چھوڑ دو۔ ہم فوراً بڑی مسجد بنا دیں گے اور ساتھ امام کی ماہانہ تنخواہ بھی لگا دیں گے۔ جس پر امام سمیت سب گاؤں والوں نے ان سے کہا کہ جماعت احمدیہ نے ہمیں نفرتوں کے بجائے محبت سکھائی ہے اور لینے کے بجائے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا سکھایا ہے تاکہ ہم بھی قربانی کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے وارث بن سکیں۔ آپ کا ہم پر یہی بڑا احسان ہو گا کہ آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں۔ چنانچہ مولویوں کا یہ وفد ناکام لوٹا۔

پھر مبلغ بینن بیان کرتے ہیں کہ ان کی جماعت دَوْ کَوْ دَوْ تُو (Doko Dotohoue) میں جماعت نے مسجد بنانی شروع کی تو عبادالرحمٰن والے آئے اور اس نومبائع جماعت کو ورغلانا شروع کر دیا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تم کن لوگوں کے ساتھ ہو؟ یہ تو کافر ہیں۔ ان کا اسلام اور ہے۔ یہ لوگ تمہیں اور تمہارے دین کو خراب کر دیں گے۔ ان کو چھوڑو اور یہاں ان کی مسجد نہ بننے دو۔ ہم تمہیں اس سے بہت اچھی خوبصورت اور پکی مسجد بنا کر دیں گے۔ اس کے ساتھ معلم ہاؤس اور کنواں بھی بنائیں گے اور معلم بھی دیں گے۔ جماعت احمدیہ کے دجل سے بچ جاؤ۔ ہمارے ساتھ ملو اور اپنا اسلام بچاؤ۔ ان کی گفتگو پر گاؤں والوں نے کہا کہ ہم چار سال سے احمدی ہیں اور آج تک ہمارے دُکھ سکھ میں صرف جماعت ہی شریک ہوتی ہے۔ موسمی بیماریاں آئیں تو اِن کے فری میڈیکل کیمپ لگے۔ سیلاب آئے تو یہی ہماری مدد کو آئے۔ قحط سالی ہوئی تو اِن کے خلیفہ نے ہم تک گھر گھر خوراک پہنچائی۔ ہم اُنہیں کیسے چھوڑ دیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ اب تو ہماری جان و مال احمدیت کے لئے حاضر ہے۔ اب احمدیہ دین ہی ہمارے ہاں پھیلے گا اور اُنہی کی مسجد تعمیر ہو گی۔ (بیچارے کا بولنے کا انداز ہے، مقصد یہی تھا کہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام ہی یہاں پھیلے گا)۔ بہر کیف یہاں جماعت نے مسجد تعمیر کی اور مسجد کی مزید وسعت اور تزئین کے لئے جو لاگت تھی وہ جماعت کی طرف سے مقرر کردہ بجٹ سے تقریباً چار لاکھ پچاسی ہزار فرانک سے زائد تھی۔ یہ زائد رقم اسی گاؤں کے افراد نے محنت مزدوری کر کے ادا کی ہے۔ اور مسجد کی تعمیر کے لئے دو کلومیٹر دور سے پانی بھی لاتے رہے ہیں۔ وہاں پانی کی بہت تنگی ہوتی ہے۔

کانگو کنشاسا ڈویژنل چیف اور نمائندہ کیتھولک چرچ مسٹر تموزی فلسین (Tamozi Felicien) نے کہا کہ مَیں کیتھولک عیسائی ہوں۔ مَیں پہلی دفعہ مسجد میں داخل ہوا ہوں۔ مَیں نے یہ سنا تھا کہ مسلمان صرف جنگ کرتے ہیں لیکن جو کچھ یہاں دیکھا ہے وہ بہت عمدہ ہے۔ آپ کا انتظام اور ڈسپلن اور سلوک بہت اعلیٰ ہے۔ آپ واقعتاً خدائی جماعت ہیں۔ مَیں آپ کا بہت ادب کرتا ہوں۔

پھر کانگو کنشاسا میں مسجد ناصر کے افتتاح کے موقع پر شامل ہونے والے ایک ممبر پارلیمنٹ نے اپنے ایڈریس میں کہا۔ میرا کوئی بھی مذہب ہو لیکن مَیں جانتا ہوں کہ جماعت احمدیہ ایک سچی جماعت ہے اور خدائی جماعت ہے۔ خدائی جماعتیں بہت ترقی کر جاتی ہیں اور یہ خدا کی عبادت کرنے والے لوگ ہیں۔

ایک عیسائی پادری نے کہا میں آج یہاں یہ گواہی دینے کے لئے کھڑا ہوا ہوں کہ آپ کی جماعت ہمیشہ محبت سے پیش آتی ہے اور عمدہ اخلاق کی حامل ہے۔ مجھے اس تقریب میں شرکت کر کے بہت خوشی ہوئی۔

ایک مہمان پادری نے کہا جب میری والدہ کو پتہ چلا کہ مَیں مسلمانوں کے پروگرام میں شرکت کے لئے جا رہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ خبردار! احتیاط کرنا۔ لیکن مَیں نے یہی دیکھا ہے کہ اُن کا وسوسہ درست نہ تھا۔ مَیں اپنی والدہ کو جا کر بتاؤں گا کہ مَیں آج اُن لوگوں سے ملا ہوں جو باقی دنیا سے مختلف ہیں، جو حقیقت میں امن پسند، امن قائم کرنے والے اور دنیا کو امن کا گھر بنانے کا پختہ عزم لئے ہوئے ہیں۔ دنیا کو ان مسلمانوں سے کوئی خطرہ نہیں اور انہوں نے کہا۔ حقیقی امن اور سکون آپ لوگوں کے پاس ہی ہے۔ اس طرح اور بہت سارے لوگوں کے ریمارکس ہیں۔

امیر صاحب لائبیریا لکھتے ہیں کہ لائبیریا کی بانگ کاؤنٹی (Bong County) میں ہماری ایک مخلص جماعت سانُوے (Sanoyea) ہے، اس گاؤں میں گو احمدیوں کی تعداد تھوڑی ہے لیکن امامت ہمیشہ احمدیوں کے پاس ہی رہی ہے۔ مئی 2011ء میں منرو ویہ شہر سے کچھ شر پسند اس گاؤں میں پہنچے اور غیر احمدیوں کو جماعت کے خلاف بھڑکایا جس کے نتیجے میں غیر احمدیوں نے میٹنگ کر کے یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ ہم سب مسلمان یہاں پر پہلے ہی رہ رہے تھے اور جماعت احمدیہ یہاں نئی پہنچی ہے اس لئے احمدیوں کو اپنی علیحدہ مسجد بنانی چاہئے۔ اس پر جماعت کے افراد مسجد سے نکل گئے۔ غیر احمدیوں نے اُنہیں پیشکش کی کہ اگر آپ مسجد میں نماز پڑھنا چاہیں تو بیشک پڑھیں لیکن صرف ہمارے امام کے پیچھے۔ اس پر احمدیوں نے بڑی استقامت کے ساتھ جواب دیا کہ ہم اُس امام کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے جس نے امامِ وقت یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام امام مہدی علیہ السلام کا انکار کیا ہے۔ چنانچہ احمدیوں نے ایک گھر میں نمازیں ادا کرنی شروع کیں اور پھر ایک متروک کچن کو نماز سینٹر میں تبدیل کر لیا۔ اب یہاں بھی ایک الگ مسجد تعمیر ہو گی۔ انشاء اللہ۔

دورانِ سال جماعت احمدیہ رائنہ پالم (بھارت) میں شدید مخالفت کی وجہ سے ہمیں اُس مسجد سے جو بنی بنائی ہمیں ملی تھی دستبردار ہونا پڑا جس کی وجہ سے احمدی احباب نمازوں اور خاص طور پر نمازِ جمعہ کے لئے بہت پریشان تھے۔ ایسے حالات میں ایک مخلص احمدی خاندان نے ایک قطعہ زمین جماعت کو تحفتاً دے دیا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُس جگہ مسجد تعمیر ہو رہی ہے۔ مساجد کی تعمیر میں غیر بھی ہماری مدد کر رہے ہیں۔ ہندوستان میں یہ جماعت جو ہے یہاں غیر احمدیوں کی طرف سے شدید مخالفت کے موقع پر مقامی ایم ایل اے جو ہندو تھے انہوں نے ہمارے ساتھ ہمدردانہ سلوک کیا۔ افرادِ جماعت کو بہت حوصلہ دیا اور ہماری مسجد کے لئے انہوں نے اپنی ٹریکٹر اور مشینری وغیرہ بھجوائی جس سے تقریباً چالیس ہزار روپے کی بچت ہوئی۔

غانا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ سال 2010ء میں الحاج مہاما سِنو صاحب (Mahama Senu) نے وا (Wa) شہر کے اندر خوبصورت مسجد تعمیر کر کے جماعت کے سپرد کی ہے۔ جماعت وا (wa) میں تو پہلے ہی ایک بہت بڑی خوبصورت مسجد تھی اب شاید دوسرے علاقہ میں کی ہو۔ تو مسجد کے لئے جگہ بھی خود خریدی اور دی ہے اور بڑی مالی قربانی کر کے خوبصورت مسجد بنائی ہے۔

مبلغ زیمبیا اپنی نومبر 2010ء کی رپورٹ میں لکھتے ہیں کہ دورانِ ماہ سات دن لوکل معلم کے ساتھ 'پیٹوکے' (Petoke) شہر اور اس کی ایک دیہاتی جماعت 'کالوکو' میں گزارنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 'پیٹوکے' شہر کی مسجد کی تعمیر سے اس جماعت میں بھی نئی جان پیدا ہو گئی ہے۔ جب خاکسار نے احمدی گھرانوں کے ساتھ ملاقات کی تو انہوں نے بتایا کہ ہمارے پاس انڈین مسلمان کافی دفعہ آئے ہیں اور ہم کو احمدیت چھوڑنے کے لئے کہتے تھے لیکن ہم نے ان کو جواب دیا کہ اب ہمارا جینا اور مرنا احمدیت کے ساتھ ہے۔ اب ہم پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ اپنے اس عہد پر قائم ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر کے ساتھ اِن کو بہت زیادہ ثباتِ قدم عطا ہوا ہے۔

یوگنڈا کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ احبابِ جماعت کے ایمانوں اور اخلاص میں غیر معمولی ترقی دیکھنے کو ملی ہے۔ ہمارے ایک مخیّر دوست سلیمان مغابی صاحب 'امبالے' (Embale) کے رہنے والے ہیں اُن کو نومبائعین کے علاقے میں ایک مسجد کے لئے دو ملین کی تحریک کی۔ چنانچہ چند دنوں کے بعد وہ سات ملین شلنگ لے کر میرے دفتر میں آئے اور مجھے دیئے اور کہا کہ جب سے میں نے مساجد بنوانے کا کام شروع کیا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ کس طرح اور کہاں سے خدا تعالیٰ مجھے دے رہا ہے؟ اس لئے آپ نے ایک مسجد کے لئے کہا تھا میں تین مساجد کے لئے سات ملین دے رہا ہوں۔ آئندہ بھی مجھے اس نیکی سے محروم نہ رکھیں۔ جب بھی ضرورت پڑے مجھے ضرور بتائیں۔ انہوں نے اس سے قبل بھی پندرہ ہزار ڈالر دے کر ایک مسجد بنوائی تھی۔

کیمرون کے معلم ابوبکر صاحب لکھتے ہیں کہ خاکسار کیمرون کے ایک قصبے باگامبی (Bagambi) سے گزر رہا تھا کہ ایک دن ایم ٹی اے پر خطبہ جمعہ لگا دیکھ کر رُکا۔ چلتے چلتے دیکھا تو احباب سے جو اُردو زبان میں آپ کا خطبہ سُن رہے تھے دریافت کیا کہ کیا کہہ رہے ہیں اور کون لوگ ہیں؟ اس پر ایک صاحب نے کہا کہ ہم بہت عرصے سے ایم ٹی اے پر ان صاحب کو درس و تدریس اور خطبہ جمعہ بیان کرتے دیکھتے ہیں۔ ان کی شخصیت اور اندازِ بیان ایسا عمدہ ہے کہ گو ہمیں ان کی زبان تو سمجھ نہیں آتی مگر ان کی شخصیت کو دیکھ کر لگتا ہے کہ اس شخص کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق ہے اور ایک سچے کا چہرہ ہے۔ اس بزرگ کے برعکس جب ہم اپنے علماء کو، عرب علماء کو سنتے ہیں تو اُن کی تقریر و وعظ میں ایک عجیب مشددانہ رویہ معلوم ہوتا ہے اور دل ان کی تقریر و وعظ کو سننے کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔ لیکن ان کا بیان ایسا عمدہ ہے کہ زبان کی ناسمجھی کے باوجود دل کرتا ہے کہ دیکھتے جائیں اور خطبہ سنتے جائیں۔ معلم صاحب کہنے لگے کہ ان کی باتیں سن کر میں نے اُن کو ایم ٹی اے کے ریسیور پر فرنچ زبان کی فریکوینسی سیٹ کر دی جس پر ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اُنہیں جماعت کا تعارف کروایا اور تبلیغ کی جس پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے چیف سمیت ایک سو سے زائد افراد نے جماعت احمدیہ کو قبول کرنے کی توفیق پائی۔

امیر صاحب غانا لکھتے ہیں کہ کو فوریڈوا (Kufuridua) میں ایک قطعہ زمین مسجد کی تعمیر کے لئے خریدا گیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ غانا نے یہاں اپنے خرچ پر مسجد تعمیر کرنے کا پروگرام بنایا۔ ہمارے پلاٹ کے آخر پر ایک عمارت تھی جس میں ایک بُت رکھا گیا تھا۔ جب مسجد کی تعمیر شروع ہوئی تو اس عمارت کے مالک نے ہم پر مقدمہ دائر کر دیا کہ ہم اُس کی جگہ پر مسجد بنا رہے ہیں۔ چنانچہ عدالت نے مسجد کی تعمیر رکوا دی اور معاملہ کی تفتیش کا حکم دیا۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے عدالت نے ہمارے حق میں فیصلہ دے دیا ہے اور بُت والی عمارت وہاں سے گرا دی گئی ہے۔ اب ہماری مسجد کی تعمیر انشاء اللہ جلد تکمیل کو پہنچے گی۔

(باقی آئندہ)

❁❁❁❁❁❁

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی 2012ء

احمدیہ مسلم جماعت امن اور رواداری کا پیغام دیتی ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے

(مسجد بیت الصمد گیزن کے سنگ بنیاد کے موقع پر گیزن شہر کی میئر کا ایڈریس)

ہماری یہ مسجد بھی انشاء اللہ تعالیٰ امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوگی اور جب اس کی تعمیر ہوگی تو انشاء اللہ لوگ دیکھیں گے کہ جو ہم کہتے ہیں وہ کر کے بھی دکھاتے ہیں۔

(مسجد بیت الصمد گیزن کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

آپ ایک پُرامن جماعت ہیں۔ اب مسجد بننے کے ساتھ آپ لوگ دوسروں کو یہ دکھا سکتے ہیں کہ آپ لوگ امن پسند مسلم جماعت ہیں۔

(مسجد فریدبرگ کے سنگ بنیاد کے موقع پر میئر فریدبرگ کا ایڈریس)

جماعت احمدیہ کی مساجد اسلام کی تعلیم کا وہ سمبل ہیں جس سے اسلام کی خوبصورت، امن پسند، محبت اور بھائی چارہ کی تعلیم کا پتہ چلتا ہے۔

(مسجد فریدبرگ کے سنگ بنیاد کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب)

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

28 مئی 2012ء بروز سوموار

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

فیملی ملاقاتیں

بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج فرینکفرٹ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں Dietzenbach، Dramstadt، Stuttgart، Wurzburg، Meschenich، Pforzeim، Bocholt، Weingarten، Mulheim، Fulda، Oberursel، Dreieich، Morfelden، Friedberg، Freinsheim، Florsheim، Reutlingen، Gummersbach، Griesheim، Marburg، Waiblingen، Bad Soden، Bochum، Goddelau، Wetzler، Niedernhausen، Boblingen، ویزبادن، ہائیڈل برگ اور Herborn سے آنے والی 33 فیملیز کے 129 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ اس کے علاوہ قادیان (انڈیا)، تاجکستان اور بوسنیا سے آنے والے احباب و فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الصمد (گیزن) کا سنگ بنیاد

آج پروگرام کے مطابق Giessen شہر میں مسجد بیت الصمد کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔

پانچ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی بعد ازاں گیزن شہر کے لئے روانگی ہوئی۔ فرینکفرٹ سے گیزن شہر کا فاصلہ 57 کلومیٹر ہے۔ قریباً پینتیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی Giessen تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے اور ہر چھوٹا بڑا اپنا ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔ خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

صدر جماعت Giessen انوار الدین صاحب، منور حسین طور صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مظفر احمد ظفر صاحب ریجنل امیر Hessen Mitte نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور جماعت گیزن کی طرف سے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

Giessen شہر کی میئر Mrs. Gerda Weigel بھی اس موقع پر موجود تھیں۔ موصوفہ نے بھی حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی اور شبیر احمد چیمہ صاحب نے اس کا جرمن ترجمہ پیش کیا۔

امیر جرمنی کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا کہ شہر Giessen جرمنی کے صوبہ Hessen میں واقع ہے۔ دریائے lahn جو اس شہر کے درمیان میں بہتا ہے۔ اس شہر کو مغربی اور مشرقی حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ شہر 72 ہزار نفوس کو سموئے ہوئے ہے جن میں سے تقریباً 25 ہزار کی تعداد یونیورسٹی میں پڑھنے والے طلباء کی ہے۔ گیزن شہر کی یونیورسٹی کا نام Justus Iiebig University ہے جو 1607ء میں تعمیر کی گئی۔

اس شہر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد 1986ء میں پڑی جب چند احمدی خاندان پاکستان سے مظالم کے نتیجہ میں ہجرت کر کے یہاں آکر آباد ہوئے۔ پھر آہستہ آہستہ یہاں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہا اور جماعت نے غیر معمولی ترقی کی اور اس وقت جماعت کے ایک سو پچاس احباب میں سے دو پی ایچ ڈی، پانچ ڈاکٹرز، کئی نوجوان سائنس میں ایم ایس سی اور کئی وکلاء اور بینکرز ہیں اور اس وقت Giessen میں احمدی نوجوان اور لڑکیاں کثرت سے اچھے سکولز اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں۔

1998ء میں Justus Iiebig University میں احمدی اور غیر احمدی جرمن احباب کی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ساتھ سوال و جواب کی نشست منعقد ہوئی تھی۔

جماعت نے 1989ء میں ایک گھر بطور سنٹر کرایہ پر لیا۔ پھر 2004ء میں ایک ہال کرایہ پر لیا گیا جو ابھی تک نمازوں اور پروگراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

مسجد کی تعمیر کے لئے اب جماعت نے جو پلاٹ حاصل کیا ہے اس کا رقبہ ایک ہزار مربع میٹر ہے۔ یہ پلاٹ دو لاکھ 25 ہزار یورو کی لاگت سے 31/اگست 2011ء کو خریدا گیا۔ یہاں جو مسجد تعمیر ہوگی اس کے مینارہ کی اونچائی بارہ میٹر اور گنبد کا قطر 5 میٹر ہوگا۔ یہ پلاٹ شہر کے وسط میں شہر کی مصروف ترین سڑکوں میں سے ایک سڑک پر ہے۔

گیزن شہر کی میئر کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد شہر کی میئر Mrs. Gerda Weigel-Greilich نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ میں سب سے پہلے حضور انور اور سب حاضرین کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میئر نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ وہ آج کے دن شہر Giessen کی طرف سے آپ سب کو خوش آمدید کہہ سکتی ہیں۔ آج مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ مجھے ایک امن پسند اور محبت کرنے والی جماعت سے مخاطب ہونے کا موقع مل رہا ہے۔ جن کا ماٹو ہے: ''محبت سب کے لئے نفرت کسی کے لئے نہیں''

میئر صاحبہ نے کہا اسلام اب جرمنی کا حصہ ہے اور اس شہر Giessen کا بھی۔ جرمنی میں آجکل مسلمان Millions کی تعداد میں موجود ہیں اور Giessen میں ہزاروں کی تعداد میں ہیں۔ اس لئے اب مساجد کو شہر کا نمایاں حصہ ہونا چاہئے۔

میئر صاحبہ نے مزید کہا کہ اسلام میں ایک گروپ ایسا ہے جو اسلام کا غلط تصور پیش کرتا ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت امن اور رواداری کا پیغام دیتی ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم پیش کرتی ہے اور اسلام کے خلاف حملوں کا تحریراً جواب دیتی ہے۔ جماعت احمدیہ عورتوں کے حقوق کے لئے بھی آواز بلند کرتی ہے اور مذہب اور سیاست کے معاملات کو علیحدہ علیحدہ رکھتی ہے۔

میئر صاحبہ نے کہا اب احمدی اس شہر Giessen کا مستقل جزو ہیں اس شہر کی روزمرہ کی زندگی کا مستقل حصہ ہیں۔ کرسمس کے موقع پر تحائف دیتے ہیں۔ نئے سال کے آغاز میں شہر کی سڑکوں کی صفائی کرتے ہیں اور شجر کاری میں حصہ لیتے ہیں۔ کچھ ہی عرصہ پہلے آپ لوگوں نے میرے ساتھ مل کر امن کا ایک پودا لگایا۔ اسی طرح کچھ دن پہلے آپ لوگوں نے بہت سے شہریوں کو دعوت دے کر اپنا تعارف کروایا۔ میں آپ کے ان سب کاموں کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور آپ کی مسجد کی تعمیر میں اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کرتی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

میئر صاحبہ کے اس ایڈریس کے بعد چھ بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

تشہد،تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمدللہ آج یہاں گیزن (Giessen) کی جماعت کو بھی اپنی مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی مساجد بنانے میں دنیا کی تمام جماعتوں سے آگے جارہی ہے۔اللہ کرے کہ یہ رفتار مساجد بنانے کی جوانہوں نے شروع کی ہے یہ جاری رہے اور ہر علاقے میں اللہ تعالیٰ مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائے، ہرشہر میں مساجد بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مساجد کی تعمیر کے بعد ایک نیا دور شروع ہوتا ہے جو تبلیغ کے نئے راستے کھلنے کا دور ہے اور مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں بھی انشاءاللہ تعالیٰ نئے راستے تبلیغ کے کھلیں گے اور یہ شہر جیسا کہ بتایا گیا ہے بڑی تعداد میں پڑھے لکھوں کا شہر ہے اور بڑی تعداد میں سٹوڈنٹس یہاں رہتے ہیں، یونیورسٹیاں یہاں ہیں، علم حاصل کرنے والے لوگ یہاں ہیں اور یہ علم حاصل کرنے والے لوگ جو ہیں ان کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بتانا ہمارا فرض ہے کیونکہ یہ غلط تصور بعض لوگوں میں پیدا ہوگیا ہے خاص طور پہ مغربی ممالک میں کہ اسلام ایسا مذہب ہے جو نئی ایجادات اور نئی باتوں سے دور لے جانے والا ہے۔ حالانکہ اسلام ہی وہ مذہب ہے جس میں علم حاصل کرنے کی طرف بہت توجہ دلائی گئی ہے اور قرآن کریم میں جس طرح تفصیل سے آجکل کے دنیوی علوم کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے وہ کسی اور کتاب میں نہیں۔ پس یہ راستے تو انشاء اللہ تعالیٰ کھلیں گے ہی اور مجھے امید ہے کہ آپ لوگ اب ان راستوں کے کھلنے کے بعد اگر اپنا حق ادا کرنے والے بنیں، تبلیغ کا حق ادا کرنے والے ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ پڑھے لکھے لوگوں کو اسلام کے بھی اور جماعت کے بھی بہت قریب لے آئیں گے اور پھر یہی لوگ ہی اسلام اور جماعت کی نمائندگی کرنے والے ہوں گے۔

میں شکرگزار ہوں یہاں کی کونسل کا بھی، میئر کا بھی کہ وہ خود تشریف لائیں اور انہوں نے ہمیں یہاں مسجد بنانے کی بھی اجازت دی۔ جیسا کہ انہوں نے خود بھی کہا ہے کہ بعض مسلمان فرقے ایسے ہیں جو اسلام کی شدت پسند تعلیم کا اظہار کرتے ہیں۔ یعنی کہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم شدت پسندی کی تعلیم ہے حالانکہ اسلام کی خوبصورت تعلیم وہ تعلیم ہے جیسا کہ ان میئر صاحبہ نے خود بھی بتایا ہے جو شدت پسندی کی تعلیم نہیں ہے بلکہ پیار، محبت اور بھائی چارے کی تعلیم ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ جب یہ مسجد بنے گی اور جب لوگ یہاں آنے شروع ہوں گے جیسا کہ میں نے کہا تو اسلام کی مزید خوبصورت تعلیم نکھر کر لوگوں کے سامنے آئے گی۔

پس ہمیں اس جذبے سے یہاں کام کرنا چاہئے اور مسجد بنانے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ایک اہم بات ہمیشہ یاد رکھنی چاہئے کہ یہ مسجد جہاں بھی تعمیر ہوتی ہے وہ اس اللہ تعالیٰ کے گھر کی تتبع میں، اس کے نمونے پر قائم کی جاتی ہے جو خدا تعالیٰ کا پہلا گھر ہے جس کی بنیادیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے نئے سرے سے اٹھائیں اور جس کو اللہ تعالیٰ نے امن اور سلامتی کا گھر قرار دیا۔ پس ہماری یہ مسجد بھی انشاء اللہ تعالیٰ امن اور سلامتی کا پیغام پہنچانے والی ہوگی اور جب اس کی تعمیر ہوگی تو انشاءاللہ لوگ دیکھیں گے کہ جو ہم کہتے ہیں وہ کرکے بھی دکھاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اس مسجد کی تعمیر کو جلد سے جلد مکمل کریں اور پھر اسلام کے پیغام کو اس علاقے میں مزید بہتر رنگ میں پھیلانے کی کوشش کریں۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اب اس کے بعد مسجد کی بنیاد رکھی جائے گی اور وہیں دعا ہوگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

تقریب سنگ بنیاد

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں مسجد بیت الصمد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعاؤں کے ساتھ بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ اس کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ایک اینٹ نصب فرمائی۔

بعدازاں علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب نے ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، میئر Giessen شہر Mrs. Gerda، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب (انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم منور حسین طور صاحب (ریجنل معلم)، مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ)، مکرم عمران ذکاء صاحب (نائب صدر اول خدام الاحمدیہ)، مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ جرمنی)، مکرم طارق محمود صاحب (نیشنل سیکرٹری مال)، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (ریجنل امیر)، مکرم عبدالمجید صاحب (پہلے صدر جماعت Giessen)، مکرم انوارالدین خان صاحب (صدر جماعت Giessen)، مختار احمد سندھو صاحب (سیکرٹری صنعت وتجارت)، مکرم منور رشید بٹ صاحب (زعیم انصاراللہ Giessen)، ڈاکٹر طیب شہزاد صاحب (قائد مجلس گیزن ویسٹ)، مکرم طاہر احمد بٹ صاحب (قائد مجلس گیزن OST)، مکرمہ ریحانہ گل صاحبہ (صدر لجنہ گیزن)

علاوہ ازیں واقفین نَو میں سے درج ذیل دو بچوں نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔ عزیزہ فریحہ شہزاد صاحبہ (واقفہ نو)، عزیزم مبشر احمد چیمہ (واقف نو)۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم کی دعا کا ورد کرتے رہے۔

سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ جہاں بچیوں نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہتے ہوئے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے اور خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

بعدازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی اور شرف مصافحہ بھی حاصل کیا۔

اس قطعہ زمین سے ملحق ایک دومنزلہ مکان ہے جو یہاں مقامی جماعت کے صدر نے خریدا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس گھر میں بھی تشریف لے گئے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر موجود تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کرکے سب کو السلام علیکم کہا اور سات بجکر پینتیس منٹ پر یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پینتیس منٹ کے سفر کے بعد آٹھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

تقریب ولیمہ میں شرکت

آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت عزیزم ضیاء الدین واگس ہاؤزر ابن مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی) کی تقریب دعوت ولیمہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس تقریب کا انتظام بیت السبوح میں ہی ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ تقریب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

☆......☆......☆......☆

29 مئی 2012ء بروز منگل

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

فیملی ملاقاتیں

دوپہر سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج جرمنی کی 35 جماعتوں سے ملاقات کے لئے آنے والی فیملیز کے علاوہ سویڈن اور پاکستان سے آنے والی دو فیملیز نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔ مجموعی طور پر 33 فیملیز کے 137 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بھی بنوائیں اور تحائف بھی حاصل کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا دو بجے تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

سنگ بنیاد مسجد ”دارالامان“ فریدبرگ

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کے شہر فریدبرگ (Friedberg) میں مسجد دارالامان کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔

پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی اور قافلہ بیت السبوح سے Friedberg کے لئے روانہ ہوا۔ فریدبرگ کا یہاں سے فاصلہ 19 کلومیٹر ہے۔ قریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد چھ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Friedberg تشریف آوری ہوئی۔

مقامی جماعت کے افراد مردوخواتین، جوان بوڑھے، بچے بچیاں صبح سے ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت آمد پر تیاریوں میں مصروف تھے۔ ان کے لئے آج کا دن عید سے کم نہ تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم ان کی سرزمین پر پہلی دفعہ پڑ رہے تھے۔ ہر کوئی بے حد خوش تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی اس جگہ پہنچی تو احباب جماعت نے بلند آواز سے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں کے گروپس نے دعائیہ گیت پیش کئے اور اپنے آقا کو دل کی گہرائیوں سے اَھْلاً وَ سَھْلاً وَ مَرْحَباً کہتے ہوئے خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو لوکل صدر جماعت ڈاکٹر وحید احمد صاحب، ریجنل مربی سلسلہ مبارک احمد تنویر صاحب، فرزان احمد صاحب سیکرٹری جائیداد اور ریجنل امیر مظفر احمد صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

اس موقع پر Friedberg شہر کے میئر Mr. Michael Keller نے جو آج کی اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے، حضور انور سے مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ مبارک احمد صاحب نے کی اور اس کا اردو ترجمہ خرم شہزاد صاحب اور جرمن ترجمہ محمد حسیب صاحب نے پیش کیا۔

امیر صاحب کا ایڈریس

اس کے بعد مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی) نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کرتے ہوئے بتایا:

شہر Friedberg جرمنی کے صوبہ Hessen کے شمالی حصے میں واقع ہے۔ اس کی آبادی 30 ہزار نفوس پر مشتمل ہے۔ قرون وسطیٰ میں اس شہر کا علاقہ تجارت کے لئے انتہائی اہم تھا۔ آج بھی یہ شہر ضلع Wetterau کا معاشرتی مرکز ہے۔ Adolf Tower جس کی اونچائی 58 میٹر ہے اس شہر کا سمبل ہے۔ جرمنی کا سب سے بڑا پتھر کا بنا ہوا کسی شہر کا امتیازی نشان بھی اس شہر میں ہے جو ایک Water Tower کی شکل میں موجود ہے۔

جماعت فریدبرگ کا قیام 1990ء میں عمل میں آیا اور اس کے پہلے صدر مکرم مرزا نعیم احمد صاحب مقرر ہوئے۔ سال 2006ء میں جب جرمنی میں لوکل امارتوں کا نظام قائم کیا گیا۔ فریدبرگ کے ساتھ چار جماعتوں کو شامل کرکے ایک لوکل امارت بنائی گئی اور ڈاکٹر وحید احمد صاحب اس کے پہلے لوکل امیر مقرر ہوئے۔ 2010ء سے لوکل امارت ختم کرکے علیحدہ جماعتیں بنادی گئیں اور آجکل ڈاکٹر وحید احمد صاحب جماعت فریدبرگ کے صدر ہیں۔ یہ جماعت اس وقت 285 افراد پر مشتمل ہے۔ پندرہ خدام و لجنات مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں جبکہ بچے اور بچیاں جمنازیم میں پڑھ رہے ہیں۔

اس علاقہ میں مسجد کے لئے پلاٹ ملنا کافی مشکل تھا۔ بلکہ مسجد تعمیر کرنے کی اجازت ملنی بھی نہایت مشکل تھی۔ جماعت کے کونسل سے رابطہ کرنے پر پتہ لگا کہ رہائشی اور صنعتی علاقوں میں پلاٹ نسبتاً سستے ملتے ہیں۔ چنانچہ اس طرف بھرپور توجہ دی گئی اور کونسل سے مستقل رابطہ رہا۔ آخر کار 2009ء میں ایک پلاٹ 2000 مربع میٹر کا ملا اور ساتھ مسجد کی اجازت بھی ملی۔ اس علاقہ کے میئر Michael Keller نے جماعت کی بہت مدد کی۔ موجودہ

پلاٹ 13/اکتوبر 2011ء کوخریدا گیا۔اس کی قیمت خرید دو لاکھ 60 ہزار یورو ہے۔ جو مینارہ تعمیر ہوگا اس کی اونچائی 9 میٹر ہوگی اور گنبد کا قطر 6 میٹر ہوگا۔

میئر فرید برگ کا ایڈریس

امیر صاحب جرمنی کے اس ایڈریس کے بعد شہر Friedburg کے میئر Mr. Michael Keller نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ مَیں سب سے پہلے حضور انور اور تمام احباب وخواتین کو خوش آمدید کہتا ہوں اور مجھے اس بات پر بہت خوشی ہے کہ حضور انور آج یہاں حاضر ہوئے ہیں۔

میئر نے کہا کہ مساجد کی تعمیر دو لحاظ سے ہوتی ہے۔ ایک ظاہری عمارت کی تعمیر ہے اور دوسرے اس عمارت کے ساتھ ایسی چیزیں بھی وابستہ ہوتی ہیں جو معاشرے میں ایک کردار ادا کرتی ہیں۔فرید برگ میں پہلے بہت سی مساجد ہیں لیکن جماعت احمدیہ کی کوئی مسجد نہیں تھی۔ اب جماعت کا اور بہت سے احمدیوں کے ساتھ ذاتی تعارف ہونے کی وجہ سے خوشی ہوئی ہے اور اس بات کی بھی خوشی ہے کہ اب مسجد بنائی جارہی ہے۔

اس کے بعد میئر صاحب نے بتایا کہ بعض قوانین ایسے ہیں جن کی وجہ سے مسجد انڈسٹریل ایریا میں بنانا پڑی ہے۔اس لئے یہ مسجد بھی ایسی ہی جگہ بن رہی ہے۔اس مسجد کی تعمیر کے بارہ میں بہت سی بحثیں ہوئیں اور بہت سے لوگ اس مسجد کی تعمیر کے خلاف تھے۔لیکن میں نے بہت کوشش کی کہ یہ مسجد بنائی جاسکے۔اس لئے میں نے مسجد ''بیت الامن'' جو قریبی شہر Nidda میں بنی ہے۔مَیں نے اس کا Construction Plan بھی منگوایا اور کوشش کی۔ بہت مشکلات کے باوجود اب اجازت مل گئی ہے۔

میئر صاحب نے کہا کہ مسجد ایک کھلی جگہ پر ہونی چاہئے۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ ایسی تنگ جگہوں سے نکلیں۔ باہر آئیں اور اپنے آپ کو ظاہر کریں کہ آپ ایک پُرامن جماعت ہیں۔مسجد تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں۔ اب آپ اپنے پروگراموں کے لئے مسجد میں اکٹھے ہوں۔اب آپ نے ہمیشہ ادھر رہنا ہے۔ اب مسجد بننے کے ساتھ آپ لوگ دوسروں کو یہ دکھا سکتے ہیں کہ آپ لوگ امن پسند مسلم جماعت ہیں۔

میئر صاحب نے یہ بھی کہا کہ ان کا ایک بیٹا ایک احمدی طالبعلم کے ساتھ سکول میں پڑھتا ہے۔ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپ کی جماعت تعلیم پر بہت زور دیتی ہے۔احمدی پڑھائی میں بہت دلچسپی لیتے ہیں اور یہ بہت اچھا ہے۔

اپنے ایڈریس کے آخر پر میئر صاحب نے کہا کہ آج سب احمدیوں کے لئے خوشی کا دن ہوگا۔ کیونکہ حضور بھی آج یہاں اس شہر میں موجود ہیں۔حضور یہاں بار بار تو نہیں آسکتے اس لئے آج کا یہ دن خوشی سے منائیں۔میئر نے مسجد کی تعمیر کے لئے اپنی نیک تمناؤں کا اظہار کیا اور کہا کہ آج خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں یہ خاص موقع ہے اور ایسے موقعے بار بار تو نہیں آئیں گے۔ پس آپ کی طرف سے اس مسجد کی طرف سے یہ پیغام شہر کو جائے کہ آپ پُرامن لوگ ہیں اور پُرامن طریق سے مل کر رہنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب

میئر کے اس خطاب کے بعد چھ بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا:

تشہد اور تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ آج جماعت جرمنی کو ایک اور مسجد کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے جس کا نام مسجد دارالامان رکھا گیا ہے۔ اللہ کرے یہ نہ صرف احمدیوں کے لئے امن دینے والی، امان دینے والی ہو بلکہ اس علاقہ کے لوگوں کے لئے بھی ہو۔ اس سے پہلے کہ میں کچھ اور بات کروں ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔کل جب Giessen شہر میں مسجد کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ میں نے کہا تھا جرمنی کی جماعت مساجد بنانے میں دنیا میں سب سے آگے ہے۔ دنیا میں نہیں، یورپ میں آگے ہے۔ دنیا میں بہت ساری جماعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہیں جو درجنوں مساجد ایک ایک سال میں بنا رہی ہیں اور اس سال تو یوکے بھی تقریباً آپ کے مقابل پر پہنچ گیا ہے۔ ان لوگوں نے بھی پانچ سے زیادہ بنالی ہیں۔لیکن بہرحال مجموعی طور پر اگر دیکھیں تو جماعت جرمنی ایسی ہے جہاں ہر سال باقاعدگی سے مساجد میں اضافہ ہو رہا ہے اور سب سے زیادہ مساجد تعمیر ہو رہی ہیں جو یورپ میں Western یورپ میں بھی اور Eastern یورپ میں بھی سب سے زیادہ ہیں۔

اس وضاحت کے بعد اب جیسا کہ میئر صاحب نے کہا اور ان کی باتوں سے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے ساتھ ان کے اچھے روابط ہیں اور افراد جماعت نے ان کو جماعت کے بارہ میں اچھا تعارف کروایا ہوا ہے اور یہ بڑی اچھی اور خوشی کی بات ہے۔ اگر اسی طرح ہمارے جماعت کے افراد، مرد، عورتیں، بچے، اپنا تعارف بڑھاتے رہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کو اسلام کی صحیح اور خوبصورت تعلیم کا پتہ چلتا چلا جائے گا۔ جیسا کہ انہوں نے کہا ایک مسجد کی شکل ہے، اس کی ظاہری تعمیر ہے اور ایک اس کا معاشرہ میں کردار ہے۔

جماعت احمدیہ کی مساجد کا کردار معاشرے میں ہمیشہ وہ کردار ہے یا جماعت احمدیہ کی مساجد اسلام کی تعلیم کا وہ سمبل ہیں جس سے اسلام کی خوبصورت، امن پسند، محبت اور بھائی چارہ کی تعلیم کا پتہ چلتا ہے۔ یہاں آنے والے بھی آپس میں بھائی بھائی بن کر رہنے والے ہیں اور رہنا چاہئے۔ دلوں کی کدورتیں مٹا کر ایک اللہ کے لئے حاضر ہونا چاہئے۔تب ہی آپ عبادت کا صحیح حق ادا کر سکتے ہیں۔ تب ہی آپ اللہ تعالیٰ کی امان میں بھی آنے کے حقدار بن سکتے ہیں اور اسی طرح اس معاشرہ میں بھی آپ کی طرف سے یہ پیغام پہنچنا چاہئے۔

جیسا کہ میئر صاحب نے کہا اور میں نے ابھی بتایا اور یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ آپ لوگوں کا تعارف اس شہر میں اچھے الفاظ میں ہے۔آپ لوگوں کو، پڑھے لکھے لوگ، اچھا طبقہ بلکہ عوام بھی اچھے الفاظ میں یاد رکھتے ہیں۔لیکن مسجد بننے کے ساتھ یہ تعارف مزید بڑھے گا اور جب مزید بڑھے گا اور لوگ یہاں آئیں گے اور اس جگہ مسجد میں آکر اس ماحول کو بھی دیکھیں گے، دیکھنے کی خواہش کا اظہار کریں گے تب آپ کو اور بھی زیادہ محتاط ہو کر اپنے آپ کو اسلامی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہوگی۔ پس ہر احمدی جب مسجد کی بنیاد رکھتا ہے تو اس بات پر خوش نہ ہو جائے کہ آج ہم نے مسجد کی بنیاد رکھی اور انشاءاللہ مسجد تعمیر ہو جائے گی اور ہم یہاں نمازیں پڑھنے کے لئے جمع ہو جائیں گے۔ نمازیں پڑھنے کے لئے جمع ہونے کے لئے بھی دلوں کو پاک کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا بھی ضروری ہے اور دلوں کو پاک کرنے کے لئے آپس کی رنجشوں کو مٹانا بھی ضروری ہے۔آپس میں محبت اور بھائی چارہ پیدا کرنا بھی ضروری ہے اور اسی طرح اس تعلیم کو اپنے ماحول میں اور شہر میں اور علاقہ میں، جہاں جہاں مساجد ہیں، پھیلانا بھی ضروری ہے۔

ہم میئر صاحب کے بڑے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے اس علاقہ میں مسجد بنوانے کے لئے ہم سے تعاون کیا اور اس کھلی جگہ میں مسجد بنائی اور یہ بڑی ان کی اچھی بات ہے کہ مساجد ایسی جگہوں پر ہونی چاہئے جہاں سے اس کا پوری طرح تعارف ہو سکے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مسجد کے بننے کے بعد مزید اس علاقہ کے لوگ دیکھیں گے کہ اسلام کا تعارف کس خوبصورتی سے اس مسجد کے ذریعہ ہوتا ہے۔

اسلام کی تعلیم تو کھلی تعلیم ہے۔ اس میں کوئی پیچ وخم نہیں۔ بڑی کھلی اور ظاہر و باہر تعلیم ہے کہ ایک خدا ہے اس کی عبادت کرو اور عبادت کے حق ادا کرو اور خدا کی مخلوق ہے اس کے حق ادا کرو۔ یہی اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہے اور اسی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے ہر احمدی اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرتا ہے اور کوشش کرنی چاہئے۔ پس اس تعلیم کو ہم نے زیادہ سے زیادہ اس علاقہ میں پھیلانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

جہاں تک میں ترجمہ سے سمجھا ہوں میئر صاحب نے میرے حوالہ سے یہ بھی کہا کہ بڑا اچھا موقع ہے کہ میں یہاں آیا ہوں اور یہ جلدی جلدی آنے کا موقع نہیں ملتا۔ ایک تو انشاء اللہ تعالیٰ جب مسجد تعمیر ہوگی، جتنی جلدی اس کی تعمیر مکمل ہوگی، اتنی جلد آنے کا موقع مجھے بھی ملے گا۔ دوسرے اگر میئر صاحب چاہیں کہ مَیں بھی جلدی جلدی آیا کروں اور جماعت کے فنکشن بھی جلدی جلدی ہوں تو اس علاقہ میں آپ ہمیں اور زمین دیں اور ہم اور مساجد بنائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جلدی آئیں گے۔ تو ہماری طرف سے کوئی روک نہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارا پیغام محبت اور پیار کا پیغام ہے۔ اس کو پھیلانے کے لئے جہاں بھی آپ ہمیں بلائیں گے ہم فوراً حاضر ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اب اس کے بعد مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جائے گا اور اس کے بعد انشاء اللہ وہیں دعا ہوگی۔

تقریب سنگ بنیاد

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب چھ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے۔ جہاں ''مسجد دارالامان'' کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بنیادی اینٹ دعاؤں کے ساتھ نصب فرمائی۔ بعدازاں حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے دوسری اینٹ رکھی۔

اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب امیر جماعت جرمنی، میئر (Friedberg)، Mr. Michael Keller، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)، مکرم حیدرعلی ظفر صاحب (مربی انچارج جرمنی)، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم مبارک احمد تنویر صاحب (ریجنل مربی)، چوہدری افتخار احمد صاحب (صدر مجلس انصاراللہ)، مکرم ملک ابرار الحق صاحب (نائب صدر سوم مجلس خدام الاحمدیہ)، مکرمہ امۃ الحیٔ صاحبہ (نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ)، مکرم طاہر محمود صاحب (نیشنل سیکرٹری رشتہ ناطہ)، مکرم مظفر احمد ظفر صاحب (ریجنل امیر)، مکرم شیخ خلیل احمد صاحب (آفس انچارج سو مساجد)، مکرم وحید احمد قمر صاحب (صدر جماعت فرید برگ)، مکرم عظمت احمد صاحب (جنرل سیکرٹری)، مکرم مرزا نعیم احمد صاحب (زعیم انصاراللہ)، مکرم عاصم رشید کاہلوں صاحب (قائد مجلس فرید برگ)، مکرمہ سلمیٰ ستارہ صاحبہ (صدر لجنہ فرید برگ ویسٹ)، مکرمہ رسالہ افضل صاحبہ (صدر لجنہ فرید برگ Mitte)

علاوہ ازیں واقفین نَو میں سے عزیزہ عطیۃ الکریم واقفہ نو نے ایک اینٹ رکھی اور عزیزم نعمان گل (واقف نو) نے بھی ایک اینٹ رکھی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعدازاں مقامی اخبار Wetteralles Zeitung کے نمائندہ نے درخواست کر کے میئر کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنائی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے اس تقریب میں شامل ہونے والے تمام احباب کے لئے چائے اور ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے جہاں خواتین کو شرف زیارت نصیب ہوا اور بچیوں نے مختلف گروپس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب لجنہ کی مارکی سے باہر تشریف لائے تو تمام مرد احباب ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔حضور انور نے ازراہ شفقت تمام احباب کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

اس کے بعد یہاں سے واپس بیت السبوح کے لئے روانگی ہوئی۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور یہاں سے روانہ ہو کر آٹھ بجے بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر کے لئے اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب رخصتانہ میں شرکت

پروگرام کے مطابق آٹھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عزیزہ ندرت بشریٰ نجم (واقفہ نو) بنت مکرم نصیر احمد نجم صاحب کی تقریب رخصتانہ میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس تقریب کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کچھ دیر کے لئے ازراہ شفقت مکرم محمد حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان اور مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ سے گفتگو فرمائی اور دونوں احباب سے قادیان اور ربوہ کے حالات دریافت فرمائے۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ امریکہ 2012ء

خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ حضور انور ایدہ اللہ)

احمدی اسلام کی سچی حقیقی اور صحیح تعلیم کا پیغام صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں دے رہے ہیں اور ہم یہ پیغام میڈیا کے ذریعہ بھی پہنچا رہے ہیں۔

دنیا ایک بڑی جنگ کی طرف جا رہی ہے کیونکہ لوگ خدا تعالیٰ کو اور اس کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ (CNN کے نمائندہ کو انٹرویو)

واقفینِ نَو اور واقفاتِ نَو کی الگ الگ کلاسز کا انعقاد۔ معائنہ لنگر خانہ۔ ایم ٹی اے ارتھ سٹیشن امریکہ کا معائنہ۔ تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں۔ سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(امریکہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

22/جون 2012ء بروز جمعۃ المبارک

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر ''مسجد بیت الرحمٰن'' میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

خطبہ جمعہ

ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کے لئے بھیجا ہم اس کے ماننے والے ہیں۔ لیکن اس ایمان لانے کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول و فعل میں تضاد ہے۔ افراد جماعت کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جن کے قول اور فعل ویسے نہیں جیسے ہونے چاہئیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے کہ بیشک ان کی گھٹی میں احمدیت رچی ہوئی ہے یعنی اگر ان سے پوچھو کہ تم احمدی ہو تو بتائیں گے کہ ماشاء اللہ ہمارے دادا، پڑدادا احمدی ہوئے تھے، صحابی تھے اور فلاں واقعات ان کے ایمان اور ایقان کے تاریخ احمدیت اور صحابہ میں درج ہیں۔ بلکہ بعض مجھے بھی بتائیں گے کہ فلاں صحابی کا جو واقعہ آپ نے بیان کیا (گزشتہ کئی خطبوں میں مَیں صحابہ کے واقعات بیان کرتا رہا ہوں) وہ میرے نانا تھے یا پڑنانا تھے یا دادا تھے یا پڑدادا تھے۔ احمدیت پر ان کا ایمان ایسا ہے کہ دشمن کے حملے اور وار ان کو احمدیت سے دور نہیں کر سکے۔ جان و مال کی قربانی بھی انہوں نے دی اور ان کے باپ دادا نے بھی دی، ان میں سے، بہت سے آپ میں بھی یہاں بیٹھے ہوں گے۔ لیکن اس سے بھی ہم انکار نہیں کر سکتے کہ قوموں کی ترقی کبھی نہیں ہو سکتی جب تک ہم اپنی آنکھیں کھلی نہ رکھیں۔ اپنے جائزے جب تک ہم خود نہ لیتے رہیں۔

حضور انور نے فرمایا پس اس بات سے ہم انکار نہیں کر سکتے کہ احمدیت میں شامل انہی لوگوں میں بعض عملی کمزوریاں بھی ہیں۔ حقوق اللہ کی ادائیگی میں کمزوریاں ہیں، حقوق العباد کی ادائیگی میں کمزوریاں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں امریکہ میں ایک بہت بڑی تعداد افرو امیریکن (Afro-American) کی بھی ہے۔ ان کے بڑوں نے بھی جب احمدیت قبول کی تو بڑی قربانیاں کیں اور اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کیں۔ لیکن آگے جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کیا وہ حالتیں قائم ہیں؟ یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے عمل اور اعتقاد میں کوئی تضاد تو نہیں؟ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد اور نعرے صرف وقتی جذبات تو نہیں؟ جن شرائط پر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے اُن کو اپنی زندگی کا حصہ بنانے کے لئے ہم عملی کوشش بھی کر رہے ہیں کہ نہیں؟ حضور انور نے فرمایا: یہ جائزے ہیں جو ہمیں اپنے ایمان میں ترقی کی طرف لے جانے اور ہمارے اعتقاد اور عمل میں ہم آہنگی پیدا کرنے والے ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: اس وقت مَیں انہی جائزوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے شرائطِ بیعت میں سے ایک اہم امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں جو اسلام کے بنیادی ارکان میں سے بھی دوسرا اہم رُکن ہے۔ قرآنِ کریم میں بھی اس کی بار بار تاکید کی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی اہمیت کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اور یہ اہم چیز ہے ''نماز''۔ شرائط بیعت کی تیسری شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے سب سے پہلے اس بنیادی رُکن کو لیتے ہوئے فرمایا ہے کہ میری بیعت میں آنے والے یہ عہد کریں کہ ''بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا''۔

حضور انور نے فرمایا: پس سوائے اشد مجبوری کے اپنی نمازوں کو باجماعت ادا کرنا چاہئے۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اگر جائزے لیں تو یہ بات کھل کر سامنے آئے گی کہ نماز باجماعت کی طرف وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امریکہ میں مساجد بنانے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے، لیکن مساجد بنانے کا فائدہ تو تبھی ہے جب اُن کے حق بھی ادا ہوں۔ اور مساجد کے حق اُن کو آباد کرنا ہے۔ اور آبادی کے لئے خدا تعالیٰ نے جو معیار رکھا ہے وہ پانچ وقت مسجد میں آ کر نماز ادا کرنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بہت سے لوگ بیشک ایسے ہیں جن کو کام کے اوقات کی وجہ سے پانچ وقت مسجد میں آنا مشکل ہے۔ لیکن فجر، مغرب اور عشاء میں تو یہ عذر نہیں چلتا، اُس پر تو حاضر ہو سکتے ہیں۔ میں جانتا ہوں دنیائے احمدیت میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اِن مغربی ممالک میں رہتے ہیں اور مسجد سے پندرہ بیس میل کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ لیکن نمازوں کے لئے مسجد میں آتے ہیں۔ اگر ظہر، عصر کی نمازیں نہ پڑھ سکیں، تو جیسا کہ مَیں نے کہا، یہ لوگ فجر، مغرب اور عشاء پر ضرور شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہاں تو تقریباً ہر ایک کے پاس سواری ہے، اپنے دنیاوی کاموں کے لئے سواریاں استعمال کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے اور اُس کی عبادت کے لئے یہ سواریاں استعمال کریں گے تو ان سواریوں کا مقصد دین کی خدمت بھی بن جائے گا اور آپ کے بھی دین و دنیا دونوں سنور جائیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا میں دینی اور روحانی انقلاب ہم نے پیدا کرنا ہے، تو یہ دینی اور روحانی انقلاب وہی لوگ پیدا کر سکتے ہیں جو ہر قسم کے احساسِ کمتری سے آزاد ہوں اور اپنے اندر سب سے پہلے دینی اور روحانی انقلاب پیدا کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے نماز کی اہمیت کی طرف خصوصیت سے تفصیل کے ساتھ توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: خلافت کے ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ اپنی نمازوں کی طرف توجہ دے تاکہ وہ انقلاب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ وابستہ ہے، جس کے نتیجے میں دنیا کی اکثریت نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہونا ہے، وہ جو دعاؤں کے ذریعے سے عمل میں آنا ہے، وہ عمل میں آئے۔

(حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطبہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے شمارہ نمبر 28۔ مورخہ 13/جولائی 2012ء میں شائع ہو چکا ہے)

خطبہ جمعہ کے بعد دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم امر معروف عزیز صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا اور مکرمہ طاہرہ ونڈرمین صاحبہ آف یوکے کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ کے آخر پر دونوں مرحومین کا ذکر خیر تفصیل کے ساتھ فرمایا تھا۔

امر معروف عزیز صاحب کی وفات 16 جون 2012ء کو ہوئی۔ موصوف 1987ء میں مبشر کا کورس کر کے جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ التحصیل ہوئے تھے۔ اس طرح قریباً 25 سال تک خدمت سلسلہ کی توفیق پائی۔

مکرمہ طاہرہ ونڈرمین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود ونڈرمین صاحب مرحوم نے 84 سال کی عمر میں 18 جون 2012ء کو لندن میں وفات پائی۔ مرحومہ نے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں انگلش ڈاک ٹیم میں ایک لمبا عرصہ خدمت سرانجام دی۔

(ان دونوں مرحومین کے حالات کا اور ذکر خیر کا تفصیلی ذکر خطبہ جمعہ کے مکمل متن کی اشاعت کے ساتھ شائع ہو چکا ہے۔)

نماز جنازہ غائب پڑھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا آج کا خطبہ جمعہ MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live نشر ہوا۔

امریکہ کے مختلف شہروں اور جماعتوں سے چار ہزار سے زائد افراد جماعت نے اپنے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔

پروگرام کے مطابق چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت الرحمٰن تشریف لائے۔

CNN کو انٹرویو

✡......CNN کے نمائندہ جرنلسٹ Mr. Dan Merica نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو لیا۔ یہ جرنلسٹ CNN کی ویب سائٹ پر آرٹیکلز اور خبریں دیتا ہے جسے روزانہ لاکھوں لوگ وزٹ کرتے ہیں۔

✡......جرنلسٹ نے پہلا سوال یہ کیا کہ آپ کا آج کا خطبہ کیسا ہوا ہے۔ مَیں نے خود بھی سنا ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مَیں ہمیشہ اپنے احمدیوں کے لئے کوشش کرتا ہوں کہ ان کی روحانی حالت بہتر ہو۔ آج میں نے نماز کی اہمیت کے بارہ میں خطبہ دیا ہے اور میں ہمیشہ اپنے خطبات میں ان کی روحانی تربیت کے حوالہ سے بیان کرتا رہتا ہوں۔

✡......جرنلسٹ کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ تقریباً دس سال سے خلیفہ ہیں۔ اس دور میں مسلمانوں کی حالت کیسے تبدیل ہوئی ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم نے گزشتہ تین سال سے لیف لیٹنگ اور فلائرز کی تقسیم شروع کی ہوئی ہے اور اس وقت سے یہاں کے لوگوں میں اسلام کا حقیقی پیغام پھیل رہا ہے اور اب لوگوں کو اس بات کا پتہ لگ رہا ہے کہ اسلام کا جو حقیقی پیغام احمدی پیش کر رہے ہیں وہ دوسروں سے مختلف ہے اور اصل بات یہ ہے کہ ہماری تعلیم کی بنیاد قرآن کریم سے ہے۔ احمدی

اسلام کی سچی حقیقی اور صحیح تعلیم کا پیغام صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں دے رہے ہیں اور ہم یہ پیغام میڈیا کے ذریعہ بھی پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح گزشتہ تین چار سالوں میں لوگوں کو زیادہ کثرت سے پتہ چلا ہے۔ یہ اس دَور کی ایک نمایاں تبدیلی ہے۔

✿......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ پیس کانفرنس میں خطاب فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی آپ کے خطابات ہوتے ہیں اور اکثر امن کے حوالہ سے بات کرتے ہیں کیا آپ کی یہ Key Theme ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہاں واقعۃً ہمارے لئے دنیا میں امن ایک انتہائی اہم ایشو ہے کیونکہ آجکل اسلام کو وہ لوگ بدنام کر رہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں لیکن وہ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیم پر نہیں چل رہے اور دہشت گردی اور قتل وغارت میں ملوث ہیں تو اس لئے اب وقت آگیا ہے کہ ہم اسلام کا حقیقی پیغام، امن کا پیغام، صلح وآشتی کا پیغام دنیا کو پہنچائیں۔ پس آج احمدیت ہی اسلام کی سچی اور حقیقی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے اس لئے لوگ احمدیت کے قریب آرہے ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک میں ایسا ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آجکل اسلام کو ٹارگٹ کیا جا رہا ہے اور یہ ان انتہا پسند مسلمانوں کی وجہ سے ہے جو اسلام کی صحیح تعلیم پر عمل نہیں کرتے اور ان کا رویہ متشدّدانہ ہے۔ جماعت احمدیہ جو تعلیم پیش کر رہی ہے وہ قرآن کریم کی ہی تعلیم ہے اور اسلام کی سچی تعلیم ہے۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود یہ اعلان فرمایا کہ وہ وہی مسیح ہیں جس نے آخری زمانہ میں آنا تھا اور میرے آنے کے جو مقاصد ہیں وہ یہ ہیں کہ بنی نوع انسان کا اس کے پیدا کرنے والے سے تعلق قائم ہو۔ لوگ اپنے پیدا کرنے والے خدا کو پہچانیں اور ہر انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے اور تمام مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ پس یہ ہے وہ پیغام جو ہم دنیا بھر میں ہر جگہ پھیلا رہے ہیں۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کی تاریخ میں کبھی بھی مسلمانوں کی طرف سے کسی کے خلاف پہلے تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ جب بھی تلوار اٹھی ہے تو اپنے دفاع کے لئے اٹھی ہے۔ ہمیشہ مخالفین اسلام نے پہل کرتے ہوئے مسلمانوں پر حملہ کیا ہے تو مسلمانوں نے اپنا دفاع کیا ہے اور خصوصی حالات میں مسلمانوں کو اپنے دفاع کی اجازت دی گئی۔ قرآن کریم نے اس اجازت دیئے جانے کا ذکر کیا ہے کہ جب ہجرت کرنے کے بعد بھی مسلمانوں پر زمین تنگ کی گئی تب اللہ تعالیٰ نے اپنے دفاع کے لئے مسلمانوں کو اجازت دی کہ تم اب جنگ کا جواب دے سکتے ہو اور اجازت دیئے جانے کی وجہ بھی بتائی کہ اگر آج تم لوگوں کو دفاع کی اجازت نہ دی گئی اور بعض ظلم کرنے والوں کے ہاتھوں کو نہ روکا گیا تو پھر زمین پر نہ کوئی چرچ سلامت رہے گا، نہ کوئی Synagogue سلامت رہے گا، نہ کوئی عبادت خانہ سلامت رہے گا اور نہ کوئی مسجد، کیونکہ یہ لوگ جو مسلمانوں کے خلاف تلوار اٹھانے والے ہیں یہ اصل میں مذہب کے خلاف ہیں۔ پس یہ ضروری ہے کہ تم اب اس کا جواب دو تا کہ تمام مذاہب کے ماننے والوں کی حفاظت کر سکو۔ پس یہ ہے اسلام کی سچی اور خوبصورت تعلیم۔ مسلمان اگر یہ کہتے ہیں کہ اسلام حملہ کرنے کی اجازت دیتا ہے جب چاہیں حملہ کر دیں تو یہ غلط ہے۔ درست نہیں ہے۔ اب تو امام کعبہ نے بھی کہا ہے کہ ہم تلوار نہ اٹھائیں۔ بلکہ اسلام کا امن کا پیغام بات چیت اور گفتگو کے ذریعہ پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی یہی کہا تھا کہ مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے آیا ہوں۔ پس آج کے دور میں جو جہاد ہے وہ قلمی جہاد ہے، لٹریچر کے ذریعہ جماعت احمدیہ یہ جہاد کر رہی ہے۔

✿......جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اسلام کو امریکہ میں جن چیلنجز کا سامنا ہے۔ اس بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر تو وہ اسلام جو انتہا پسند مسلمان پیش کر رہے ہیں تو اس کے پھیلنے کا کوئی چانس نہیں ہے۔

ہاں وہ حقیقی اسلام جو صرف امریکہ میں ہی نہیں بلکہ دنیا کے تمام ممالک میں ہے اور آئندہ بھی جماعت احمدیہ کے ذریعہ پھیلے گا وہ دل جیتنے سے ہوگا اور یہ اسلام صرف احمدیہ مسلم جماعت ہی پھیلا رہی ہے۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو دوسری جنگ عظیم ہوئی تھی۔ بعض چھوٹی چھوٹی وجوہات تھیں جو بالآخر جنگ پر منتج ہوئیں۔ پہلے ایک دو ملکوں کا اتحاد ہوا۔ پھر مزید ملک داخل ہوئے اور بلاک بن گئے۔ یورپ بھی شامل ہوا۔ رشیا بھی شامل ہوگیا۔ اب جو موجودہ حالات نظر آرہے ہیں اس میں دنیا ایک بڑی جنگ کی طرف جا رہی ہے کیونکہ لوگ خدا تعالیٰ کو اور اس کی تعلیمات کو بھول گئے ہیں اور عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ جنگ ایشین ممالک سے شروع ہوگی۔ سیریا ان ممالک میں سے ایک ہوسکتا ہے۔ یہ مَیں اس وقت نہیں کہہ رہا بلکہ گزشتہ دو تین سال سے کہہ رہا ہوں کہ سیریا میں جو کچھ ہو رہا ہے اور جو حالات وہاں کے بن رہے ہیں وہ ایک بڑی جنگ کی طرف ہی لے کر جانے والے ہیں۔ اب چائنا اور رشیا کا ایک بلاک بنا ہوا ہے جو اب تک جنگ کو روکے ہوئے ہے۔ دوسری طرف بھی بلاک بن رہے ہیں اور جو حالات اور صورتحال اس وقت ابھر رہی ہے جنگ کسی بھی وقت ہوسکتی ہے۔

✿...... پاکستان اور سعودی عرب میں احمدیت کی پرسیکیوشن کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ جماعت کی مخالفت تو آغاز سے ہی ہے۔ پرسیکیوشن یہ ہے کہ حکومت اس میں شامل ہو۔ 1953ء میں پنجاب حکومت نے احمدیوں کے خلاف بعض قدم اٹھائے تو یہ پاکستان بننے کے بعد پہلی پرسیکیوشن تھی۔

حکومت کی طرف سے دوسری پرسیکیوشن 1974ء میں ہوئی جب اس وقت کے وزیراعظم پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے ڈرامہ کیا اور اسمبلی کے ذریعہ یہ قانون بنوایا کہ احمدی مسلمان نہیں ہیں۔ غیر مسلم قرار دیا گیا۔ اس وقت بھی بہت سے لاء (Law) بنے لیکن طاقت کے ذریعہ نافذ نہ ہوئے۔

پھر جنرل ضیاء الحق نے آکر 1984ء میں جماعت کے خلاف سخت قوانین بنائے اور طاقت کے ذریعہ ان قوانین کو نافذ کیا۔ ہم السلام علیکم نہیں کہہ سکتے، کلمہ نہیں پڑھ سکتے، اپنی مسجدوں کو مسجد کی شکل نہیں دے سکتے۔ ان سخت اور ظالمانہ قوانین کی وجہ سے مجھ سے پہلے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی اور میرا قیام بھی اس وقت لندن میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے وہاں سے احمدیہ کمیونٹی کے لئے وسیع میدان کھولے ہیں۔

✿......ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہماری جو پرسیکیوشن ہو رہی ہے وہ ہمارے عقائد اور ہماری تعلیمات کی وجہ سے ہے اور اب تو مخالفت بہت زیادہ ہے۔

✿......جرنلسٹ کے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں سب سے بڑا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنی جماعت کے لوگوں سے ملوں اور ان کو ملنے سے کوشش کرتا ہوں کہ ان کا روحانی معیار بڑھے۔ اپنی تقاریر اور خطبات کے ذریعہ بھی یہی کوشش ہوتی ہے کہ ان کا روحانی معیار بلند ہو۔

✿......جرنلسٹ نے آخر پر سوال کیا کہ کیپٹل ہل (Capital Hill) میں جو پروگرام ہو رہا ہے آپ اسے اپنے لئے کتنا اہم (Important) سمجھتے ہیں۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا میرے لئے تو خاص Important نہیں ہے۔ اصل میں یہ ہے کہ میڈیا اور لیف لیٹس کی کثرت سے تقسیم کے ذریعہ ہمارا جو امن کا پیغام پھیلا ہے اور ہر کس و ناکس تک پہنچا ہے تو حکام بالا جماعت کے بارہ میں مزید جاننا چاہتے ہیں کہ ہم کون لوگ ہیں۔ ہماری تعلیمات کیا ہیں۔ تو اس طرح اس پروگرام سے مزید تعارف حاصل ہوگا اور پاکستان، انڈونیشیا اور بعض دیگر ممالک میں جماعت کی جو مخالفت ہو رہی ہے اس بارہ میں ان کو مزید پتہ چلے گا۔

یہ انٹرویو قریباً پندرہ منٹ تک جاری رہا اور پانچ بجکر پانچ منٹ پر ختم ہوا۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج مجموعی طور پر 50 فیملیز کے 267 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق North Jersey اور Central Jersey کی جماعتوں سے تھا۔ ان سبھی خاندانوں نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سکول، کالج جانے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہا۔

واقفین نَو کی کلاس

بعد ازاں مسجد بیت الرحمٰن میں دس سے بارہ سال کے واقفین نو بچوں اور بچیوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تشریف لانے پر آٹھ بجکر چالیس منٹ پر یہ کلاس شروع ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم خالد حسین نے کی۔ بعد ازاں عزیزم ہشام حماد نے اس کا اردو ترجمہ اور عزیزم برکات عادل نے اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد مرزا غلام حسیب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی۔ بعد ازاں عزیزم حمزہ عبید اللہ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی
ہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی

کے چند اشعار خوش الحانی کے ساتھ پیش کئے۔

یہ نظم ختم ہونے کے بعد حضور انور نے فرمایا کہتے ہیں کہ امریکہ میں اچھے نظمیں پڑھنے والے نہیں ہیں اس نے تو اچھی نظم پڑھی ہے۔ آپ واقفین نَو میں سے لے لیا کریں۔

اس کے بعد اس نظم کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزم Sammar Padder نے پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزم Zaroon احمد نے ''حقیقۃ الوحی'' سے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک اقتباس انگریزی زبان میں پیش کیا۔ جس کے بعد عزیزہ Nashita Khandakar نے وقف نو کی بابرکت سکیم اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر انگریزی زبان میں تقریر کی۔

بعد ازاں چار بچیوں عزیزہ حسنیٰ مرزا، عزیزہ عافیہ چوہدری، عزیزہ سوہا ملک اور عزیزہ عیشاہ بھٹی نے مل کر کورس کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی بیس صفات عربی زبان میں اور پھر انگریزی زبان میں ان کے ترجمہ پر مشتمل ایک پروگرام پیش کیا۔

آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے امریکہ کے دورہ جات پر مشتمل تصاویر سکرین کے ذریعہ پیش کی گئیں۔ ایک تصویر میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے ساتھ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب موجود تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین کو توجہ دلائی کہ یہ تصویر امریکہ کی نہیں ہے بلکہ ہارٹلے پول (یوکے) کی ہے۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تمام بچوں اور بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

نو بجکر بیس منٹ پر یہ کلاس اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد بیت الرحمٰن میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

23 جون 2012ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری رپورٹس وخطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت Brooklyn، Charlotte اور Long Island سے آنے والی 54 فیملیز کے 307 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔ بعضوں نے اپنے مسائل، مشکلات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔ بیماروں نے اپنی کامل شفایابی کے لئے دعائیں پائیں۔ بچیوں نے اچھے رشتے ملنے کے لئے دعائیں حاصل کیں۔ جن لوگوں کے خاندانی مسائل ہیں وہ اپنے لئے دعائیں لے کے باہر آئے۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں نے اپنی کامیابی کے لئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں۔ غرض ہر کوئی اس در سے تسکین قلب پا کر اور دعاؤں کے خزانے لئے ہوئے واپس لوٹا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین شروع ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل

بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عبدالرزاق طاہر، ہالہ مسرور، یمنیٰ احمد، امان احمد، لقمان احمد، فارعہ نور، معاذ ملک، عثمان خالد، احسان سید، فاران الہ دین، عیشاہ الہ دین، Ridah راجہ، Simrah احمد، عافیہ الہ دین، عثمان عبداللہ، بلال چوہدری، عماد ناصر، سلمان احمد جمیل، نائلہ چوہدری، قاصد باجوہ، غلام حسیب مرزا، ہدیٰ محمود، ریحان احمد، علینہ ملک، Aleeza طوبیٰ احمد، ہارون Lughmani، ولید کھوکھر، Saana نذیر، معیز چوہدری، علیشاہ منصور، Izzah احمد، جویریہ ذیشان، Myiesha Pader، سبرینہ بھٹی، کنزہ بھٹی، رمشا بھٹی، روشن احمد، طاہر احمد، موسیٰ قریشی، ذکریا احمد، رامین خان۔

ایک بچی وھیل چیئر پر تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اپنے ہاتھ میں قرآن کریم لے کر اس بچی کے پاس کھڑے ہوئے اور اس سے قرآن کریم سنا۔

ایک افریقن امریکن بچے نے آمین کے دوران اس خواہش کا اظہار کیا کہ اس نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانی ہے۔ حضور انور نے اس سے قرآن کریم سننے کے بعد ازراہ شفقت اسے اپنے پاس بٹھایا اور اس بچے نے تصویر بنوائی۔

تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔

معائنہ لنگر خانہ

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر جاتے ہوئے راستہ میں لنگر خانہ میں تشریف لے گئے اور پکا ہوا کھانا دیکھا اور اس کے معیار کا جائزہ لیا۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر منتظمین نے بتایا کہ جمعہ کے دن پانچ ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا تھا اور رات کو دو ہزار افراد کے لئے کھانا تیار کیا گیا۔ آج دوپہر اور شام کے لئے پانچ سے چھ صد افراد کیلئے کھانا تیار کیا گیا ہے۔ شیڈیول کے مطابق آلو گوشت اور دال بطور سالن تیار کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کھانا کھلانے والی مارکی میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں جو روٹی مہیا کی جارہی تھی اس کا معیار دیکھنے کے لئے ایک لقمہ لے کر کھایا۔

لنگر خانہ اور کھانے کے انتظام کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

دفتری ملاقات

پروگرام کے مطابق سوا پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

سب سے قبل مکرم ڈاکٹر احسان اللہ ظفر صاحب امیر جماعت یو ایس اے اور مکرم فلاح الدین شمس (نگران مارشل آئی لینڈ) نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ دفتری ملاقات کی اور بعض انتظامی امور اور معاملات پیش کرکے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے راہنمائی حاصل کی۔ مارشل آئی لینڈ میں جماعت احمدیہ کی پہلی مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکمل ہو چکی ہے۔ حضور انور نے اس مسجد کا نام ''مسجد بیت الاحد'' رکھا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام اللہ تعالیٰ کے فضل سے 55 فیملیز کے 334 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کا شرف پانے والی یہ فیملیز Albany اور Queens جماعتوں سے آئی تھیں۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ اپنی اس ملاقات کے انتہائی یادگار اور انمول لمحے کو کیمرہ میں محفوظ کیا۔ اب اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ تصاویر ان کے گھروں کی زینت بنیں گی۔ گھر کے بڑے تو ان لمحات کو ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ چھوٹے بچے جب بڑے ہوں گے اور اپنی ہوش کی عمر کو پہنچیں گے تو وہ اپنے ماں باپ کو دعائیں دیں گے جو انہیں ساتھ لے گئے تھے اور اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھیں گے کہ ہم نے بھی حضور انور کے قرب میں چند ساعتیں گزاری تھیں اور برکتیں پائی تھیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام قریباً پونے 9 بجے ختم ہوا۔

کلاس واقفات نَو

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بڑی عمر کی واقفات نو بچیوں کی کلاس میں شرکت کے لئے مسجد میں تشریف لے آئے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ مریم زکریا نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ نزہت دریّہ اور انگریزی ترجمہ عزیزہ فریحہ امجد صاحبہ نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ سعدیہ نوال صاحبہ نے آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ امۃ الجمیل صدف نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا منظوم کلام

نور فرقاں ہے جو سب نوروں سے اجلیٰ نکلا
پاک وہ جس سے یہ انوار کا دریا نکلا

خوش الحانی سے پیش کیا۔ اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ عزیزہ لبیبہ چوہدری نے پیش کیا۔

اس کے بعد کتاب دافع البلاء اور حقیقۃ الوحی سے، حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا ایک ایک اقتباس عزیزہ بشریٰ سلیم نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ عائشہ سلیم، مدیحہ قریشی، عتیقہ ناصر، عائشہ خان اور ثانیہ احمد نے مل کر ''حضرت مسیح کی آمد ثانی قرآن کریم اور بائبل کی رو سے'' کے عنوان پر ایک Presentation دی۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کلاس میں شامل ہونے والی تمام بچیوں کو قلم اور چاکلیٹ عطا فرمائے۔

نو بجکر چالیس منٹ پر یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

24 جون 2012ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر چالیس منٹ پر مسجد بیت الرحمٰن میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ہدایات سے نوازا۔

ایم ٹی اے کے اَرتھ سٹیشن کا معائنہ

صبح دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور MTA کے ارتھ سٹیشن کے معائنہ کے لئے تشریف لے گئے۔

MTA کا یہ ارتھ سٹیشن مسجد بیت الرحمٰن کے بیرونی احاطہ میں ایک علیحدہ جگہ پر واقع ہے۔ اس ارتھ سٹیشن کی تنصیب اکتوبر 1994ء کو مکمل ہوئی تھی اور 14/اکتوبر 1994ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دورہ امریکہ کے دوران اس کا افتتاح فرمایا تھا۔ اس ارتھ سٹیشن کے ذریعہ یورپین سیٹلائٹ سے MTA لندن کے پروگرام لے کر نارتھ امریکن سیٹلائٹ پر ڈالے جاتے ہیں اور پھر براعظم امریکہ کے تمام ممالک تک MTA کی نشریات پہنچتی ہیں۔ آغاز میں یہاں سے صرف ایک ہی چینل پر نشریات جاری تھیں۔ اب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے MTA کا یہ ارتھ سٹیشن بیک وقت چار چینلز پر نارتھ امریکہ کے لئے نشریات کررہا ہے۔

سال 2011ء میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق MTA کی سینٹرل اور ساؤتھ امریکہ کی سروس کے لئے ایک نیا اَپ لنک (Uplink) لگایا گیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معائنہ کے دوران MTA ٹیلی پورٹ کے (MCR) ماسٹر کنٹرول روم میں تشریف لے گئے اور MTA نارتھ امریکہ اور ساؤتھ امریکہ کی سروسز کا جائزہ لیا اور باری باری MTA One، MTA+3، MTA3 العربیہ اور MTA Infocast چاروں چینلز کے بارہ میں جائزہ لیا کہ ان کی ٹرانسمیشن کس طرح کی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر کہ Signal Monitoring کس طرح کرتے ہیں۔ انچارج صاحب اَرتھ سٹیشن مکرم منیر احمد چوہدری صاحب مربی سلسلہ نے بتایا کہ نارتھ امریکہ کی سیٹلائٹ SES-2 اور لاطینی امریکہ کی سیٹلائٹ Satmex-6 پر MTA سگنل کی Spectrum Analyzers کے ذریعہ چوبیس گھنٹے Electronic Logging کی جاتی ہے اور ڈیوٹی آپریٹر اس پر نظر رکھنے کے ساتھ ساتھ Log بھی لکھتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دونوں سیٹلائٹس پر ٹرانسمٹ ہونے والے MTA کے سگنل کے گراف کا مشاہدہ Spectrum Analyzers پر بھی کیا اور فرمایا ٹھیک ہے۔

ماسٹر کنٹرول روم کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت سے باہر تشریف لائے اور گزشتہ سال لاطینی امریکہ کے لئے لگائے جانے والے Uplink ڈش انٹینا اور اس سے متعلقہ سسٹم کا معائنہ کرنے کی غرض سے ٹیلی پورٹ کے عقب میں تشریف لے گئے۔

یہ سسٹم لاطینی امریکہ کے ممالک کو اپنے اَرتھ سٹیشن سے چھوٹے سائز کی ڈش پر MTA کی سروس مہیا کرنے کے لئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی ہدایت پر اپنی مدد آپ کے تحت خود لگایا گیا تھا۔ جس کے نتیجہ میں نصف سے زیادہ رقم کی بچت ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس Uplink سسٹم کا معائنہ فرمایا اور دریافت فرمایا کہ اس ڈش انٹینا کے Reflector کے پیچھے اتنا بڑ کور (Cover) کیوں بنایا گیا ہے۔ اس پر انچارج صاحب اَرتھ سٹیشن نے بتایا کہ اس کی غرض یہ ہے کہ سردیوں میں برف پگھلانے کے لئے De-Icing System لگانے کی غرض سے Cavity بنانا مقصود ہے تاکہ قدرتی گیس کے ہیٹرز کے ساتھ اسے گرم رکھا جائے اور سیٹلائٹ پر ٹرانسمٹ ہونے والا سگنل بغیر کسی رکاوٹ کے لوگوں کے گھروں میں پہنچ پائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دریافت فرمانے پر انچارج صاحب نے بتایا کہ اس نئے سسٹم کے ساتھ اب سارے لاطینی امریکہ میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ نیز گوئٹے مالا، سرینام، گیانا، ٹرینیڈاڈ میں تو بہت تعداد میں احمدی احباب چھوٹی ڈشوں پر MTA اپنے اپنے گھروں میں دیکھ رہے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے وہاں اٹھارہ فٹ کی ڈش درکار تھی اور وہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر تھی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا اس Uplink انٹینا کے ساتھ آپ نے یہ ساری مشینیں باہر Open Air میں کیوں لگائی ہیں۔ اس پر انچارج صاحب نے عرض کیا کہ یہ Outdoor SSPAs ہیں اور یہ نئی طرز کے ٹرانسمیٹرز شدید گرمی اور شدید سردی برداشت کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں اور ہمیں ان کو ٹھنڈا یا گرم رکھنے کا خرچ نہیں کرنا پڑتا اور اس طرح ہماری بجلی کے خرچ کی بچت ہوجاتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ٹھیک ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ''ایمرجنسی بیک اپ جنریٹرز'' کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ یہ جنریٹرز کس سائز کے ہیں اور کیا یہ ڈیزل پر ہیں۔ اس پر انچارج صاحب اَرتھ سٹیشن نے بتایا کہ ہمارے پاس اس وقت دو جنریٹر ہیں۔ ایک 125KVA کا ہے اور یہ ڈیزل پر چلتا ہے اور اس کا چھ سو گیلن کا ٹینک ہے جو سارے اَرتھ سٹیشن کا لوڈ اٹھا سکتا ہے۔ دوسرا جنریٹر 50KVA کا ہے۔ یہ قدرتی گیس پر چلتا ہے اور بڑا جنریٹر فیل ہونے کی صورت میں صرف ٹرانسمیشن کا لوڈ اٹھا سکتا ہے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کمیونیکیشن روم (Communication Room) میں تشریف لے گئے جو کہ ایک الگ اور محفوظ کمرہ ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں مختلف ریکس (Racks) میں نصب تمام سسٹم دیکھے اور خصوصی طور پر نیا لگنے والا لاطینی امریکہ کے ممالک کی سروس کا سسٹم دیکھا اور بعض امور دریافت فرمائے۔

امریکہ کی سرزمین پر قائم ہونے والا MTA انٹرنیشنل کا یہ اَرتھ سٹیشن اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے براعظم امریکہ کے سب ممالک کے لئے 24 گھنٹے نشریات مہیا کررہا ہے۔ اس اَرتھ سٹیشن سے ہر روز 24 گھنٹے کے دوران وہی پروگرام نشر ہوتے ہیں جو MTA لندن (یوکے) سے نشر ہوتے ہیں۔ یعنی یہ اَرتھ سٹیشن یورپین سیٹلائٹ سگنل لے کر آگے امریکن سیٹلائٹ پر ڈالتا ہے۔ اس طرح سارا براعظم امریکہ MTA کی نشریات سے مستفید ہوتا ہے۔

اَرتھ سٹیشن کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملیز کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج فلاڈلفیا اور Willingboro سے آنے والی 53 فیملیز کے 317 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر فیملی نے ملاقات کے بعد حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ آج ملاقات کرنے والوں میں ایک بڑی تعداد افریقن امریکن فیملیز کی تھی اور بعض ان میں سے پرانے احمدیوں کی اولادیں تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ایک بجکر پچاس منٹ تک جاری رہا۔

تقریب آمین

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الرحمٰن تشریف لے آئے جہاں آمین کی تقریب منعقد ہوئی۔

باقی صفحہ 8 پر ملاحظہ فرمائیں

واشنگٹن امریکہ میں Capital Hill میں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے لیکچر کا آنکھوں دیکھا حال

حضرت مسیح موعودؑ کے ایک الہام 'نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ' کا شاندار ظہور

عبدالرّب انور محمود خان ابن مولانا عبدالمالک خان مرحوم۔ امریکہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوسرے انبیاء پر مجھے چھ باتوں میں فضیلت حاصل ہے۔ چنانچہ ان میں سے دوسرے نمبر پر آپؐ نے جس بات کا ذکر فرمایا وہ یہ تھی کہ 'نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ' رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ (صحیح مسلم ۔ کتاب المساجد)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رعب کے ساتھ نصرت عطا کئے جانے کا یہ امتیازی نشان اس زمانہ میں آپؐ کے غلام کامل اور عاشق صادق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خاص طور پر عطا ہوا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک الہام دو مرتبہ کسی قدر مختلف الفاظ میں 1883ء میں اور 1906ء میں ہوا۔ ان الفاظ میں مرکزی مضمون ان الفاظ میں نازل ہوا:

1883ء: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ اُحْیِیْتَ بِالصِّدْقِ اَیُّھَاالصِّدِّیْقُ۔ نُصِرْتَ وَ قَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ

(تذکرہ، اردو ایڈیشن چہارم 2002ء صفحہ 53)

ترجمہ: ''تُو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا اے صدیق۔ تُو مدد کیا گیا اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں''۔

4/ستمبر 1906ء: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَ قَالُوْا لَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ۔

(تذکرہ، اردو ایڈیشن چہارم 2002ء صفحہ 566)

ترجمہ: ''رعب کے ساتھ تیری نصرت کی گئی اور مخالفوں نے کہا اب کوئی جائے پناہ نہیں''۔

''تُو رعب کے ساتھ مدد دیا گیا'' کا ظہور متعدد بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اور خلفائے احمدیت کی زندگی میں احمدیوں نے بچشم خود ملاحظہ کیا ہے۔ اس قسم کا نشان امریکہ کی سرزمین میں بھی متعدد بار ظہور میں آچکا ہے۔ لیکن اس کا ایک عجیب اظہار 27 جون 2012ء کو عمل میں آیا جب ہمارے پیارے آقا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کانگریس کی بلڈنگ Capital Hill میں تشریف لائے اور پہلی مرتبہ مملکت امریکہ کے قانون ساز ادارے کے کئی ارکان کے سامنے قرآن کریم کی تعلیمِ انصاف کے ذریعہ امن عالم کے قیام پر بصیرت افروز روشنی ڈالی۔

آیئے اب نصرت الٰہی کے زندہ جاوید نظارے مشاہدہ کریں۔

❁...... جب حضور ایدہ اللہ اپنے چالیس خدام کے ہمراہ Rayburn Building میں داخل ہوئے اور Security سے گزر کر Corridor میں تشریف لائے تو اس نصرت کا پہلا نظارہ اس وقت دیکھنے میں آیا جب وہاں اپنے مشاغل میں مصروف پبلک حضور کو دیکھ کر دو رویہ قطار میں کھڑی ہوگئی جیسا کہ وہ حضور کے استقبال کے لئے ہی جمع ہوئے ہوں۔ اور ہر کیمرے نے حضور کی جانب رُخ کر کے حضور کی پُرکشش شخصیت کو اپنے کیمرے میں محفوظ کیا۔ ان میں سے کسی کو یہ علم نہ تھا کہ یہ کون صاحب ہیں اور کیوں یہاں آئے ہیں۔

❁...... اس نصرت کی دوسری جھلک اس وقت نظر آئی جب حضور اقدس ایدہ اللہ Gold Room میں داخل ہوئے (جہاں 140 کے قریب کانگریس کے ممبران، وزراء، مختلف ممالک کے سفراء و مندوبین اور پریس نمائندگان جمع تھے) سب کے سب یک لخت کھڑے ہوگئے اور تالیوں کی گونج میں حضور کا خیر مقدم کیا۔

❁...... ایک کانگریس مَین نے اسٹیج پر آکر حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں امریکہ کا وہ Flag پیش کیا جو اُس دن Capital HIll پر لہرایا گیا تھا اور 'مرزا مسرور احمد' کو معنون کیا گیا تھا۔ ساتھ ہی انہوں نے Flag کے سلسلے میں ایک سرٹیفکیٹ پیش کیا جو اس بات کا تصدیق نامہ تھا کہ یہی جھنڈا آج لہرایا گیا تھا۔

❁...... ایک اَور کانگریس مَین نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک تہنیت نامہ پیش کیا جس پر 22 کانگریس ممبرز کے دستخط ثبت تھے۔ اس میں حضور ایدہ اللہ کی تمام دنیا میں انسانی بہبود کے لئے خدمات پر حرفِ ستائش رقم تھے۔

❁...... اس موقع پر ایک مقررہ مکرمہ ڈاکٹر Katrina Lantos Swett صاحبہ (سربراہ امریکی کمیشن برائے عالمگیر مذہبی آزادی) نے حاضرین کے سامنے دنیا بھر میں احمدیوں پر ہونے والے مظالم اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی امن عالم کے قیام کے لئے عالمگیر کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا:

"I have to say that there is a particular sense of blessing that seems to rest this brimming room today and I am sure that it is due in part to the wonderful spirit of goodwill, the warm hearts and a sense of optimism and love of participants, but your Holiness, it is undoubtedly a reflection of the blessings that you bring to this capital, so we are so honored and so grateful for you being here today".

''میرا دل پکار رہا ہے کہ آج مختلف لوگوں سے بھرا ہوا یہ کمرہ خاص الخاص برکات سے معمور ہے۔ کسی حد تک اس کا سبب یہاں پر جمع ہونے والے افراد کے پیار، بہتر مستقبل کی امید، قلوب کی گرمجوشی اور بھلائی کے جذبات بھی ہیں۔ لیکن اے مقدس ہستی! لاریب یہ ساری برکات اس نور سے پھوٹ رہی ہیں جو آپ کے وجودِ مسعود سے عبارت ہے۔ بلاشبہ آپ کی آج یہاں آمد ہم سب کے لئے باعث صد افتخار ہے اور ہم سب آپ کے انتہائی حد تک تہہ دل سے ممنون ہیں''۔

❁...... محترمہ Nancy Pelosi نے جو کہ Democratic House کی سربراہ ہیں حضور ایدہ اللہ کو خراج تحسین پیش کیا جس میں کہا گیا تھا کہ اگرچہ مرزا مسرور احمد صاحب نے بطور ٹیچر کے اپنی عملی زندگی کا آغاز کیا لیکن اپنے مضبوط اصولوں پر بڑی مستعدی سے قائم رہے اور عوام الناس کی بہبود میں انہیں ستایا گیا، گالیاں دی گئیں، جیل بھیجا گیا، ملک بدر کیا گیا مگر ان تمام تکالیف نے ایک لحظہ بھی آپ کے قدم استقلال میں جنبش نہ ہونے دی اور آپ نے کسی کا جواب انتہا پسندی یا شدّت سے نہیں دیا بلکہ اپنے اصولوں پر قائم رہے اور آج وہ 175 ملین لوگوں کے سربراہ ہیں اور ان کا ایک ہی اصول ہے ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں''۔

❁...... اس کے بعد حضور ایدہ اللہ اپنے لیکچر کے لئے تشریف لائے تو ایک مرتبہ پھر جملہ حاضرین بیک وقت حضور کے استقبال کے لئے ایستادہ ہوگئے اور پھر ایک مرتبہ یہ الہام ''نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ'' عالم شہود میں کارفرما ہوا۔

❁...... حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں عالمی امن کے قیام کیلئے انصاف پر زور دیا اور اس پہلو سے اسلامی تعلیمات اور قرآنی معارف بیان فرمائے اور وہ جملہ اقدام بیان کئے جن کی نشاندہی قرآن کریم نے بڑی صراحت سے کی ہے۔ تمام حاضرین اس دلکش خطاب کو بڑے غور اور توجہ سے سنتے رہے اور متعدد لوگوں نے اس کو قلمبند کیا۔

❁...... جب حضور کا خطاب ختم ہوا تو تیسری مرتبہ پھر تمام حاضرین نے ایستادہ ہوکر تالیوں کی گونج میں حضور کو خراج تحسین پیش کیا۔

❁...... یہ وہ قانون ساز افراد ہیں جو صدر مملکت کے لئے بھی Standing Ovation نہیں دیتے یا شاذو نادر ہی ایسا کرتے ہیں۔

یقیناً الٰہی تحریک ان کے قلوب کو مسخر کر رہی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی برقی قوّت ہے جو اس نورانی رعب کے زیر اثر ہے اور بے خودی سے ان جذبات کا اظہار کر رہی ہے:

کس طرح کروں احوال مَیں اس کا بیاں
ہے قلم ساکت سکونِ قلب ہے سیماب وار

❁...... اس کے بعد حضور کو Capital Hill کا Tour کرایا گیا اور آخر میں حضور کانگریس کے ہال کی گیلری میں تشریف لائے جہاں کانگریس کی کارروائی جاری تھی۔ چند منٹ کے بعد کانگریس کے Podium پر ایک کانگریس مَین آئے اور باضابطہ کانگریس کی جانب سے حضور ایدہ اللہ کا تعارف کرایا اور اشارہ سے گیلری میں حضور ایدہ اللہ کی جانب سب حاضرین کی توجہ کرائی اور باقاعدہ کانگریس کی کارروائی کے رجسٹر میں خیر مقدم اور تعارف ریکارڈ کرایا۔ اس دوران حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ مکرم امجد محمود خان بیٹھے تھے جو کہ محترم مولانا عبدالمالک خان مرحوم کے پوتے ہیں اور وہ حضور کو کانگریس کی کارروائی کی بریفنگ کرتے رہے۔ اور اس طور پر انہوں نے اپنے پڑدادا حضرت مولانا ذوالفقار علی خان گوہر کی یاد دلائی جو ویمبلے کانفرنس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے لئے بریفنگ کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ الحمدللہ

❁...... اس تقریب کے اختتام پر جب خاکسار سیڑھیاں اتر رہا تھا تو کانگریس کے ایک نمائندہ نے کہا کہ حضور کا ایڈریس "Pure Gospel" تھا۔ جب مَیں نے یہ الفاظ سنے تو میرا دماغ 1896ء کی تاریخ میں ڈوب گیا جب اسلامی اصول کی فلاسفی کے لیکچر کے بعد جو تبصرے شائع ہوئے تھے ان میں ایک تبصرہ Spiritual Journal Boston نے لکھا اور وہ یہی دو الفاظ تھے 'Pure Gospel'۔ جب خاکسار نے اس پر مزید غور کیا تو بالبداہت یہ بات کھل کر سامنے آگئی کہ فلاسفی کے اس لیکچر اور حضور ایدہ اللہ کے اس خطاب میں قدر مشترک یہ ہے کہ ہر دو لیکچرز میں صرف اور صرف اسلام کی خوبیاں اور حسین تعلیمات پیش کی گئی ہیں اور کسی مذہب پر کوئی اعتراض یا اس کا کوئی ذکر نہیں۔

❁...... کانگریس کے ایک اور نمائندہ سینیٹر Casey نے کہا: ''مَیں نے کوئی مسلمان لیڈر نہیں دیکھا جو اس قدر Humble ہو اور بیان میں اتنا Masterful''۔

❁...... حاضرین کے ایک اور فرد نے کہا کہ: کانگریس کو اس کی شدید ضرورت تھی۔

❁...... Nancy Pelosi بجائے اسٹیج پر بیٹھنے کے حاضرین میں بیٹھ گئیں تا کہ وہ براہ راست حضور انور کو دیکھ سکیں اور آپ کے خطاب سے لطف اندوز ہوسکیں۔ اس ہال میں ایسی کشش اور برقی روتھی جو کہ حضرت مصلح موعودؓ کی اس دعا کا ثمر تھی:

ہر گام پر فرشتوں کا لشکر ہو ساتھ ساتھ
ہر ملک میں تمہاری حفاظت خدا کرے

صاحب بصیرت حضرات نے اس غیر معمولی کشش اور رعب کا اثر جو حضور ایدہ اللہ کے مبارک وجود سے چھلک رہا تھا اپنے وجودوں پر محسوس کیا اور وہ ان کو بار بار مجبور کر رہا تھا کہ وہ آپ کے لئے ہر طریقہ سے استقبال اور تکریم کے جذبات پیش کریں۔ کمرہ کے کونے کونے سے یہ صدا آرہی تھی: نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر۔

الغرض اس تقریب میں زمانے نے دو عظیم الشان الہامات اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کئے۔ اِنِّیْ مَعَکَ یَا مَسْرُوْر اور نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ۔

خاکسار نے حضور ایدہ اللہ سے اس کا تذکرہ کیا تو حضور نے فرمایا کہ آج صبح جب مَیں Capital Hill جانے کی تیاری میں مصروف تھا تو میری توجہ اس الہام کی طرف ہوئی۔ تو مَیں نے دعا کی کہ خدایا! یہ الہام میرے حق میں بھی پورا فرمادے۔ فی الحقیقت اللہ تعالیٰ نے حضور کی دعا قبول فرمائی اور نہ صرف کیپٹل ہل کے Gold Room میں موجود افراد نے بلکہ ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا نے اس پُرشوکت نظارہ کو دیکھا اور اس کی صداقت پر گواہ بن گئی۔ فالحمدللہ ربّ العالمین۔

❁❁❁❁❁❁

THOMPSON & CO SOLICITORS

New Office in Morden

Consult us for your legal requirements

such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson , Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panel) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005

Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040

Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697

Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

تمباکونوشی ترک کرنے کی قابل تقلید مثالیں

اطاعت مومن کا خاص جوہر ہے۔ خصوصاً وہ اطاعت جو طبیعت اور عادت کے خلاف ہو اور جس حکم کی تعمیل کرنے میں تکلیف محسوس ہو اور دراصل اطاعت یہی ہے جس میں انسان نفس کو مار کر محبوب کی رضا کو حاصل کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء نے حقہ کو ناپسند فرمایا تو آپ کے متبعین نے اطاعت کے شاندار مظاہرے کئے۔ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 4 ستمبر 2009ء میں مکرم عبدالسمیع خانصاحب نے اپنے مضمون میں ایسے متعدد واقعات پیش کئے ہیں۔

☆ حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کے والدین اور دیگر رشتہ دار افیم وغیرہ کے عادی تھے انہیں دیکھ کر مولوی صاحب کو بھی عادت ہوگئی تھی جب قادیان میں آئے تو حضرت مسیح موعود نے فرمایا: ''**ہمارے دوستوں کو نشہ آور اشیاء سے پرہیز کرنا چاہئے**''۔ تو آپ نے یک دم اس عادت کو ترک کردیا۔ پہلے تین دن تو ایسی حالت رہی کہ آپ میں اور مردہ میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس کے بعد چالیس دن تک سخت تکلیف اٹھائی اور بہت بیمار ہو گئے۔ ابھی نقاہت باقی تھی کہ بیت مبارک میں نماز کے لئے تشریف لائے۔ حضورؑ نے فرمایا آپ آہستہ آہستہ چھوڑتے یکدم ایسا کیوں کیا۔ عرض کیا حضور **جب ارادہ کرلیا تو یکدم ہی چھوڑ دی۔**

☆ حضرت میاں فیاض علی صاحب کپورتھلویؓ بیان فرماتے ہیں کہ اوائل میں میں حقہ بہت پیا کرتا تھا یہاں تک کہ پاخانہ میں بھی حقہ ساتھ لے جایا کرتا تھا۔ تب جا کر پاخانہ ہوتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت اقدس جالندھر تشریف لائے۔ جماعت کپورتھلہ اور یہ خاکسار بھی حاضر خدمت ہوئے۔ وعظ کے دوران میں حقہ کی برائی آگئی۔ جس کی حضور نے بہت ہی مذمت کی۔ وعظ کے ختم ہونے کے بعد خاکسار نے عرض کی کہ حضور میں تو زیادہ حقہ پینے کا عادی ہوں۔ مجھ سے وہ نہیں چھوٹ سکے گا۔ ہاں اگر حضور دعا فرمائیں تو امید ہے کہ چھوٹ جائے۔ حضور نے فرمایا آؤ ابھی دعا کریں سو آپ نے دعا کی اور اثناء دعا میں حاضرین آمین آمین کہتے رہے۔ حضور نے دیر تک خاکسار کے لئے دعا کی۔ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ حقہ میرے سامنے لایا گیا ہے۔ میں نے چاہا کہ ذرا حقہ پیوں۔ جب میں حقہ کو منہ سے لگانے لگا تو حقہ کی نلی ایک سیاہ پھنیر سانپ بن گئی اور یہ سانپ میرے سامنے اپنے پھن کو لہرانے لگا۔ میرے دل میں اس کی سخت دہشت طاری ہوگئی۔ مگر اسی حالت رؤیا میں مَیں نے اس کو مارڈالا۔ اس کے بعد میرے دل میں حقہ کی انتہائی نفرت پیدا ہوگئی اور مَیں نے **حضرت مسیح موعودؑ کی دعا کی برکت سے حُقّہ چھوڑ دیا۔**

☆ حضرت مولوی حسن علی صاحبؓ تو حضرت مسیح موعودؑ **کی بیعت کی ایک برکت** یہ بیان فرماتے ہیں کہ نشوں سے نجات مل گئی: ''پوچھو کہ مرزا صاحب سے مل کر کیا نفع ہوا۔ اجی! بے نفع ہوئے کیا میں دیوانہ ہوگیا تھا کہ ناحق بدنامی کا ٹوکرا سر پر اٹھالیتا اور مالی حالت کو سخت پریشانی میں ڈال دیتا۔ کیا کہوں، کیا ہوا، مردہ تھا زندہ ہو چلا ہوں۔ گناہوں کا اعلانیہ ذکر کرنا اچھا نہیں، ایک چھوٹی سی بات سناتا ہوں۔ اس نالائق کو تیس برس سے ایک قابل نفرت یہ بات بھی تھی کہ حقہ پیا کرتا تھا۔ بارہا دوستوں نے سمجھایا خود بھی کئی بار قصد کیا لیکن روحانی قویٰ کمزور ہونے کی وجہ سے اس پرانی زبردست عادت پر قادر نہ ہوسکا۔ حضرت مرزا صاحب کی باطنی توجہ کا یہ اثر ہوا کہ آج قریب ایک برس کا عرصہ ہوتا ہے کہ پھر اس کمبخت کو منہ نہیں لگایا۔

☆ حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحبؓ بیان فرماتے ہیں: میں شروع میں حقہ بہت پیا کرتا تھا۔ شیخ حامد علی بھی پیتا تھا۔ کسی دن شیخ حامد علی نے حضرت صاحب سے ذکر کردیا کہ یہ حقہ بہت پیتا ہے۔ اس کے بعد میں جو صبح کے وقت حضرت صاحب کے پاس گیا اور حضور کے پاؤں دبانے بیٹھا تو آپ نے شیخ حامد علی سے کہا کہ کوئی حقہ اچھی طرح تازہ کرکے لاؤ۔ جب شیخ حامد علی حقہ لایا تو حضور نے مجھ سے فرمایا کہ پیو۔ میں شرمایا مگر حضرت صاحب نے فرمایا جب تم پیتے ہو تو شرم کی کیا بات ہے۔ پیو کوئی حرج نہیں میں نے بڑی مشکل سے رُک رُک کر ایک گھونٹ پیا۔ پھر حضور نے فرمایا میاں عبداللہ مجھے اس سے طبعی نفرت ہے۔ میاں عبداللہ صاحب کہتے تھے بس میں نے اسی وقت سے حقہ ترک کردیا اور اس ارشاد کے ساتھ ہی میرے دل میں اس کی نفرت پیدا ہوگئی۔ پھر ایک دفعہ میرے مسوڑھوں میں تکلیف ہوئی تو میں نے حضور سے عرض کیا کہ جب میں حقہ پیتا تھا تو یہ درد ہٹ جاتا تھا حضور نے جواب دیا کہ ''بیماری کے لئے حقہ پینا معذوری میں داخل ہے اور جائز ہے جب تک معذوری باقی ہے''۔ چنانچہ میں نے تھوڑی دیر تک بطور دوا استعمال کرکے پھر چھوڑ دیا۔ میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضورؑ نے مجھے گھر میں ایک توڑا ہوا حقہ کیلی پر لٹکا ہوا دکھایا اور مسکرا کر فرمایا ہم نے اسے توڑ کر پھانسی دیا ہوا ہے۔

☆ سیدنا حضرت مسیح موعود 1892ء میں جالندھر تشریف لے گئے تھے۔ حضور کی رہائش بالائی منزل پر تھی۔ کسی خادمہ نے گھر میں حقہ رکھا اور چلی گئی۔ اسی دوران حقہ گر پڑا اور بعض چیزیں آگ سے جل گئیں۔ حضور نے اس بات پر حقہ پینے والوں سے ناراضگی اور حقہ سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ یہ خبر نیچے احمدیوں تک پہنچی جن میں سے کئی حقہ پیتے تھے اور ان کے حقے بھی مکان میں موجود تھے۔ انہیں جب حضور کی ناراضگی کا علم ہوا تو سب حقہ والوں نے اپنے حقے توڑ دیئے اور حقہ پینا ترک کردیا جب عام جماعت کو بھی معلوم ہوا کہ حضور حقہ کو ناپسند فرماتے ہیں **تو بہت سے باہمت احمدیوں نے حُقّہ ترک کردیا۔**

☆ حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانویؓ ایک زمانہ سے افیون اور حقہ کے عادی تھے۔ موت سے پہلے قادیان ہی میں انہوں نے ان دونوں چیزوں کو ترک کردیا اور ایسی جوانمردی سے مقابلہ کیا کہ پھر ان کی طرف توجہ نہ کی۔ ان دیر سے لگے ہوئے نشہ کو یکدم چھوڑ دینے کی وجہ سے وہ بیمار ہوئے۔

☆ حضرت چوہدری غلام محمد صاحبؓ بیان کرتے ہیں: حضرت مسیح موعودؑ کی صحبت میں بیٹھے تھے، ایک احمدی دوست نے پوچھا کہ حضور! حقہ شراب جیسا ہے؟ حضورؑ نے فرمایا: ''شراب جیسا نہیں اس سے کم''۔ مَیں نہایت عادی تھا، میں اتنا ڈرا کہ قادیان میں حقہ چھوڑ دیا۔

☆ 25 مارچ 1908ء کی صبح حاجی الٰہی بخش صاحب گجراتی حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر تھے انہوں نے عرض کی کہ مجھے قبل از بیعت پندرہ سال کی عادت افیون اور حقہ نوشی کی تھی۔ بیعت کے بعد میں شرمندہ ہوا کہ اب تک مجھ میں ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں۔ تب میں جنگل میں جا کر خدا کے آگے رویا اور میں نے دعا کی اور پھر یکدفعہ دونوں چیزوں کو چھوڑ دیا نہ مجھ کو کوئی تکلیف ہوئی اور نہ کوئی بیماری وارد ہوئی۔ حضور نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''ایک دفعہ ایک احمدی یہاں آئے۔ انہیں ایسا واقعہ پیش آیا جس سے متأثر ہوکر کہنے لگے۔ اب میں کبھی حقہ نہیں پیوں گا اس کی وجہ سے آج مجھے بہت ذلّت اٹھانی پڑی۔ ان ایام میں یہاں عام طور پر حقہ نہیں ملتا تھا...... وہ تلاش کرتے کرتے مرزا امام دین کے حلقے میں چلے گئے۔ وہ ہمارے رشتہ دار تھے، حضرت مسیح موعودؑ کے چچازاد بھائی تھے۔ مگر سلسلہ کے سخت مخالف، حقے کی خاطر جب وہ احمدی وہاں جا بیٹھے۔ تو مرزا امام دین نے حضرت صاحب کو گالیاں دینی شروع کردیں اور لگے ہنسی اور تمسخر کرنے۔ وہ حقے کی خاطر سب کچھ بیٹھے سنتے رہے۔ وہ کہتے ہیں اسی وقت میں نے دل میں ارادہ کرلیا کہ اب حقہ نہ پیوں گا۔ اسی نے مجھے ذلیل کرایا ہے''۔

☆ ملک منصور احمد صاحب عمر بیان کرتے ہیں: میرے دادا جان حضرت مولوی نور محمد صاحب ملتانیؓ کو خواب میں حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ حقہ چھوڑ دیں۔ صبح اٹھ کر حقہ ختم کردیا اور اس وجہ سے شدید بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ صرف حقہ پی کر بچ سکتے ہیں وگرنہ کوئی صورت بچنے کی نہیں۔ لیکن انہوں نے حقہ نہ پیا اور فوت ہو گئے۔ وہ زمیندار تھے اور حقہ کی بچپن سے عادت تھی۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: ''نہایت مخلص دوست ترگڑی کے شاعر محمد اسماعیل صاحب فوت ہو گئے ہیں۔ بہت جوش اور اخلاص رکھنے والے تھے ان کی بعض نظموں نے تبلیغ میں بہت مدد دی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ان کی کتاب چٹھی مسیح کو بہت پسند کیا تھا۔ حقہ کے بہت دشمن تھے۔ اس کے متعلق ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر آپ نے یہ عیب نہ مٹایا تو کیا مٹایا! گو ایک بات پر ہی زور دینا اصل دانائی نہیں لیکن ان کی غیرت ایمانی اور بدی سے نفرت کی وجہ سے ان کا یہ اصرار بھی بہت اچھا لگتا تھا''۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے 1912ء میں ایک خطاب میں تمباکونوشی چھوڑنے کی پُرزور تلقین فرمائی۔ اخبار ''الحکم'' لکھتا ہے: بہت سے آدمیوں نے حقہ نوشی سے توبہ کرلی اور حقے ٹوٹ گئے۔ مدرسہ کے طالبعلموں میں سے جو سگریٹ نوشی کے عادی تھے۔ وہ اپنی توبہ کی درخواستیں پے درپے بھیج رہے ہیں۔ بعض کو اس قبیح عادت کے ترک سے تکلیف بھی ہوئی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے ان کیلئے ایک نسخہ تجویز کیا ہوا ہے۔ میں اسے افادہ عام کیلئے درج کردیتا ہوں۔ فرمایا کہ **جب حُقّہ کی خواہش پیدا ہو تو چند کالی مرچیں منہ میں رکھ لو اس سے یہ تکلیف جاتی رہے گی۔** بہرحال خدا کے فضل کی بات ہے کہ یہ بلا ہمارے مدرسہ سے رخصت ہونے کو ہے بلکہ ہوچکی ہے۔

☆ حضرت مولوی فرزند علی خانصاحب نے 1909ء میں ایک جلسہ میں احمدیت قبول کرنے کا اعلان کیا۔ فرماتے ہیں: جلسہ کے بعد ہم لوگ بیٹھ گئے اور حقہ کا دور چل پڑا۔ اس وقت تک میں حقہ پیا کرتا تھا میں نے ایک احمدی سے دریافت کیا کہ حقہ کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کیا خیال ہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضور نے اسے حرام تو نہیں ٹھہرایا لیکن حضور اس کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ میرے دل نے اسی وقت یہ فتویٰ دیا کہ **جس چیز کو امام مہدی نے ناپسند کیا اسے ترک کردینا چاہئے**۔ چنانچہ اس مجلس میں بھی اس کے بعد میں نے حقہ پینے سے پرہیز کیا اور گھر پر لوٹ کر کسی کو نہ بتایا کہ میں نے حقہ نوشی ترک کردی ہے۔ حتیٰ کہ اس ارادے پر کوئی پچاس ایک گھنٹے گزر گئے مجھے حقہ نوشی کی عادت ترک کرنے میں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ بجز اس کے کہ کبھی سفر کے دوران میں جب دوسرے ہم سفر لوگ سگریٹ نوشی کرتے تو میرے دل میں بھی اس کی تحریک ہوتی۔ لیکن یہ عارضی کشش تھی۔ جس کا مقابلہ میرا نفس آسانی کے ساتھ کرلیتا تھا۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے آغاز خلافت سے ہی احمدیوں کو تمباکونوشی چھوڑنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے: حضرت مصلح موعود کے دربار میں ایک تجویز پیش ہے۔ تمباکو امریکہ سے آیا تھا۔ اس لئے بہتر ہے کہ اس کے خرچ کو اسی ملک میں اشاعت حق پر لگایا جاوے۔ پس جو احمدی تمباکو (سگریٹ، حقہ) پیتے ہیں۔ وہ اس لغو عادت کو چھوڑ دیں اور جو خرچ ماہوار تمباکو پر کرتے ہیں بطور کفارہ اس کا نصف اس فنڈ میں بالالتزام دیتے رہیں اور جو نہیں چھوڑ سکے وہ اپنے تمباکو کے ماہوار خرچ کے برابر چندہ اس فنڈ میں ہر مہینے جمع کرادیا کریں۔ پہلے یہ تجویز قادیان میں رائج ہوگی۔ اپنے گھر کو مسلمان کرکے پھر بیرونجات کے احمدیوں پر نگران مقرر ہوں گے جو ہر تمباکونوش سے یہ رقم وصول کرکے داخل دعوت الی الخیر فنڈ کریں گے۔

چند دن بعد کے الفضل میں لکھا ہے کہ تمباکو کے متعلق تجویز پر عمل ہو رہا ہے۔

☆ اخبار الحکم انہی ایام میں لکھتا ہے: حال میں حضرت مصلح موعودؓ نے قادیان میں **ایک سب کمیٹی اس غرض کے**

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 22/جولائی 2009ء میں شامل اشاعت مکرم فاروق محمود صاحب کے نعتیہ کلام سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

کیسے لکھوں میں یار کی مدح میں کیا لکھوں
نعتِ رسولِؐ پاک میں مَیں کیا بھلا لکھوں
اُن کو حریمِ قدس کا میں آئینہ لکھوں
یا پھر بشر کی ابتدا اور انتہا لکھوں
جتنا بھی لکھ سکے یہ قلم اس سے ہاں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی میں شایانِ شان لکھوں

ہے عیسیٰؑ، موسیٰؑ، یوسفِؑ زنداں کا تجھ سے نُور
ہر اک زماں کے ہر دلِ تاباں کا تجھ سے نُور
ہر قافلۂ نُور کا اِک سارباں لکھوں
ممکن کہاں ہے پھر بھی میں شایانِ شان لکھوں

لئے قائم کی ہے کہ وہ حقہ نوش احمدیوں سے حقہ چھڑوائیں۔ حقہ نوشی پر جس قدر وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے وہ ایک ظاہر امر ہے۔ پھر اس سے جس قدر برے نتیجے پیدا ہوتے ہیں وہ بھی مخفی بات نہیں۔ اس لئے آپ نے اس برائی کو چھڑانے کی طرف توجہ فرمائی ہے اور **جو احباب حُقّہ چھوڑیں وہ حُقّہ نوشی کے ماہوار اخراجات کے نصف کے برابر اس کے شکریہ میں ترقی اسلام فنڈ میں دیں اور جو حُقّہ نہیں چھوڑ سکتے وہ اسی قدر چندہ اس فنڈ میں دیں۔** یہ کیسی بابرکت بات ہے کہ ایک تو بدعادت سے بچاتے ہیں اور اس کی بجائے اموال کو نہایت ہی پاک اغراض میں صرف کرنے کی تحریک کرتے ہیں۔ ہر جگہ کی احمدی انجمنیں اس تجویز پر عمل کرنے کے لئے انسداد حقہ نوشی کی پنچایتیں مقرر کریں۔ قادیان سے قریباً 8 روپیہ ماہوار چندہ اس مد میں جمع ہو چکا ہے اگر ہماری تمام انجمنیں اس تجویز پر عمل کرنے لگیں تو میں سمجھتا ہوں کہ قریباً پانچ سو روپیہ ماہوار اس مد میں آمدنی ہونے لگے۔ قادیان کے بعد دوسری آواز دیکھنا کہاں سے آتی ہے۔

☆ ایک بار اٹھوال کے چند لوگوں نے حضرت مصلح موعودؓ کی بیعت کی تو حضورؓ نے ان سے حقہ نہ پینے، لڑائی جھگڑا نہ کرنے اور فحش نہ بکنے کا عہد بھی لیا۔

☆ جن احباب نے حضرت مصلح موعودؓ کی تحریک پر حقہ چھوڑ دیا تھا۔ الفضل میں ان کے نام بھی شائع ہوتے رہے۔ چنانچہ الفضل 24 فروری 1921ء میں 6 احباب اور 17 مارچ 1921ء میں 27 کے نام درج کئے گئے۔ نیز نائب ناظر صاحب صیغہ تربیت قادیان نے لکھا کہ اگر کسی دوست نے کسی خاص ترکیب سے حقہ چھوڑا ہو تو اس سے بھی مطلع فرمائیں تا کہ دوسرے دوست اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد حقہ چھوڑنے والے بعض احباب کے خطوط بھی شائع کئے گئے۔ ان میں سے دو خطوط ملاحظہ فرمائیں:

1۔ ''جلسہ سالانہ پر حضور نے ترک حقہ کا ارشاد جماعت کو فرمایا تھا۔ اسی دن سے اس کو کم کرنا شروع کر دیا۔ خداوند کریم کے فضل سے اور حضور کی برکت سے یہ بدعادت رفع ہوگئی اور یکم اپریل سے بالکل ترک کر دیا ہے۔ گو عمر رسیدوں کے واسطے حضور کے حکم پر کچھ رعایت جھلکتی تھی اور مجھ جیسے کمزور اور ساٹھ سالہ عمر کے واسطے ذرا مشکل تھا۔ مگر میرے مولا نے محض اپنے فضل سے ہمت بندھائی کہ تعمیل حکم ہو جائے۔......'' (نیاز مند محمد ابراہیم مدرس گولیکی۔ ضلع گجرات)

2۔ ''خدا کے فضل سے حقہ چھوڑ دیا ہے۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ حقہ چھوڑنے پر چند یوم تکلیف ہوا کرتی ہے۔ مجھے خدا کے فضل سے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ بلکہ جب یہ سنا گیا کہ حضرت صاحب حقہ سے منع فرماتے ہیں تو اپنے نفس کو کہا کہ اگر تم ایک معمولی سے حکم کی تعمیل نہ کرو گے تو جب ایک بڑا حکم دیا گیا تو پھر کس طرح عمل کرو گے۔ اسی بات نے میرے نفس کو شرمندہ کر دیا اور حقہ چھوڑنے پر کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ آپ دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ توفیق دے کہ اس کی طرف خیال ہی نہ ہو۔ حقہ چھوڑنے سے چند ایک فائدے بھی ہوئے ہیں......''۔ (جلال الدین مینیجر سنگر سیونگ مشین تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ)

☆ محمد ظفر اللہ ناصر صاحب لکھتے ہیں: اگست 1948ء میں جب میں تیسری کلاس میں زیر تعلیم تھا تو اس نادانی کی عمر میں سگریٹ نوشی کی قبیح عادت میں مبتلا ہوگیا۔ میرے والد صاحب بچوں میں اس عادت کے خلاف بڑے ناراض ہوتے اور بعض اوقات تشدد سے بھی کام لیتے۔ لیکن یہ عادت کم ہو جانے کی بجائے بڑھتی چلی گئی اور میں ایک Chain Smoker بن گیا۔ پچپن سال اس قبیح عادت میں گزر رے کہ اگست 2003ء میں الفضل اخبار میں پڑھا کہ حضرت مسیح موعودؑ کی محفل میں ایک شخص کا سوال تھا کہ سگریٹ نوشی اور حُقّہ کے متعلق آپؑ کا کیا حکم ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ میرے آقا مکی مدنی ﷺ کے وقت اس کا رواج نہ تھا اگر ہوتا تو آپ منع کر دیتے۔ اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

اُسی وقت مَیں نے اس بری عادت کو چھوڑنے کا مصمم ارادہ کیا اور میرے پاس جو سگریٹ کی ڈبیہ تھی اسے جیب سے نکالا اور سگریٹ توڑ کر پھینک دیئے۔ ایک چین سموکر کے لئے یہ ایک بڑا مشکل مرحلہ تھا۔ لیکن میرے مصمم ارادہ نے اس ترکِ نشہ پر پورا عبور حاصل کر لیا اور الحمد للہ تین سال کے عرصہ میں اس بری عادت کو ترک کر چکا ہوں اور خیال بھی نہیں آیا۔

میرے سامنے میرے محترم چچا حکیم سلطان احمد صاحب مرحوم کی مثال بھی موجود تھی جو کہ بڑے اہتمام سے حُقّہ نوشی کا انتظام کرتے اور پیتے تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ناظم وقف جدید تھے تو آپ کا ان کے ساتھ ملاقات کا طویل دور چلتا۔ اسی دوران ان کا نشہ کے بارے میں تبصرہ ہوا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ یہ ایک مہلک بیماری اور سرطان میں مبتلا کرنے کی سیڑھی ہے۔ آپ نے حُقّہ چھوڑنے کا فیصلہ کیا لیکن اس بری عادت کو چھوڑنے پر بیمار ہوگئے۔ ڈاکٹروں کے مشورہ پر آپ نے کہا کہ میں موت کو تو گلے لگا لوں گا، لیکن اس قبیح عادت کو دوبارہ شروع نہیں کروں گا۔ اس کہنہ سالی میں ان کا مصمم ارادہ ہی اس ترک نشہ میں کام آیا۔

☆ مولوی اللہ دتّہ صاحب نے جب اپنے والد محترم چوہدری حیات بخش صاحب کو تبلیغ کی تو انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور ولی بڑی بڑی کرامتیں اور معجزے دکھاتے تھے۔ اگر حضرت مرزا صاحب سچے ہیں تو کوئی معجزہ دکھاؤ اور اُن کی دعا سے میرا حُقّہ چھوٹ جائے تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ جس دن یہ باتیں ہو رہی تھیں اسی دن چوہدری صاحب کو شدید بخار ہوا جو متواتر تین دن تک رہا۔ جب بخار اترنے پر آپ نے حُقّہ طلب کیا تو حقہ پیش کئے جانے پر آپ نے شور مچانا شروع کر دیا کہ حُقّہ مجھ سے دُور کر دو مجھے اس سے سخت تکلیف ہوتی ہے، اس کی بدبو سے میرا جگر باہر آنے لگا ہے۔ پھر انہوں نے کہا کہ حُقّہ کو گھر سے باہر نکال دو مجھے بدستور بدبو آ رہی ہے چنانچہ حُقّہ کو گھر سے نکال پھینکا اور اس طرح ان کی حُقّہ نوشی کی عادت چھوٹ گئی۔ اسی دن چوہدری صاحب نے احمدیت قبول کر لی۔

☆ رائے شمشیر خانصاحب جوئیہ ایک نوجوان تھے اور 1954ء میں احمدیت میں داخل ہوئے تھے۔ ان کو حُقّہ اور سگریٹ پینے کی سخت عادت تھی اور روزانہ اس پر کافی خرچ کرتے تھے۔ ماہ رمضان المبارک میں کسی نے ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حُقّہ نوشی اور سگریٹ کو لغویات قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ لغویات سے اعراض کرتے ہیں نیز فرمایا کہ اگر آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ہوتا تو آپ ﷺ ضرور منع فرماتے۔ شمشیر خان صاحب نے یہ بات سنی تو حُقّہ اور سگریٹ کو ترک کر دیا۔ رائے صاحب موصوف کا پھر یہ بیان تھا کہ اب میری یہ حالت ہے کہ حُقّہ اور سگریٹ پینے والوں سے مجھے نفرت آتی ہے۔

☆ مکرم فضل الرحمٰن بسمل صاحب لکھتے ہیں کہ موضع سالم میں میرے نام اخبار الفضل آتا تھا۔ ایک دوست سراج الدین صاحب (جو اس وقت احمدی نہیں تھے) بڑے شوق سے مجھ سے بھی پہلے مطالعہ کرتے تھے۔ ایک دن حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا تمباکو نوشی کے خلاف مضمون شائع ہوا تو وہ مجھے کہنے لگے **اگر تم یہ مضمون پڑھ کر بھی تمباکو نوشی ترک نہ کرو تو تمہارے اور ہمارے ایمانوں میں کیا فرق ہے۔** یہ بات تیر کی طرح میرے کلیجے میں لگی۔ میں نے بے ساختہ کہا کہ اسی وقت سے مَیں اس عادت بد کو ترک کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگرچہ دو ہفتوں تک مجھے سخت تکلیف رہی مگر مَیں نے اس عادت بد سے نجات پائی۔ اگر میں اسی طرح تمباکو پیتا رہتا تو ہزاروں روپے اس فضول کام میں خرچ کر چکا ہوتا اور شاید صحت بھی برباد ہوتی۔ نیز مجلس بھی خراب ہوتی۔

☆ مرزا احمد بیگ صاحب ساہیوال روایت کرتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک دفعہ میرے ماموں مرزا غلام اللہ صاحب سے فرمایا کہ مرزا صاحب! دوستوں کو حُقّہ چھوڑنے کی تلقین کیا کریں۔ ماموں صاحب خود حُقّہ پیتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: بہت اچھا حضور۔ پھر گھر آ کر اپنا حُقّہ جو دیوار کے ساتھ کھڑا تھا اسے توڑ دیا۔ ممانی جان نے سمجھا کہ آج شاید حُقّہ دھوپ میں پڑا رہا ہے اس لئے یہ فعل ناراضگی کا نتیجہ ہے۔ لیکن جب ماموں نے کسی کو کچھ بھی نہ کہا تو ممانی صاحبہ نے پوچھا آج حقے پر کیا ناراضگی آ گئی تھی؟ فرمایا مجھے حضرت صاحب نے حُقّہ پینے سے لوگوں کو منع کرنے کی تلقین کرنے کے لئے ارشاد فرمایا ہے اور مَیں خود حُقّہ پیتا ہوں۔ اس لئے پہلے اپنے حقے کو توڑا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مرتے دم تک حقے کو ہاتھ نہ لگایا اور دوسروں کو بھی حُقّہ چھوڑنے کی تلقین کرتے رہے۔

☆ چوہدری عبداللہ خان صاحب کاٹھگڑھی کی عین جوانی کا واقعہ ہے ایک دفعہ مرکز کی طرف سے ارشاد ہوا کہ تمباکو نوشی نہیں کرنی چاہئے کیونکہ مضر صحت ہوتی ہے۔ آپ نے اس ارشاد کے بعد فوراً اپنا حُقّہ توڑ دیا اور پھر تادم وفات تمباکو نوشی سے مکمل طور پر دُور رہے۔ آپ حُقّہ چھوڑنے کے بعد قریباً 50 سال زندہ رہے۔

☆ محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ابتدا سے حُقّہ کے عادی تھے مگر آپ کی نظر سے جب یہ بات گزری کہ حضرت مسیح موعودؑ تمباکو نوشی کو ناپسند فرماتے تھے تو آپ نے قریباً پچاس سال کی اپنی عادت ہمیشہ کیلئے ترک کر دی اور پھر حُقّہ کو کبھی چھوا تک نہیں۔

☆ محترم عبدالرحیم خانصاحب بھی حُقّہ نوشی کرتے تھے۔ وہ بتاتے تھے کہ حضرت مصلح موعودؓ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جو لوگ حُقّہ نہ چھوڑ سکیں وہ کم از کم اپنی اولاد کو اس سے محفوظ رکھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی اولاد کو اس قبیح عادت سے ہمیشہ دُور رکھا۔

☆ تمباکو نوشی سے نجات ایک ایسا خوشکن اور قابل ذکر امر تھا کہ قادیان میں آنے والے غیروں نے بھی اس کا مشاہدہ کیا اور اس کا کھلے دل سے اعتراف کیا۔ ایک معزز سکھ سردار اننت سنگھ صاحب خالصہ پرچارک ودیالہ ترنتارن کے پرنسپل نے 1937ء اور 1938ء کے جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی اور اپنے مضمون میں لکھا: ''وہاں مَیں نے خوبی ہی خوبی دیکھی ہے۔ مَیں نے کسی کو تمباکو نوشی کرتے، فضول بکواس کرتے، لڑتے جھگڑتے، بھیک مانگتے، عورتوں پر آوازے کستے، دھوکہ بازی کرتے، لُوٹتے اور لغو طور پر ہنستے نہیں دیکھا۔ شرابی، جواری، جیب تراش، اس قسم کے بدمعاش لوگ قادیان کی احمدی آبادی میں قطعاً مفقود ہیں۔ یہ کوئی معمولی اور نظر انداز کرنے کے لئے قابل خصوصیت نہیں۔ کیا یہ بات اس وسیع براعظم کے کسی اور مقدّس شہر میں نظر آ سکتی ہے؟ یقیناً نہیں۔ مَیں بہت مقامات پر پھرا ہوں اور پورے زور کے ساتھ ہر جگہ یہ بات کہنے کو تیار ہوں کہ بجلی کے زبردست جنریٹر کی طرح قادیان کا مقدس وجود اپنے سچے متبعین کے قلوب کو پاکیزہ علوم سے منور کرتا ہے اور قادیان میں احمدیوں کی قابل تقلید زندگی اور کامیابی کا راز یہی ہے''۔

☆ حضرت مصلح موعودؓ نے دسمبر 1915ء کے جلسہ سالانہ پر فرمایا کہ جسمانی بیماریوں کے لئے تو مجھے لکھتے ہیں مگر روحانی بیماریوں سے شفا پانے کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ ایک صاحب نے درخواست کی کہ مجھے افیون کھانے کی عادت ہے۔ دعا فرمائیے یہ عادت چھٹ جائے۔ حضورؓ نے دعا وعقد ہمت سے توجہ تام فرمائی۔ یہ صاحب چالیس برس سے اس کے عادی تھے۔ دن میں چار بار کھاتے۔ ساٹھ گولیوں تک نوبت پہنچ چکی تھی اور اس سے دگنی کرنے کی طاقت و خواہش اپنے اندر پاتے تھے۔ دعا کے بعد انہوں نے افیون کم کرنی شروع کی۔ بعض لوگوں نے انہیں کہا کہ اگر چھوڑ دو گے تو ہلاکت کا اندیشہ ہے۔ حالات بھی کچھ ایسے ہی تھے مگر خدا نے فضل کیا اور انہوں نے اطلاع دی کہ اللہ کریم جلّشانہ کے خاص فضل سے جس کی جاذب حضور انور کی خاص دعائیں ہیں چار یوم سے افیون بالکل ترک کر چکا ہوں۔ اس وقت تک کچھ تکلیف محسوس نہیں ہوئی اور نہ افیون کھانے کی خواہش ہی دل میں گزری۔ یہ نشہ میرا جزو بدن ہو چکا تھا اور میں اور میرے واقف کار اس کا چھوٹنا ناممکن سمجھتے تھے۔ آپ کی دعاؤں نے ممکن کر دیا۔ اب افیون کا تمام خرچ ماہواری اشاعت اسلام میں دیا کروں گا۔ یہ صاحب ہفتہ میں دو یا تین بار دعا کے لئے یاد دلاتے تھے۔ آخری خط میں انہوں نے لکھا اب دو گولیاں رہ گئی ہیں ان کے چھوڑنے سے تو جان جانے کا خوف ہے۔ حضور نے لکھوایا کہ میں دعا کر رہا ہوں اور وہ وقت قریب ہے کہ آپ یہ بھی چھوڑ دیں۔ اس کے آٹھ دس روز بعد مذکورہ بالا خط آیا۔

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 14 ستمبر 2009ء میں شامل اشاعت مکرم عبدالسلام اختر صاحب کے کلام بعنوان ''ماہ مبارک کے آخری ایام'' سے انتخاب ملاحظہ فرمائیں:

دیار رحمت میں رہنے والو یہ دن ہیں فیضان ایزدی کے
نشاط و تسکیں کے جام بھر لو ۔ کھلے ہیں در بزم سرمدی کے
یہ دلنشیں دامن تلطّف ۔ یہ دلنوازی ۔ یہ دلربائی
وہ آپ خود پوچھنے کو آئے ۔ کہ کس کو شکوے ہیں تشنگی کے
کبھی وہ پندارِ بے نیازی ۔ کبھی یہ اعجاز دلربائی
کبھی حجاب اور کبھی تبسم عجب طریقے ہیں دلبری کے
یہ قطرہ قطرہ شمار کیسا؟ لپٹ کے موج رواں سے کھو جا
وگرنہ کس کو خبر ہے اتنی کہ سانس کتنے ہیں زندگی کے
جہاں یہ اکرام کرنے والے نگاہ لطف و کرم ادھر بھی
تو خود اگر ہو شریک محفل تو دن گزر جائیں زندگی کے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide

10th August 2012 – 16th August 2012

Please note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 10th August 2012

00:00	MTA World News
00:20	Seerat-un-Nabi
01:00	Dars-ul-Qur'an
02:40	Calling all Cooks: cooking competition programme
03:20	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:10	Dars-e-Hadith
04:15	Kehkashaan: a discussion programme on I'tikaf
04:55	Liqa Ma'al Arab: a sitting of Arabic speaking friends and Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 19th November 1997
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:05	Yassarnal Qur'an
07:30	Rah-e-Huda
09:05	Indonesian Service
10:05	Darsul Qur'an
12:00	Live Friday Sermon
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
14:05	Tilawat
14:15	Yassarnal Qur'an [R]
14:45	Bengali Service
15:45	Al-Maa'idah: culinary programme
16:20	Friday Sermon [R]
17:30	MTA World News
17:50	Beacon of Truth
18:40	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
20:00	Fiq'ahi Masa'il
20:30	Yassarnal Qur'an [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:15	Darsul Qur'an [R]

Saturday 11th August 2012

00:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
01:00	MTA World News
01:30	Darsul Qur'an
03:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:10	Friday Sermon: rec. on 10th August 2012 Al-Maa'idah: culinary programme
05:25	Fiq'ahi Masa'il
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:00	International Jama'at News
07:35	Al-Tarteel
08:05	Friday Sermon [R]
09:20	Story Time
09:45	Indonesian Service
10:45	As-Sayyam
11:15	Darsul Qur'an
12:55	Tilawat
13:05	Story Time: Islamic stories for children
13:30	Al-Tarteel
14:00	Bengali Service
15:10	As-Sayyam [R]
15:40	Dars-e-Hadith
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:20	Calling All Cooks
18:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
20:00	International Jama'at News
20:35	Story Time [R]
21:05	Darsul Qur'an [R]
22:35	Friday Sermon [R]

Sunday 12th August 2012

00:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
00:55	As-Sayyam
01:25	Darsul Qur'an
03:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:00	Friday Sermon: rec. on 10th August 2012
05:15	Seerat-un-Nabi
06:05	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:15	Yassarnal Qur'an
07:40	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor recorded on 31st January 2009
08:45	Faith Matters
10:00	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an
12:50	Tilawat
13:00	Friday Sermon
14:10	Bengali Reply to Allegations
15:10	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:35	Seerat-un-Nabi
17:25	Kids Time
18:00	MTA World News
18:25	Al-Maa'idah: culinary programme
19:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
20:15	Al Muslima'at: the role of women in the Western world
20:50	Dars-ul-Qur'an
22:30	Friday Sermon [R]
23:35	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Monday 13th August 2012

00:35	MTA World News
01:00	Dars-ul-Qur'an
03:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:00	Friday Sermon: rec. on 10th August 2012
05:15	Seerat-un-Nabi
06:00	Tilawat
06:50	Seerat-un-Nabi
07:15	International Jama'at News
07:45	Al-Tarteel
08:25	Muslim Scientists
09:00	Al-Maa'idah: culinary programme
09:45	Friday Sermon
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith
13:30	Al Tarteel [R]
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Seerat-un-Nabi
15:45	Rah-e-Huda
17:25	Benefits of Ramadhan
18:00	MTA World News
18:25	Al-Maa'idah [R]
19:05	Muslim Scientists [R]
19:30	Benefits of Ramadhan [R]
20:05	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
22:30	Benefits of Ramadhan [R]
23:15	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Tuesday 14th August 2012

00:10	Dars-e-Hadith
00:30	Seerat-un-Nabi
01:10	Blessings of Ramadhan
01:55	Al-Tarteel
02:20	Dars-ul-Qur'an
04:20	Seerat-un-Nabi [R]
04:55	Liqa Ma'al Arab
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20	Insight
07:30	Yassarnal Qur'an
08:15	Calling all Cooks: cooking competition programme
08:30	Prophecies about the Holy Prophet (saw)
09:15	Learning French
09:45	Indonesian Service
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:10	Dars-e-Hadith
13:30	Yassarnal Qur'an
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Hamdiyya Majlis
16:05	Prophecies about the Holy Prophet (saw) [R]
16:45	Learning French [R]
17:10	Seerat-un-Nabi
17:50	MTA World News
18:15	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon recorded 10th August 2012
19:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
19:55	Insight
20:30	Calling All Cooks [R]
20:55	Dars-ul-Qur'an
22:30	Hamdiyya Majlis
23:25	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

Wednesday 15th August 2012

00:20	MTA World News
00:35	Seerat-un-Nabi (saw)
01:20	Dars-ul-Qur'an
03:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
04:00	Dars-e-Hadith
04:10	Hamdiya Majlis
05:00	Real Talk
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
07:10	Al-Maa'idah: culinary programme
07:45	Al-Tarteel
08:10	Hamdiya Majlis
09:10	Indonesian Service
10:15	Dars-ul-Qur'an
11:45	Swahili Service
12:05	Tilawat
12:25	Al-Tarteel
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Seerat-un-Nabi
14:35	Dars-e-Malfoozat [R]
14:50	Friday Sermon
15:45	Dua-e-Mustaja'ab
16:20	Fiq'ahi Masa'il
16:55	Dars-e-Malfoozat [R]
17:15	MTA World News
17:35	Al-Maa'idah: culinary programme
18:10	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
19:10	Real Talk
20:20	Hamdiya Majlis [R]
21:20	Dars-ul-Qur'an [R]
22:50	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
23:55	MTA World News

Thursday 16th August 2012

00:15	Seerat-un-Nabi
00:40	Al-Tarteel
01:05	Dars-ul-Qur'an
02:45	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Hani Tahir
03:45	Liqa Ma'al Arab: recorded on 3rd December 1997
05:05	Friday Sermon
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
07:20	Yassarnal Qur'an
08:10	Beacon of Truth: an English discussion programme exploring various matters relating to Islam
09:00	Kehkashaan: a discussion programme on the importance of Darood
09:45	Indonesian Service: a variety of programmes in Indonesian
11:00	Dars-ul-Qur'an
13:00	Tilawat
13:20	Yassarnal Qur'an
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad on 10th August 2012
15:05	Seerat-un-Nabi (saw)
15:55	Calling all Cooks: cooking competition programme
16:25	Beacon of Truth
17:15	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:20	Calling all Cooks [R]
18:55	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq
20:00	Faith Matters
21:00	Dars-ul-Qur'an [R]
23:00	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an by Qari Muhammad Aashiq

***Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).**

Translations for Huzoor's programmes are available.

Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 03 August, 2012 | Issue No. 31

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں

احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ اپریل 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔مربی سلسلہ احمدیہ)

(تیسری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

(2 ستمبر 1903ء) ''اسہال آنے سے میری طبیعت میں کچھ کمزوری پیدا ہوگئی۔ایک تھوڑی سی غنودگی میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے دونوں طرف دو آدمی پستولیں لئے کھڑے ہیں۔اس اثناء میں مجھے الہام ہوا:

فِیْ حِفَاظَةِ اللّٰہِ''

(تذکرۃ،صفحہ:403،ایڈیشن چہارم 2004ء)

ذیل میں نظارت امور عامہ پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ اپریل 2012ء سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

بت شکنی سے کلمہ شکنی تک

لاہور: دین فطرت اسلام میں کلمہ طیبہ دراصل اقرار توحید باری تعالیٰ واقرار رسالت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ احمدی مسلمان روز اول سے اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول اللہ مانتے ہیں اور اسی حقیقت کے بہ دل وجان اقراری ہیں۔لیکن مولوی کی پوری کوشش ہے کہ احمدی ایسا نہ کرسکیں اور مولوی دلائل کے میدان میں شکست فاش سمیٹ کر اب جھوٹ اور پروپیگنڈا کے میدان میں سرگرم ہے اور لوگوں کو بتاتا پھرتا ہے کہ احمدیوں کا تو کلمہ ہی الگ ہے۔ نیز جب احمدی کلمہ پڑھتے ہیں تو ان کے دل میں کوئی اور ہوتا ہے۔ گویا مولوی کی رسائی لوگوں کے دلوں تک ہے۔

تاریخ پاکستان میں جنرل ضیاء کے دور میں احمدی پُرزور کوشش کرتے رہے کہ لوگوں کو باور کراسکیں کہ ان کا کلمہ پر مکمل یقین اور ایمان ہے۔اور لگتا ہے کہ احمدیوں کی اس کلمہ طیبہ سے محبت سے طیش میں آکر جنرل ضیاء نے اپنی پولیس اور ایجنسیوں کو فریضہ سونپا کہ احمدیوں کو کلمہ کی ادائیگی سے جیسے بھی بن پڑے روک دو اور احمدی اپنے ایمان اور عقیدہ کا اظہار نہ کرسکیں۔اسی لہر میں ہزارہا احمدیوں کو ریاستی ظلم کا بدترین نشانہ بنایا گیا۔مقدمات بنا کر گرفتار کیا گیا۔ معصوم احمدیوں نے قید وبند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ ریاستی اداروں میں پاکستانی پولیس کے ساتھ ساتھ قانون کی تشریح پر مامور ماہر ججوں پر مشتمل پاکستانی عدالتیں بھی اس صریح ظلم میں کھلم کھلا شامل ہوئیں اور اسلامی جمہوریہ میں محض توحید باری تعالیٰ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کے اقرار کے جرم پر سزائیں سنائی گئیں۔

کلمہ شکنی کی لمبی تاریخ کو مختصر کریں تو تازہ واردات یہ سامنے آتی ہے کہ لاہور میں گڑھی شاہو کی مسجد دارالذکر پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ چند سال قبل پولیس نے مولویوں کے اکسانے پر اس مقدس تحریر کو لکڑی کے تختے لگا کر ڈھانپ دیا تھا۔لیکن اب حال ہی میں موسمی اثرات سے لکڑی کے تختوں میں پیوست کیل زنگ زدہ ہوکر ختم ہوگئے اور کلمہ طیبہ سامنے آگیا اور یہی بات مولوی کو چبھ گئی۔

9 اپریل کو پولیس ایس ایچ او نے دارالذکر فون کرکے پیغام دیا کہ '' ذمہ دار آدمی'' مجھے آج شام چار بجے تھانے میں آکر ملے۔ وقت مقررہ پر ایس ایچ او نے فون اٹینڈ نہ کیا اور اگلے دن اس نے تحریری پیغام بھیج دیا۔اب کی بار بھی وقت مقررہ پر ایس ایچ او تھانے میں موجود نہ تھا اس لئے احمدی انتظامیہ نے اس سے فون پر ہی بات کی۔

ایس ایچ او نے وہی روایتی بات کی کہ احمدی کلمہ طیبہ کو خود ہی چھپادیں۔ اسے مطلع کیا گیا کہ احمدیوں کا کلمہ پر ایمان ہے اور کلمہ شکنی کا کارنامہ گزشتہ دفعہ بھی پولیس نے ہی کیا تھا احمدی اس جرم سے بری ہیں۔ اب بھی اگر پولیس پاک سرزمین میں کلمہ طیبہ کو مٹانا چاہتی ہے تو وہ خود یہ کام کرسکتی ہے۔ احمدی نہ تو کوئی مدد کریں گے اور نہ ہی کوئی روک پیدا کریں گے کیونکہ ہم ایک پرامن اور قانون کی پابند جماعت ہیں۔

بعد ازاں پولیس کی طرف سے احمدیوں کو پیغام ملا کہ پولیس والے غروب آفتاب کے بعد اس ذمہ داری کی ادائیگی کیلئے آئیں گے۔ اس پیغام اور طرز عمل سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ساری دنیا میں بدنام ہونے کے باوجود پاکستان کی پولیس بھی شرم محسوس کرتی ہے کہ دن کے اجالے میں انہیں کلمہ شکنی کی ڈیوٹی کرتے ہوئے کوئی دیکھے۔ پتہ نہیں مولوی کا دل کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

پولیس کو کہا گیا کہ صرف آن ڈیوٹی، پولیس کی وردی پہنے لوگوں کو ہی مسجد دارالذکر کے اندر آکر کلمہ شکنی کی اجازت ہوگی۔شام بڑھی اور پولیس والے سامان لے کر آن پہنچے۔ یہ تمام لوگ وردی میں تھے سوائے ایک آدمی کے۔ اس کے بارہ میں بتایا کہ یہ عہدیدار ہے اور یہی شخص کلمہ شکنی کا کام کرے گا۔

احمدیوں کا اصرار تھا کہ صرف وردی پہنے ہوئے سرکاری پولیس اہلکار کو ہی سیڑھیوں پر چڑھ کر کلمہ شکنی کی اجازت مل سکتی ہے۔ جس پر پولیس والے اوپر چڑھ کر کلمہ طیبہ پر تختے رکھ کر کیل ٹھونکنے لگے۔ اسی دوران سب انسپکٹر انچارج کو اپنے کسی اعلیٰ افسر کا ایک تفصیلی فون آیا جس کے کہنے پر یہ پولیس والے کلمہ پر نصب لکڑی کے تختے اور کیل لے کر واپس تھانے چلے گئے۔ یوں دارالذکر گڑھی شاہو میں احمدیوں کی مذہبی آزادی اور حق عبادت پر ہونے والا شرمناک اور مکروہ حملہ وقتی طور پر ٹل گیا۔

چند دن بعد 21 اپریل کو شالامار میں ختم نبوت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولویوں نے دھمکیاں دیں کہ وہ اس کلمہ شکنی کی مہم کو زیادہ زور سے چلائیں گے اور بہت کچھ کر گزریں گے۔

معزز قارئین! پاک سرزمین میں مولوی کی طرف سے کھلم کھلا حکومت وقت کو دی جانے والی ایسی دھمکیوں پر زیادہ افسوس نہ کریں کیونکہ زمینی حقائق یہ ہیں کہ یہ صوبہ پنجاب کی حکومت ہی ہے جس نے 11 اپریل 2009ء کو بادشاہی مسجد لاہور میں ایک بہت بڑی ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کے لئے انتظامات کئے، رقوم دیں اور اپنی نگرانی میں قانون شکنوں کا اجتماع کروایا تھا جس میں وفاقی وزیر برائے مذہبی امور نے خطاب بھی کیا تھا۔اب باقی کیا رہ گیا؟

پنجاب کے صوبائی دارالحکومت میں احمدیت مخالف پرزور پروپیگنڈا

لاہور: 21 اپریل کے مجوزہ احمدیت مخالف بڑے جلسہ سے قبل لاہور شہر میں تحریک ختم نبوت والے انتہائی سرگرم رہے۔ گزشتہ کئی ہفتوں سے تاج پورہ، شالامار، گلشن پارک اور مسکین پورہ وغیرہ میں تحریک ختم نبوت کے نام پر فنڈز کھانے والے دن رات مصروف عمل نظر آئے۔ اس شیطانی مہم میں احمدیوں کے لئے متاثرہ ترین علاقہ مغل پورہ رہا۔ مغل پورہ میں رات کے دو بجے تقریباً آدھی درجن لڑکے بھالے دیواروں پر احمدیت مخالف پوسٹر چسپاں کرتے اور گھروں میں زہریلا تحریری مواد پھینکتے پائے گئے۔ مسجد زین العابدین میں قائم مدرسہ جعفریہ کے طلباء کو فریضہ سونپا گیا کہ وہ دن بھر چکر لگا کر گھر پیغام دیں کہ احمدی کافر ہیں اور واجب القتل ہیں ان کا بائیکاٹ کریں، ان سے کوئی کاروباری واسطہ نہ بنائیں، اور ان کو ختم کردیں۔ اسی مسجد سے مذکورہ بالا مقاصد کی تبلیغ کے لئے نوجوان نسل کو یک روزہ کورس بھی کروایا جاتا ہے۔ 9/اپریل کو اسی مسجد میں ختم نبوت کانفرنس بڑی تام جھام سے منائی گئی جس میں باہر سڑک پر سٹال لگا کر قانون شکنی کی ترغیب دینے والا احمدیت مخالف زہریلا تحریری مواد بغرض فروخت اور مفت تقسیم پیش کیا گیا۔ شاملین کانفرنس کے لئے مفت کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

بنیادی تعلیم وتربیت سے نا آشنا شرکاء کے سامنے فسادی خطیبوں نے جوش خطابت میں خطرناک اور زہریلا پروپیگنڈا کیا اور احمدیوں کے خلاف اپنے خبث باطنی کی وجہ سے وہ وہ بکواس کی کہ الامان والحفیظ! جاہل سامعین کو بتایا گیا کہ '' قادیانی کافر ہیں اور واجب القتل ہیں۔ ان کا قتل بڑے ثواب کا کام ہے۔''

اس بازاری کانفرنس کے کچے ذہن والے نوجوان سامعین سے عہد لیا گیا کہ ہم اپنی زندگیاں آفاقی عقیدہ کے دفاع کے لئے وقف کرتے ہیں تا قادیانیت کا قلع قمع کیا جاسکے۔

ایک مولوی نے اپنی تقریر میں سامعین کو بتایا کہ قادیانی اسلام کے بھی دشمن ہیں ملک کے بھی۔ ان کو ہرگز نہ بخشو۔ مسلمانو! میدان عمل میں اتر جاؤ اور قادیانیوں کو ختم کردو۔۔ یہ مرتد ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ شرکاء کو 21 اپریل کو شالامار چوک میں ہونے والے بڑی ختم نبوت کانفرنس کا پروگرام بتایا گیا اور اس میں شرکت کرنے کی ترغیب دی گئی۔

تاج پورہ میں غازی آباد کالعدم جماعت سپاہ صحابہ کا گڑھ ہے۔ یہ گروہ احمدیت دشمنی میں بنیادی انسانی اقدار کی پابندی کا بھی قائل نہیں ہے۔ ویسے تو سنی تحریک اور اہل حدیث سے بھی ہمیں کسی خیر کی امید نہیں ہے۔ ان لوگوں نے 13 اور 14 اپریل کو تاج پورہ میں کانفرنسیں کی ہیں۔

شالامار کے علاقہ میں ان لوگوں نے 21 مارچ کو ایک کانفرنس کی تا 21 اپریل کی بڑی کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا جاسکے۔ پھر 14 اپریل کو جلوس نکالا گیا جس میں چند درجن نوجوانوں نے موٹر سائیکلوں پر گشت کیا اور اگلی بڑی کانفرنس کی تشہیر کی نیز ان لوگوں نے احمدیہ مسجد شالامار کے سامنے احمدیت مخالف بڑی کانفرنس کا بڑا تشہیری پوسٹر چسپاں کیا۔

گلشن پارک میں بھی مولویوں نے 21 اپریل کی کانفرنس کی تشہیری مہم پرزور انداز میں شروع کر رکھی ہے۔ دیواریں کالی کرنے کے علاوہ ان لوگوں نے علاقہ بھر میں پوسٹر بھی چسپاں کئے۔ ان لوگوں نے فتح گڑھ سیکٹر میں ایک اجلاس بلایا جس میں احمدیوں کو ستانے کے طریقوں کا جائزہ لیا گیا۔

مسکین پورہ مسجد کا مولوی روزانہ صبح سویرے نماز فجر کے بعد جماعت احمدیہ کے خلاف درس دیتا ہے۔ لاہور کی احمدیہ جماعت نے مذکورہ بالا تمام واقعات شہری حکومت اور انتظامیہ کے علم میں لاکر مناسب کارروائی کرنے کی درخواست کی ہے۔ لیکن نظر آرہا ہے کہ اس معاملہ میں انتظامیہ کا اپنا الگ ہی ایجنڈا ہے۔ اس صورت حال میں احمدیوں نے قانون کے دائرہ میں رہتے ہوئے بھرپور حفاظتی انتظامات کرنے کے ساتھ ساتھ خدائی حفاظت کے حصول کے لئے ہفتہ وار نفلی روزہ اور نفلی عبادات کا طریقہ اختیار کر رکھا ہے۔

(باقی آئندہ)

......حدیث میں آتا ہے کہ رمضان کی ہر رات اللہ تعالیٰ ایک منادی کرنے والے فرشتہ کو بھیجتا ہے جو یہ اعلان کرتا ہے: **یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ ھَلُمَّ ھَلْ مِّنْ دَاعٍ یُسْتَجَابُ لَہٗ۔ ھَلْ مِنْ مُسْتَغْفِرٍ یُغْفَرُ لَہٗ۔ ھَلْ مِنْ تَائِبٍ یُتَابُ عَلَیْہِ۔** (کنزالعمال)

اے خیر کے طالب آگے بڑھ اَور آگے بڑھ۔ کیا کوئی ہے جو دعا کرے تا کہ اس کی دعا قبول کی جائے؟ کیا کوئی ہے جو استغفار کرے کہ اسے بخش دیا جائے؟ کیا کوئی ہے جو توبہ کرے تا کہ اس کی توبہ قبول کی جائے؟